حضرت پیر سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت پیر سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تالیف
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت پیر سید وارث شاہؒ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت پیر سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تالیف
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: محمد حسیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 120 -

ملنے کا پتہ

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7352022

Mob: 0300-4477371

Marfat.com

انتساب

سلطان العارفین، راحت العاشقین، فقیر الفقراء

حضرت **سلطان باھو** رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

Marfat.com

نہ بچا بچا کے تو رکھ تو اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں
کبھی بہرِ سجدہ جو جھک گیا تو حرم سے آنے لگیں صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں
نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں مذاق ہے نہ وہ خم ہے زلف ایاز میں

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	7
حمد باری تعالیٰ	9
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	11
درود پاک کی فضیلت	13
مختصر تعارف	19
نام ونسب	22
ولادت باسعادت	27
تعلیم وتربیت	30
سعادتِ بیعت	35
حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	37
سیر وسیاحت	43
عہد وارثی کی مذہبی ومعاشرتی حالت	44
قصہ ہیر رانجھا کا سرسری جائزہ	46
قصہ ہیر رانجھا کی مقبولیت کی وجہ	56
ہیر وارث شاہ کی منفرد حیثیت	63
ہیر وارث شاہ کے کردار	68

ہیر لکھنے کی ترغیب	70
ہیر کب مکمل ہوئی؟	72
قصہ ہیر رانجھا کے دیگر لکھاری	74
''ہیر وارث شاہ'' اسرار و معرفت کا خزانہ	79
تصوف اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ	83
فلسفہ اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ	87
مدح پنجتن پاک بزبان حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ	91
پیر کامل اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ	93
حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی	96
حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر تصنیفات	98
حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا منتخب کلام	101
حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	141
فرمودات	142
حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین	145
کتابیات	160

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ، ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود وسلام۔

ایمان کے دو حصے ہیں ایک صبر اور دوسرا شکر۔ احادیث نبوی ﷺ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ یہ دونوں صفات اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں اور اللہ عزوجل نے اپنا نام صبور اور شکور بتایا ہے۔ صبر اور شکر کی فضیلت اور حقیقت سے بے خبر رہنا گویا ایمان سے بے خبر رہنا ہے اور اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صبر اور شکر کی فضیلت بیان کی ہے اور صابرین اور شاکرین کی تعریف فرمائی ہے۔

صبر کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۝

''اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

شکر کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَسَنَجْزِی الشَّاکِرِیْنَ ۝

''اور شکر کرنے والوں کے لئے بہترین جزا ہے۔''

اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ انہوں نے مصائب کے نزول پر صبر کیا اور ہر حال میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے رہے۔ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم، اتباع رسول اللہ ﷺ اور اتباع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندہ مثال ہیں اور اللہ عزوجل کے ان برگزیدہ بندوں

نے حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع و پیروی میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ لوگوں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی مانند تنقید کا نشانہ بنایا، انہیں تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا مگر انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے جانشین ہونے کا صحیح حق ادا کیا اور انہوں نے لوگوں کی ایذا رسانیوں پر اُف تک نہ کیا بلکہ اپنے عمدہ اخلاق کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

ہم سے عبث ہے گمان رنجش خاطر

خاک میں عاشق کی غبار نہیں ہے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی ان برگزیدہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے جنہوں نے دین اسلام کی ترقی وترویج کے لئے برصغیر پاک وہند میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ شہرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' ہے جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل لکھے گئے ہیر رانجھا کے تمام قصوں میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہے۔

ہماری بدقسمتی ہے کہ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر کوئی مستند کتاب احاطہ تحریر میں نہیں لائی گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں کتب سیر میں موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات تاریخ کی کتب کا حصہ نہیں بنے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' بھی اس قدر مسخ ہو چکی کہ اس میں بے شمار الحاقی اشعار شامل ہو گئے۔ زیر نظر کتاب ''سیرت حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ'' میں کوشش کی گئی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور ہیر وارث شاہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ امید ہے قارئین کو میری یہ کوشش پسند آ گئی۔

محمد حسیب القادری

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

بندے سے تیری حمد خدایا محال ہے
کچھ کہہ سکوں زباں سے مری کیا مجال ہے

روح عظیم خالق ارض و سما ہے تو
یہ بات طے شدہ ہے کہ بے شک خدا ہے تو

ہے تیری ذات مخزن اسرارِ کائنات
کس کا یہ منہ بھلا کہ گنا دے تیری صفات

مرگ و زوال خلق خود اس کا ثبوت ہے
جو خالق حیات ہے وہ لایموت ہے

وہ کل ہے جس کا جزو نہیں تجزیہ نہیں
ایسا اگر نہ ہو تو خود ہی ہے خدا نہیں

ظاہر ہے صاف رعب ترا ماہ و سال سے
گردش میں کل نظام ہی خوف جلال سے

تیرے لئے نہ کوئی زیاں ہے نہ کوئی سود
ظاہر ہر ایک شے ہے اس پر بھی بے نمود

ہر ذرہ اپنی اپنی جگہ کوہِ طور ہے
عالم تمام عالم نور و ظہور ہے

نقش و نگار دامن لیل و نہار ہیں
خلاقیت کا تیرے عجب شاہکار ہیں

آنکھوں سے دید کا جو کسی کو خیال ہے
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات آئینہ ذوالجلال ہے

Marfat.com

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری جانب بھی ہو اِک نگاہِ کرم اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیاء
آپ نورِ ازل آپ شمع حرم آپ شمس الضحیٰ خاتم الانبیاء

اے بُروں از سخن شاہد ذوالمنن فخر و شان زمن سد باب محن
نورِ حق من و عن مایۂ جان وتن مرحبا مرحبا خاتم الانبیاء

اے جمیل الشیم اے امام الامم آپ ہیں صاحب جود و ابر کرم
ہستی مغتنم ، قبلۂ محترم ، اے رسولِ خدا خاتم الانبیاء

اے فصیح البیاں، اے بلیغ اللساں، اے وحید الزماں ماورائے گماں
آپ کا نور ہے از کراں تا کراں، شاہد کبریا خاتم الانبیاء

مرسل مرسلاں ، سرورِ عرشیاں ، ہادی انس و جاں ، مقبل مقبلاں
آپ کی ذات ہے باعث کن فکاں رازِ ارض و سما خاتم الانبیاء

آپ ہیں حق نگر آپ ہیں حق رسا سدرۃ المنتہیٰ آپ کے زیرِ پا
آپ ہیں مظہر ذات رب العلےٰ رہبر حق نما خاتم الانبیاء

آپ فخر عجم آپ شانِ عرب آپ فضل اَتم آپ فیضانِ رب
سرور ذِی حشم شاہِ والانسب ، مرتضےٰ ، مجتبےٰ ، خاتم الانبیاء

آپ ہیں وجہِ تخلیق کون و مکاں آپ کے دم سے ہیں یہ زمیں و زماں
آپ ہیں بے نشانی کا بین نشاں اے شہِ دوسرا خاتم الانبیاء

آپ شاہد بھی ہیں اور مشہود بھی ، آپ حامد بھی ہیں اور محمود بھی
آپ قاصد بھی ہیں اور مقصود بھی ، اے حبیب خدا خاتم الانبیاء

آپ کے سر پر لولاک کا تاج ہے آپ ہی کو فقط فخر معراج ہے
آپ کے ہاتھ اسلام کی لاج ہے یا نبی مصطفےٰ خاتم الانبیاء

آپ نور الہدیٰ کنز خلق و ادب آپ نطق خدا آپ اُمی لقب
ہے جمیلؔ آپ کے در کا ادنیٰ گدا ، بجز جود و سخا خاتم الانبیاء

درود پاک کی فضیلت

ایمان ملا ان کے صدقے قرآن ملا ان کے صدقے
رحمٰن ملا ان کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لہٰذا اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔''

یہ آیت کریمہ مدینہ منورہ میں شعبان ۲ھ میں نازل ہوئی اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اہل ایمان والوں کو حکم دیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجو جس طرح میں اور میرے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلّٰى عَلٰى نَبِيِّكَ

''بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَةُ

''دعا عبادت ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیَّاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بروزِ محشر میرے سب سے زیادہ قریب وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

''بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

''جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ ثَمَانِیْنَ سَنَةً

''جس نے بروزِ جمعہ مجھ پر اسی مرتبہ درود پڑھا اس کے اسی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

وہ درودِ پاک ذیل ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا میں آپ ﷺ کی خدمت میں درود پاک پیش کرنا چاہتا ہوں میں اپنی عبادت کا کتنا حصہ آپ ﷺ کے درود کے لئے مخصوص کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کیا کیا ایک تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا آدھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا میں اپنی عبادت کا سارا وقت ہی آپ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

عشق او سرمایہ جمعیت است
ہمچو خوں اندر عروق ملت است

اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تم چاہو کہ میں تمہارے اس قدر نزدیک ہو جاؤں جس طرح تمہارا کلام تمہاری زبان کے

Marfat.com

نزدیک ہے اور تمہارے دل کی دھڑکن تمہارے دل کے قریب ہے اور تمہاری روح تمہارے جسم کے قریب ہے اور تمہاری بصارت تمہاری آنکھ کے قریب ہے اور تمہاری سماعت تمہارے کان کے قریب ہے اور تمہاری جان تمہاری شہ رگ کے قریب ہے تم میرے حبیب ﷺ پر درود پڑھا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجالس میں مجھ پر درود پاک پڑھ کرو اور تمہارا ورد پاک پڑھنا بروزِ محشر تمہارے لئے نور ہوگا۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے آج رات عجب منظر دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط سے گزرنے لگا کبھی وہ چلتا تھا اور کبھی وہ گرتا تھا اور کبھی وہ ڈگمگانے لگتا تھا پھر اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود پاک آیا اور اس نے اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر کھڑا کیا اور اسے پل صراط پار کروا دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی موت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے گا۔

گر تو خواہی کہ دم از صحبت ایناں بزنی

خاک پائے ہمہ شو تا کہ بیابی مقصود

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم رات کو سونے سے قبل پانچ کام کیا کرو؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان پانچ کاموں کے متعلق دریافت کیا تو

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا پہلا کام یہ ہے کہ تم جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو، دوسرا کام یہ ہے کہ ایک قرآن مجید ختم کر کے سویا کرو، تیسرا کام یہ ہے کہ تم چار ہزار دینار صدقہ ادا کر کے سویا کرو، چوتھا کام یہ ہے کہ تم ایک مرتبہ حج کر کے سویا کرو اور پانچواں کام یہ ہے کہ دولڑنے والوں کے درمیان صلح کروا کر سویا کرو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ سب کام تو بہت مشکل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر تین مرتبہ درود پاک پڑھ لیا کرو یہ جنت کی قیمت ہے۔ تم تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو یہ ایک قرآن مجید ختم کرنے کے برابر ہے۔ تم ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو یہ چار ہزار دینار کے صدقہ کے برابر ہے۔ تم چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ لیا کرو یہ ایک حج کے برابر ہے۔ تم دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو یہ دولڑنے والوں کے مابین صلح کرنے کے برابر ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں یہ عمل اب ہر رات کیا کروں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کے درود کو خود سنتا ہوں۔

روایات میں آتا ہے جو شخص ایک مرتبہ ذیل کی دعا پڑھے گا تو فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدً مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

"اے اللہ! حضور نبی کریم ﷺ کو ایسی جزا عطا فرما جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جو شخص حضور نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجے گا اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے زمین کے گرد پھرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا سلام مجھے نہ پہنچایا جاتا ہو اور جو مجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

نور او مقصودِ مخلوقات بود
اصل معدومات و موجودات بود

حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کا چہرہ ہشاش بشاش تھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کے چہرہ پر رونق دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے آپ ﷺ خوش نصیب ہیں کہ آپ ﷺ کی امت میں کوئی شخص ایک مرتبہ آپ ﷺ پر درود پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ درود پڑھوں گا اور جو ایک مرتبہ آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا میں دس مرتبہ اس پر سلام بھیجوں گا۔

جرم بخش و عیب پوش اے بے نیاز
عاصیاں راگاہ و بیگہ چارہ ساز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے، تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے باتیں کرتا ہوں پھر جب میرا وصال ہوگا تو میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہوگا اور تمہارے اعمال میرے حضور پیش کئے جائیں گے اور اگر میں انہیں عمدہ دیکھوں گا تو اللہ عزوجل کی حمد بیان کروں گا اور اگر ان کے علاوہ دیکھوں گا تو تمہارے لئے بخشش کی دعا کروں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

Marfat.com

مختصر تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک "سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم مبارک حضرت سیّد گل شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سادات گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت کے بارے میں کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ضلع شیخوپورہ کے ایک قصبہ جنڈیالہ شیر خان میں ہوئی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک موجود ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت بھی ایک معمہ ہے اور کسی بھی مستند کتاب سے یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی مگر حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ مخدوم قصور کی شاگردی کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" میں بیان کیا ہے۔

ایویں باہروں شان، خراب وِچوں جویں ڈھول سہاونا دور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ تکمیل ظاہری علوم کے بعد پاک پتن تشریف لے گئے اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئے اور وہاں کے گدی نشین حضرت خواجہ دیوان محمد یار چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی زندگی کا بیشتر حصہ سیاحت میں بسر کیا

Marfat.com

اور لاہور و قصور کے علاوہ دہلی، مدراس، آگرہ، کلکتہ، بمبئی، بلوچستان، سندھ و کشمیر کے متعدد مقامات کے علاوہ ایران، عراق، فلسطین، مصر اور سعودی عرب کی بھی سیاحت کی اور اس کے علاوہ جب ہیر وارث شاہ شروع کی تو اس کی تصنیف سے قبل ان مقامات کا بھی دورہ کیا جن کا ذکر اس قصہ میں ملتا ہے اور ان تمام تاریخی عمارات کو دیکھا جو اس قصہ میں بیان ہوتی آئی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ سیاحت تخت ہزارہ میں موجود رانجھا کی مسجد میں بھی کچھ عرصہ مقیم رہے اور وہاں معتکف ہوئے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب تصنیف کیں جن میں ہیر وارث شاہ، سسی وارث شاہ، معراج نامہ، باراں ماہ، سی حرفی، دوہڑہ جات، شرح قصیدہ بردہ شریف، چوہڑیٹی، اشتر نامہ، عبرت نامہ اور نصیحت نامہ کا ذکر کتب سیر میں ملتا ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' اپنے دوستوں کی فرمائش پر شروع کی اور اس کا ذکر بھی ہیر وارث شاہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا ہے۔

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی فرمائش پیارڑے یار دی سی
ایسا شعر کیتا پُرمغز موزوں جیہا موتیاں لڑی شہوار دی سی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہیر وارث شاہ صرف ہیر اور رانجھا کا قصہ نہیں بلکہ یہ معرفت کا انمول خزانہ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آخری اشعار میں اس قصہ کے متعلق لکھا ہے کہ اس قصہ میں ہیر کو روح سے تشبیہ دی ہے اور چاک یعنی رانجھا کو انسانی جسم سے تشبیہ دی ہے اور اسی طرح اس قصہ کے دیگر کرداروں کو بھی معرفت کے رنگ میں بیان کیا ہے جس کے متعلق ہم اگلے صفحات میں انشاء اللہ عزوجل بیان فرمائیں گے۔

حکیم عبدالغفور کہتے ہیں ہیر وارث شاہ درحقیقت ایک عاشق اور محبوبہ کی داستان نہیں بلکہ یہ جسم اور روح کی کہانی ہے جو انسان کی پیدائش سے اس کی موت تک کی کہانی ہے اور پڑھنے والوں کے لئے راہِ نجات ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ وہ ہے جب پنجاب میں سکھوں کی شورش جاری تھی اور رنجیت سنگھ پنجاب کے بیشتر حصہ پر قابض ہو چکا تھا، مغلیہ سلطنت زوال کا شکار تھی اور مغل بادشاہ محمد شاہ رنگیلا تخت نشین تھا مگر اس کی عیاشیوں اور حکومتی امور سے لاپرواہی کی وجہ سے برصغیر میں جگہ جگہ بغاوتیں شروع ہو گئی تھیں۔ اس دوران احمد شاہ ابدالی اور نادر شاہ افغانی بھی اپنے اپنے لشکر لے کر برصغیر پر حملہ آور ہوئے اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی جگہ درباری مولویوں نے لے لی تھی جو لوگوں کی اصلاح کی بجائے مذہبی تفرقہ بازی کو فروغ دے رہے تھے۔ الغرض مسلمان اس وقت برصغیر میں زوال کا شکار تھے اور ان کا برصغیر میں سنہری دور اب ختم ہوتا جا رہا تھا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شادی کے متعلق بھی کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں۔ کچھ مؤرخین کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی شادی نہیں کی جبکہ کچھ مؤرخین کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شادی ہوئی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بیٹی بھی تھی۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کی مانند آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال کے متعلق بھی کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں اور مؤرخین میں جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح تاریخ وصال اور سن وصال میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

نام ونسب

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک ''سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ'' ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سیّد گل شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

قطرہ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے
کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مال اچھا ہے
خضر سلطاں کو رکھے خالق اکبر سرسبز
شاہ کے باغ میں یہ تازہ نہال اچھا ہے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب کے متعلق کتب سیر میں متعدد آراء موجود ہیں مگر ان سب سے قطعی نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد ہیں۔ بیشتر مؤرخین کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ بن حضرت سیّد گل شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بن حضرت سیّد گلے شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ بن حضرت سیّد احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ بن حضرت سیّد تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ بن حضرت سیّد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ بن حضرت سیّد رحمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۸۔ بن حضرت سیّد رضا الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد مرتضیٰ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد دیوان سلطان صدرالدین محمد خطیب رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد محمود مکی شیر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد شجاع رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن حضرت سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ بن حضرت سیّد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ بن حضرت سیّد زید رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ بن حضرت سیّد جعفر رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ بن حضرت سیّد حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ بن حضرت سیّد ہارون رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ بن حضرت سیّد عقیل رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ بن حضرت سیّد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ بن حضرت سیّد علی اصغر رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ بن حضرت سیّد جعفر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ بن حضرت سیّد امام نقی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ بن حضرت سیّد امام تقی رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ بن حضرت سیّد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

۳۲۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۳۳۔ بن حضرت ابوطالب

۳۴۔ بن حضرت عبدالمطلب

۳۵۔ بن ہاشم

۳۶۔ بن عبد مناف

کچھ محققین کے نزدیک حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضرت سیّد بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تک یوں ہے:

۱۔ حضرت سیّد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ بن حضرت سیّد سلطان محمود مکی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ بن حضرت سیّد محمد نجاع رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد جعفر رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّد زید رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد ہارون رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد عقیل رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۲۔ بن حضرت سیّد علی اصغر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد جعفر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن حضرت سیّد امام محمد نقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ بن حضرت سیّد امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ بن حضرت سیّد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

۲۲۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

ویسومل نے اپنے پی ایچ ڈی مقالہ میں حضرت سیّد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سیّد امام محمد نقی رحمۃ اللہ علیہ تک کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے:

۱۔ حضرت سیّد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ بن حضرت سیّد محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ بن حضرت سیّد محمد شجاع رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد امیر قاسم رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّد ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد امیر ہارون رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد عقیل ملک رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد علی اصغر رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد جعفر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد امام محمد نقی رحمۃ اللہ علیہ

ویسوول نے اپنے پی ایچ ڈی مقالہ میں لکھا ہے کہ حضرت سیّد بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سیّد محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۰ء میں ایران سے ہجرت کر کے سندھ کے علاقہ بھکر میں تشریف لائے اور سندھ میں ان کی اولاد ''رضوی سیّد'' کے نام سے مشہور ہوئی اور پنجاب میں ان کی اولاد بھاکری سیّد اور بخاری سیّد کے نام سے مشہور ہوئی۔

سمجھے اسے وہی جو سنے اس کو غور سے
ہر سانس میں کسی کی صدا کچھ نہ کچھ تو ہے

Marfat.com

ولادت باسعادت

حرم کے دل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق بھی متعدد روایات پائی جاتی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات میں جس طرح محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح پیدائش اور وصال کی تواریخ میں بھی بے شمار اختلافات پائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۱۲۰ھ بمطابق ۱۷۰۹ء بیان کی ہے جبکہ سیّد طالب بخاری نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت سیّد قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کے حوالہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۱۳۰ھ بیان کی ہے۔

یارا سے تیہہ ہجری آیا پنج ربیع الثانی
دن جمعے دا وقت تہجد جمیا وارث جانی

ڈاکٹر اختر جعفری نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۱۱۴ھ بیان کی ہے اور حفیظ تائب اور غلام رسول آزاد نے ۱۱۲۲ھ بیان کی ہے۔

چودھری محمد افضل نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۱۳۰ھ بیان کی ہے جبکہ ڈاکٹر شائستہ نزہت نے اپنے پی ایچ ڈی مقالہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش حضرت سیّد قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کے مطابق ۵ ربیع الثانی ۱۱۳۰ھ بیان کی ہے۔

Marfat.com

پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی لکھتے ہیں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کا پنجابی زبان میں منظوم ترجمہ کیا اور اس میں قصیدہ بردہ شریف کی تحریر کا سال اور اپنے وطن کا ذکر ان اشعار کے ذریعہ کیا ہے۔

ناؤں مصنف سیّد وارث وِچ جنڈیالے وَسّے
جیہڑا شیر خاں غازی بدھا سبھ کو اوتھے وَسّے
یاراں سو بونجا ہجری جد اے ظاہر ہوئے
تاں ایہہ بیت جواہر موتی لڑیاں وانگ پروئے
ایہہ ترجمہ راس کیتا میں اوس شرح تھیں بھائی
حضرت میئیں جمال چنابی جیہڑی شرح بنائی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کا منظوم ترجمہ حضرت میاں جمال چنابی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح کی مدد سے کیا اور یہ ترجمہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۵۲ھ بمطابق ۱۷۳۹ء میں کیا اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک قریباً انیس یا بیس برس ہو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۷۲۰ء بنتی ہے۔

بقول حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ:

وارث شاہ سخن دا وارث نندے کون اینہاں نوں
حرف اوہدے تے انگل دھرنی ناہیں اَساں نوں

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ضلع شیخوپورہ کے نواحی قصبہ جنڈیالہ شیر خاں میں پیدا ہوئے اور یہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ جنڈیالہ شیر خاں، شیخوپورہ سے شمال جنوب کی جانب قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذیل کے شعر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جائے مقام کا پتہ چلتا ہے۔

وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے

Marfat.com

منشی گوپال داس اپنی کتاب ''تاریخ گوجرانوالہ'' میں لکھتا ہے کہ شیر خاں پٹھان، مغل بادشاہ اکبر کے زمانہ میں شاہی ملازم تھا اور شیر خاں پٹھان کا شمار امراء میں ہوتا تھا اس نے اپنے نام سے ایک قصبہ آباد کیا جس کا نام ''شیر کوٹ'' رکھا گیا۔

مفتی غلام سرور لاہوری نے جنڈیالہ شیر خاں کے متعلق لکھا ہے کہ اسے شیر خاں افغانی نے آباد کیا اور اس کا پہلا نام شیر کوٹ تھا جبکہ جنڈیالہ کا لفظ یہاں کسی پرانی آبادی کے نشان کے ٹیلہ کی وجہ اس شیر کوٹ کا حصہ بنا اور یہ علاقہ جنڈیالہ شیر کوٹ کے نام سے مشہور ہوا جو بعد میں جنڈیالہ شیر خاں بن گیا۔

ایسا جنوں بھی دیکھا ہے میں نے
جس نے سیئے ہیں تقدیر کے چاک

Marfat.com

تعلیم و تربیت

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے گھر اور جنڈیالہ شیر خاں کی ایک مقامی مسجد میں حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے متعلق بھی کوئی مستند روایت پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتی اور نہ ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی مگر حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ مخدوم قصور کی شاگردی کے حوالہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ''ہیر وارث شاہ'' کے ذیل کے اشعار سے رہنمائی ملتی ہے۔

ایویں باہروں شان، خراب وِچوں جویں ڈھول سہاونا دور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے

''باہر سے شان و شوکت والے مگر اندر سے بدباطن جیسے دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) جنڈیالہ کا رہنے والا ہے جو مخدوم قصور کا شاگرد ہے۔''

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی تعلیم کے بعد قصور تشریف لے گئے اور مخدوم قصور حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد و مدرسہ حسین خاں میں صدر مدرس تھے ان کے شاگرد ہوئے۔

کچھ مؤرخین کے نزدیک حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مولانا غلام محی الدین تھے جو غلط ہے کیونکہ مولانا غلام محی الدین کی تاریخ پیدائش ۱۲۰۲ھ ہے اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' ۱۱۸۰ھ میں مکمل کی۔

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے مولوی داؤد ایڈووکیٹ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ان کے بزرگوں نے حضرت حافظ غلام مرتضیٰ کے حالات مرتب کئے اور مولوی داؤد نے لکھا ہے کہ حضرت سیّد عبداللہ المعروف حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں ہی حضرت حافظ غلام مرتضیٰ کے شاگرد تھے۔ حضرت حافظ غلام مرتضیٰ کو جب حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' کا علم ہوا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا پھر حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصور آ کر اپنے استاد کو ہیر کے چند اشعار سنائے جنہیں سن کر حضرت حافظ غلام مرتضیٰ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' میں بے شمار تمثیلوں اور مختلف واقعات کا ذکر کیا ہے مگر کہیں بھی انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر نہیں کیا اسی طرح حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے کسی شعر میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ یا جنڈیالہ شیر خاں کا ذکر نہیں کیا۔

بیشتر مؤرخین کے نزدیک حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں ہی مخدوم قصور حضرت حافظ غلام مرتضیٰ کے شاگرد رہے مگر دونوں کے ادوار میں فرق ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۷۱ھ میں وصال پایا جبکہ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' ۱۱۸۰ھ میں تصنیف کی۔

سیّد طالب بخاری لکھتے ہیں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار زبانوں پر عبور حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ عربی، فارسی، پنجابی، ہندی، سندھی، چینی، بلوچی، سنسکرت اور بھاکھا زبانوں میں تمام مروجہ علوم میں مہارت حاصل تھی۔

سیّد طالب بخاری لکھتے ہیں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو طبی علوم پر بھی دسترس حاصل تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طبی علوم کی تعلیم ''لقمان بیگم'' سکنہ لاہور سے حاصل کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طب کی معروف کتب میزان الطب، طب یوسفی، طب اکبر، قانون موجز،

Marfat.com

دستور العلاج، کفایہ منصوری، قرابا دین شفائی، قرابا دین قادری، تحفہ مومنی اور وید منوت وغیرہ کا علم حاصل کیا اور ان کتب کے متعلق ''ہیر وارث شاہ'' کے ان اشعار سے بھی پتہ چلتا ہے۔

کدوں یوسفی طِب میزان پڑھیوں دستور علاج سکھاوے وے
قرطاس سکندری طِب اکبر ذخیریوں باب سناونے وے
قانون موجز تحفہ مومنیں بھی کفایہ منصوری تھیں پاونے وے
پران سنگلی وید تحفہ منوت سمرت زرگھنٹ دے دھیاء وِچلاوے وے
قرابا دین شفائی تے قادری بھی متفرقہ طب پڑھ جاونے وے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے نصابی کتب میں تعلیل، تعطیل، میزان، منطق، صرف بہائی، صرف میر، انواع باراں، سلطانیہ، معارج النبوۃ، کنز، مسعودی، خانی، حیرت الفقہ، خلاصہ، روضۃ، شرح ملاحسن، نحو، فتاویٰ برہنہ، عثمانیہ، منظوم شاہاں اور دیگر کتب کی تعلیم حاصل کی اور ان کتب کے متعلق ''ہیر وارث شاہ'' کے ان اشعار سے بھی پتہ چلتا ہے۔

پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الھان پرکاریا نیں
تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر بھی یاد پکاریا نیں
قاضی قُطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریا نیں
خانی نال مجموعہ سلطانیاں دے اُتے حیرت الفقہ نواریا نیں
فتاویٰ برہنہ منظوم شاہاں نال زُبدیاں حفظ قراریا نیں
معارج النبوت خلاصیاں توں روضہ نال اخلاص پساریا نیں
زرادیاں دے نال شرح مُلّا زنجانیاں نحو نتاریا نیں
کرن حفظ قرآن، تفسیر دوراں غیر شرع نوں دُریاں ماریا نیں

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی کی مشہور کتب انشائے ہرکرن، گلستان و

Marfat.com

بوستان، خالق باری، رازق باری، واحد باری، طوطی نامہ، نصاب الصبیان، انشائے ابوالفضل، بہارِ دانش، شاہنامہ، دیوان حافظ، قرآن السعدین اور شیریں خسرو وغیرہ بھی پڑھیں اور ان کتب کے متعلق ''ہیروارث شاہ'' کے ان اشعار سے بھی پتہ چلتا ہے۔

اک نظم دے درس ہر کرن پڑھدے نامِ حق اتے خالق باریاں نیں
گلستاں بوستاں نال بہار دانش طُوطی نامہ تے رازق باریاں نیں
منشآت نصاب تے ابوالفضلاں شاہنامیوں واحد باریاں نیں
قِران السعدین دیوان حافظ شیریں خُسرواں لِکھ سواریاں نیں

حضرت سیّدوارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کوموسیقی کے مختلف راگوں کا بھی بخوبی علم تھا جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی موسیقی کی تعلیم اور موسیقی سے لگاؤ کا بھی پتہ چلتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیروارث شاہ'' میں موسیقی کے مختلف راگوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

شوق نال وجاء کے ونجھلی نوں پنجاں پیراں اَگے کھڑا گاوندا اے
کدی اُدھوتے کاہن دے بِشن پدے کدے ماجھ پہاڑی دی لاوندا اے
کدی ڈھول تے مارون چھو دیندا کدی بوبنا چا سناوندا اے
ملکی نال جلالی نوں خوب گاوے وِچ جھیوری دی کلی لاوندا اے
کدی سوہنی تے مہینوال والے نال شوق دے سد سناوندا اے
کدی دُھرپداں نال کبت چھوہے کدی سوہلے نال رلاوندا اے
سارنگ نال تلنگ شہانیاں دے رات سُوہے دا بھوگ پاوندا اے
سورٹھ گجریاں پوربی للت بھیروں دیپک راگ دی ذِیل وجاوندا اے
ٹوڈی میگھ ملہار گونڈ دھنا سری جیت سری بھی نال رلاوندا اے
مال سری تے پرج بیہاگ بولے نال ماروا وِچ وجاوندا اے
کیدارا تے بہاگڑا راگ مارو نالے کاہنڑے دے سُر لاوندا اے

کلیان دے نال مالکنس بولے اتے منگلا چار سناوندا اے
بھیروں نال پلاسیاں بھیم بولے نٹ راگ دی ذِیل وجاوندا اے
بَروا نال پہاڑ جھنجھوٹیاں دے ہوری نال آسا کھڑا گاوندا اے
بولے راگ بسنت ہنڈول گوپی مُنداونی دیاں سُراں لاوندا اے
پلاسی نال ترانیاں ٹھانس کے تے وارث شاہ نوں کھڑا سناوندا اے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مروجہ علوم کے علاوہ الہامی کتب انجیل و تورات پر بھی مہارت حاصل تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کی تمام کتب کا بھی مطالعہ کیا تھا۔

سیّد علی عباس جلالپوری ''مقاماتِ وارث شاہ'' میں لکھتے ہیں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ جامع الکمالات تھے اور ہیر وارث شاہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اور تصوف و عرفان پر عبور حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ علم طب، علم نجوم، علم موسیقی وغیرہ سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔

ڈاکٹر موہن سنگھ نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قابلیت کے متعلق لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دینی تعلیم بھی حاصل کی اور درسی کتب کے علاوہ طبی کتب بھی پڑھیں، موسیقی کا علم بھی حاصل کیا اور تمام مروجہ زبانوں پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عبور تھا اور ان سب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

سعادتِ بیعت

سورۃ التوبہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

جس طرح کسی بھی ہنر کو سیکھنے کے لئے استاد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح راہِ تصوف پر چلنے کے لئے اور تصوف کے اسرار ورموز سے آگاہی کے لئے بھی کسی کامل راہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ وہ راہِ تصوف میں قدم کسی کامل مرشد کی راہنمائی میں رکھے اور مرشد کامل کی صحبت سے ہی سالک بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوسکتا ہے۔

مرشد کامل کی صفت یہ ہے کہ وہ مرید کے قلب کو ہر قسم کی آلائشوں اور گندگی سے پاک کر دیتا ہے اور مرشد کامل کے لئے لازم ہے کہ وہ شریعت کی پیروی کرنے والا ہو اور جب سالک مرشد کامل کی صحبت اختیار کرے تو اس کا قلب اللہ عزوجل کی جانب مائل ہو اور مرشد کامل کے لئے لازم ہے کہ وہ ضروری فرائض وسنن ونوافل اور حلال وحرام کے متعلق جانتا ہو اور دنیا کی بجائے آخرت کا طلبگار ہو۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بیعت کے معنی یہ ہیں کہ سالک خود کو مکمل طور پر مرشد کے ہاتھوں فروخت کر دے۔

جدائی کے صدمے ضعیفی کا عالم
کہاں تک امیر اپنے دل کو سنبھالے

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب فارغ التحصیل ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ روحانی فیوض و برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے پاک پتن تشریف لے گئے اور شیخ والشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس عقیدت کا اظہار ان اشعار میں کیا ہے۔

مودود دا لاڈلا پیر چشتی شکر گنج مسعود بھرپور ہے جی
خاندان وِچ چشت دے کاملیّت شہر فقر دا پٹن معمور ہے جی
باہیاں قطباں وِچ ہے پیر کامل جیں دی عاجزی زہد منظور ہے جی
شکر گنج نے آن مقام کیتا، دُکھ درد پنجاب دا دُور ہے جی

''حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے لاڈلے حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کامل ہیں۔ وہ چشتیہ سلسلہ میں کامل کے مرتبہ پر فائز ہیں اور ان کا شہر پاک پتن نور سے معمور ہے۔ بائیس اقطاب میں انہیں پیر کامل کا مرتبہ حاصل ہے جن کی عاجزی اور زہد کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قبولیت حاصل ہوئی۔ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں آکر قیام کیا اور اہل پنجاب کے دکھوں کا مداوا کیا۔''

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سجادہ نشین مزارِ پاک حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت خواجہ دیوان محمد یار چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

شمس العارفین، شیخ طریقت، شمس الحقیقت شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے نابغہ روزگار، علوم شریعت وطریقت میں کامل اور یکتائے زمانہ ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور ان کی خدمت میں رہ کر علوم طریقت وسلوک کی منازل طے کیں۔

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ۴ ذی الحجہ ۵۶۹ ھ میں قصبہ کھوتوال میں حضرت خواجہ محمد جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی قرسم خاتون رحمۃ اللہ علیہا کا شمار اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں ہوتا ہے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تربیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ہی کی نگرانی میں ہوئی۔ والدہ نے چاہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے نماز کے عادی ہو جائیں اس لئے والدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جائے نماز کے نیچے شکر کی پڑیا رکھ دیا کرتی تھی اور اپنے بچے کو فرمایا کرتیں کہ جو بچے نماز پڑھتے ہیں ان کی جائے نماز کے نیچے سے روزانہ شکر کی پڑیا ملتی ہے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ والدہ شکر کی پڑیا رکھنا بھول گئیں اور انہوں نے گھبرا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سے دریافت کیا کہ مسعود! تم نے آج نماز پڑھی یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ہاں! اماں نماز پڑھ لی اور شکر کی پڑیا بھی مل گئی۔ یہ جواب سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو بہت تعجب ہوا اور وہ سمجھیں کہ اس بچے کی غیب سے مدد ہوتی ہے۔ اس کے بعد اکثر ایسا ہوتا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ شکر کی پڑیا رکھنا بھول جاتیں تو وہ پڑیا بدستور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مل جاتی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ ''گنج شکر'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

جن دنوں حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں دینی علم کے حصول میں شب و روز مصروف تھے۔ انہی دنوں قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لائے۔ وہ جب مسجد میں تشریف لائے تو انہوں نے حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف دیکھا تو دریافت کیا کہ اے جوان! کیا پڑھ رہے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا کہ حضرت! نافع پڑھ رہا ہوں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنا تو فرمایا کہ انشاء اللہ اس سے نفع ہوگا۔ جیسے ہی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ بے خود ہو گئے اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم تکمیل علوم کے بعد میرے پاس دہلی آنا تمہیں تمہارا حصہ مل جائے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں تکمیل علم کے بعد قندھار چلے گئے اور وہاں سے ایران، عراق، خراسان اور دیگر ممالک کا سفر کیا اور پھر مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث اور فقہ و معانی میں مہارت حاصل کی۔ بعد حصول علومِ ظاہری آپ رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لائے اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی سعادت سے سرفراز فرمایا اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج

Marfat.com

شکر رحمۃ اللہ علیہ پر مزید ریاضت و مجاہدات کا شوق غالب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ سیّدی! اگر فرمان ہو تو ایک چلہ کرلوں۔ یہ بات مرشد پاک کو ناگوار گزری اور فرمایا کہ ضرورت نہیں ہے ان چیزوں سے شہرت ہوتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور گواہ ہیں کہ مجھے شہرت کی طلب نہیں ہے۔ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ساری زندگی اس بات کی پریشانی رہی کہ پیر و مرشد کی خدمت میں کیوں ایسی بات کہی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبع مبارک کو ناگوار معلوم ہوئی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب جاؤ اور ایک چلہ معکوس کرلو لیکن اس وقت حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم نہ تھا کہ چلہ معکوس کیا ہوتا ہے؟ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے پیر و مرشد نے چلہ معکوس کا حکم فرمایا ہے۔ لیکن میں پیر و مرشد کے رعب و جلال کی وجہ سے یہ نہیں پوچھ سکا کہ چلہ معکوس کیا ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے بتائیں یا پیر و مرشد سے دریافت کر کے بتائیں۔ حضرت شیخ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے چلہ معکوس کی کیفیت دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چلہ معکوس یہ ہوتا ہے کہ چالیس دن یا چالیس رات پاؤں میں رسی باندھ کر کسی کنوئیں میں الٹا لٹک کر عبادت کرے۔ یہ سن کر حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ معکوس کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور کچھ عرصہ کے بعد اوچ شریف میں واقع ایک مسجد کے کنویں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس مکمل کیا۔

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے بغداد میں ایک بزرگ کی صحبت میں چند دن گزارنے کا موقع ملا۔ ہر بار جب وہ بزرگ سر بہ سجدہ ہوتے تو خدائے کریم کی بارگاہ میں نہایت عجز و انکساری سے مناجات پڑھتے کہ اے اللہ! اگر تو نے مجھے قیامت کے دن دوزخ میں بھیج دیا تو اسرارِ عشق میں سے ایک بھید ایسا

Marfat.com

ظاہر کروں گا کہ دوزخ مجھ سے ہزار سال کی راہ دور بھاگ جائے گی۔اس لئے کہ محبت کی آگ کے سامنے کوئی آگ سر اٹھانے کے قابل نہیں اور اگر سر اٹھائے تو تباہ ہو جائے گی۔

عشق الٰہی میں ثابت قدم رہنا مردان خدا کا خاصا ہے۔اسی طرح حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ عشق الٰہی میں تادم آخر ثابت قدم رہے۔اس ثابت قدمی کے بارے میں خود ہی ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا کہ آج کم و پیش بیس سال ہو رہے ہیں کہ ہر شب شراب معرفت کا ایک پیالہ پینا میرا معمول ہے اور کبھی از خود رفتہ نہیں ہوا۔ بلکہ دل مزید پکار اٹھتا ہوں۔اس کے بعد ان کی مبارک آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں فریاد کرنے لگے اور بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ اے درویش! راہ فقر میں ایسے مرد بھی گزرے ہیں جو لاکھوں دریا اسرارِ الٰہیہ کے پی گئے لیکن انہوں نے کوئی نشان ظاہر نہ ہونے دیا۔اے درویش! جو عاشق اپنی محبت میں صادق اور ثابت قدم نہیں ہے۔قیامت کے دن عشاق کے درمیان شرمسار رہے گا۔

حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مکارمِ اخلاق کا ایک درخشاں پہلو جذبہ عفو و درگزر ہے۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تبلیغ دین کے سلسلے میں بڑے بڑے سخت دشمنوں سے واسطہ پڑا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی زیادتیوں سے ہمیشہ درگزر فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل حب الٰہی کے باعث ہر قسم کی آلائشوں سے پاک صاف تھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل میں کبھی کسی کے خلاف کینہ اور بغض نہ رکھا۔اگر کوئی دشمن زیادتی کرتا تو اسے معاف کر دیتے۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے ارادہ سے خانقاہ میں آیا اور خرافات بکنے لگا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے نہایت محبت سے پیش آئے اور اس کی گالیوں کا جواب دعا سے دیا پھر نہایت نرمی سے فرمایا کہ بھائی میں نے تیرا کچھ نہیں بگاڑا جو تو یہ چھری بغل میں چھپائے ہوئے میرے قتل کے لئے آیا ہے۔ایک مسلمان کو قتل کر کے کیوں اپنی عاقبت

Marfat.com

خراب کرتا ہے۔ اس شخص نے یہ سنا تو فوراً آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گلے لگا لیا اور اس کی خطا معاف کر دی۔

جود و سخا کے بارے میں حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار الاولیاء میں ایک مقام پر فرمایا ہے کہ درویش اسے کہتے ہیں جو روزانہ فتوحات کو شام تک خرچ کر دے۔ یہاں تک کہ رات کے لئے کوئی رقم باقی نہ ہے اور اگر رات ہے تو دن کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔ ایسے لوگ درویش کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے ہیں۔ جو لنگوٹی باندھ کر چمڑے کی تھیلی گلے میں ڈال کر گلی گلی روٹی کے دو لقموں کی خاطر پھرتے رہتے ہیں اور اپنے جیسے انسانوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ درویشی کا سرمایہ ناز ہیں جو اپنے مسند سے جدا نہیں ہوتے اور لطیف لباس زیب تن کرتے ہیں اور جو موجود ہو اس سے کھانا تیار کرا کے درویشان خدا کی تواضع کرتے ہیں اور کچھ بچا کر نہیں رکھتے۔ جو ملتا ہے اسے آگے پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی پاک پتن سے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے تو برہنہ پاؤں پاک پتن سے پیدل چلتے ہوئے آتے اور لاہور ضلع کچہری کے نزدیک واقع ایک مقام پر قیام فرماتے۔ جب حاضری کی اجازت ملتی تو گھٹنوں کے بل چل کر مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے تھے۔

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آخرت کا خوف ایسا ہونا چاہئے جس طرح امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تیس برس تک نیند سے کنارہ کش رہے۔ جب بھی حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند کا غلبہ ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ اے نفس! تو نے اگر اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اطاعت نہ کی تو قیامت کے دن نجات نہ پا سکے گا

Marfat.com

اور اللہ کے پہچاننے کا حق ادا کرتا رہ تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو۔ ایک موقع پر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی گریہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران جب عذاب والی آیت کی تلاوت فرماتے تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور غشی طاری ہو جاتی۔ ہوش آتا تو فرماتے کہ اگر روزِ قیامت ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) رہا ہو گیا تو یہ حیرانی والی بات ہو گی۔

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۹۸ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۹۳ برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرنور پاک پتن میں واقع ہے اور مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- جب فقیر کوئی لباس پہنتا ہے تو وہ یہ سوچ کر پہنتا ہے کہ اس نے کفن پہنا ہے۔
- انسان کی عظمت کا اندازہ اس کے قول و فعل سے ہوتا ہے۔
- اہل دولت کے پاس بیٹھنے سے دین بھول جاتا ہے۔
- قرآن پاک کی تلاوت سے بہتر اور افضل کوئی عبادت نہیں۔
- جیسے تم ہو ویسے ہی نظر آؤ ورنہ اصلیت خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔
- مرشد مشاطہ کی مانند ہوتا ہے یعنی جس طرح مشاطہ دلہن کو بناتی و سنوارتی ہے اسی طرح مرشد اپنے مرید کے اخلاق و عادات کو سنوارتا ہے۔

Marfat.com

سیر و سیاحت

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سیر و سیاحت میں بسر کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ سیاحت پنجاب کے بیشتر علاقوں، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کے علاوہ کشمیر، کلکتہ، آگرہ، مدراس، دہلی اور بمبئی کا سفر بھی کیا۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایران، عراق، مصر، شام، فلسطین اور سعودی عرب کا بھی سفر کیا۔

شریف کنجاہی نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاحت کے متعلق لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سعادتِ بیعت کے بعد جب واپس لوٹے تو کچھ عرصہ لاہور اور قصور میں قیام کیا پھر ملکہ ہانس تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں معتکف رہے اور اسی گوشہ نشینی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کا آغاز کیا اور یہیں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مکمل کیا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کی تحریر سے قبل اس قصہ میں موجود تمام تاریخی مقامات کا دورہ کیا اور وہ تاریخی عمارات بھی دیکھیں جو اس قصہ میں بیان ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تخت ہزارہ گئے اور رانجھے کی مسجد اور حمام کو دیکھا اور رانجھے کی مسجد میں کچھ دن معتکف ہوئے۔

عہد وارثی کی مذہبی و معاشرتی حالت

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں معاشرہ کی مذہبی و معاشرتی حالت نہایت ابتر تھی۔ اس وقت مغل بادشاہ محمد شاہ رنگیلا تخت نشین تھا اور برصغیر پاک و ہند میں ایک افراتفری برپا تھی۔ مسلمانوں کی مذہبی حالت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ نام نہاد صوفیوں اور مولویوں نے دین اسلام کو یرغمال بنا رکھا تھا اور یہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا کر انہیں دین اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دور کر رہے تھے۔

محمد شاہ رنگیلا کی عیاشیوں نے اسے عوام الناس کو درپیش مسائل سے دور کر دیا تھا اور وہ عوام کے مسائل کو نظر انداز کیے اور عوام کے مفاد کو ترجیح دیئے بغیر ہر وہ کام کر رہا تھا جو کسی بھی معاشرے کے زوال کا باعث بنتے ہیں۔ مغل حکمران عوام الناس میں اپنی مقبولیت کھو بیٹھے تھے اور اسی کو دیکھتے ہوئے احمد شاہ ابدالی اور نادر شاہ افغانی کے لشکر بھی برصغیر پر حملہ آور ہونے لگے۔ رنجیت سنگھ نے سکھوں کا ایک بڑا لشکر لے کر پنجاب پر حملہ کیا اور وہ پنجاب کے بیشتر علاقوں پر قابض ہو گیا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں جہالت عام تھی اور بہت کم لوگ ایسے تھے جو پڑھے لکھے تھے۔ مذہبی پیشواؤں کا احترام کیا جاتا تھا مگر توہم پرستی عام تھی۔ لوگوں کی اخلاقی حالت انتہائی متوسط تھی اور ذات پات کو معاشرے میں اہم مقام حاصل تھا۔ اونچی ذات والوں کو نچلی ذات والوں میں شادی کرنا گوارا نہ تھا اور لوگوں میں فضول خرچی اور بیہودہ رسم و رواج عام تھیں۔

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں فارسی زبان کو عروج حاصل تھا اور فارسی زبان کی مایہ ناز تصانیف گلستاں و بوستاں، سکندر نامہ، مثنوی مولانا روم، دیوان حافظ اور دیگر کتب کا چرچا عام تھا۔ فارسی زبان میں شعر و سخن کہنے کا رواج تھا اور معاشرے میں فارسی زبان کا فروغ عام تھا جبکہ اردو کو شمار نئی زبانوں میں ہوتا تھا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کی مذہبی و معاشرتی حالت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

وارث شاہ جو اہل ایمان آئے
تنہاں جا ڈیرے وِچ گور کیتے

Marfat.com

قصہ ہیر رانجھا کا سرسری جائزہ

محققین کی رائے کہ پنجاب کی عشقیہ داستانیں سب کی سب فرضی یا خودساختہ ہیں اور یہ شاعروں اور بھاٹوں کی جودت طبع کا نتیجہ ہیں اور غالباً یہ قصے انہوں نے اپنے حکمرانوں یا آقاؤں کی تفریح طبع کے لئے گھڑے یا پھر عوام الناس کی اصلاح کے لئے۔

بیشتر محققین کا خیال ہے کہ یہ قصے نہ ہی آج اور نہ ہی کل کسی تنقیدی کسوٹی پر پرکھے جا سکے اور نہ ہی ان کے زمانہ کا صحیح تعین ہو سکا اور کئی صورتوں میں زمانہ کا بھی علم نہیں ہو سکا۔

یہ بات قدرے درست ہے کہ قدیم داستانیں عموماً نئے زمانہ کی تنقیدی کسوٹی پر پورا نہیں اترا کرتیں مگر اس کے لئے یہ کہنا کہ یہ من گھڑت ہیں درست نہیں کیونکہ ہر زمانہ کا تنقیدی معیار اور علمی و تاریخی معلومات جمع کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے اور ماضی کی نسبت حال عموماً زیادہ ترقی یافتہ اور زیادہ وسیع ہوتا ہے۔

زمانہ کے تعین کے لئے اگر کسی شخص کی ہستی محض اس وجہ سے شک و شبہ کا شکار ہو جائے کہ اس کے زمانہ کے تعین میں اختلاف ہے تو یہ دلیل باعث حجت نہیں اور تاریخ انسانی بے شمار ایسے واقعات اور اشخاص کا ذکر ملتا ہے جن کے متعلق موجودہ دور کے مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً بدھ اور زردشت دنیا کے دو بزرگ رہنما ہیں اور ان کے ماننے والے آج بھی پائے جاتے ہیں اور ان کی عبادت گاہیں بھی تاحال موجود ہیں مگر ان کے زمانہ کے تعین میں بے شمار اختلافات ہیں مگر ان اختلافات کے باوجود ان کی ہستی سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی انکار کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے۔

Marfat.com

اگر ہم تنقیدی معیار اور زمانہ کے تعین کے اصول پر پنجاب کی دیگر لوک عشقیہ داستانوں کو پرکھیں تو وہ پورا اترتی دکھائی نہیں دیتیں مگر قصہ ہیر رانجھا اس بات پر مستند دکھائی دیتا ہے کہ اس کے افراد و مقامات تاریخی ہیں اور ان کے متعلق تحقیقی مواد موجود ہے۔

رانجھا کا وطن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا موجود ہے اور رانجھا کی قوم بھی موجود ہے اور رانجھا جس جگہ جوگ لینے گیا وہ ٹلہ ضلع جہلم آج بھی موجود ہے اور گروؤں کا سلسلہ بھی چلتا آرہا ہے۔ اسی طرح ہیر کو لیں تو اس کا وطن جھنگ سیال بھی موجود ہے اور قوم سیال بھی پائی جاتی ہے اور کھیڑے اور رنگپور کا ذکر بھی ایک تاریخی ثبوت ہے اور جھنگ میں ہیر کا مقبرہ بھی موجود ہے۔

ہیر کا مقبرہ:

ہیر کا مقبرہ جھنگ شہر کے ایک عام قبرستان میں ہے اور یہاں ہر سال عرس منعقد کیا جاتا ہے اور بے شمار زائرین دنیا کے طول و عرض سے یہاں آتے ہیں اور نہایت عقیدت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں، ہیر کے مقبرہ پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں، منتیں مانگی جاتی ہیں اور راگ و رنگ کی محافل سجائی جاتی ہیں۔

جھنگ کے ایک طالب علم نے ہیر کے مقبرہ کی موجودہ خستہ حالی کا نقشہ اپنے ان اشعار میں یوں کھینچا ہے۔

بستی ہے اِک ویران سی
چھائی ہوئی ہے خامشی
حسرت ہے اس جا برستی
عبرت ہے دامن تھامتی
اِک خاک کا ٹیلہ ہے واں
حیران سا، ویران سا، سنسان سا

ٹیلے پہ ہے اِک مقبرہ
ٹوٹا ہوا ، پھوٹا ہوا
قبروں سے ہے بالکل گھرا
اُلو فقط ہے بولتا
یہ خواب گاہِ ہیر ہے
حسرت نما ، عبرت نما ، حیرت نما

ہیر کا روضہ ان ناقد رشناسوں کے سوالوں کا جواب ہے جو اس قصہ کو غلط اور فرضی خیال کرتے ہیں۔

ہیر ورانجھا کا زمانہ:

ہیر رانجھا کے قصہ کے زمانہ کے تعین کے اعتبار سے مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے اور کچھ اسے اکبر کے زمانہ کا قصہ کہتے ہیں، کچھ اسے لودھیوں اور کچھ اسے بابر کے زمانہ کا قصہ کہتے ہیں۔ تاریخ ہند کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی لودھیوں اور بابر کے درمیان ہونے والی خونریز جنگ سے واقف ہے اور لودھیوں کے خاتمہ کے بعد ہی بابر نے مغل سلطنت کی بنیاد رکھی جبکہ اکبر کا زمانہ ۱۵۵۶ءتا ۱۶۰۵ء ہے اور بابر کا زمانہ ۱۵۲۶ءتا ۱۵۳۰ء ہے اور ان کے آغاز وانجام کے درمیان قریباً تیس برس کا فرق ہے جو کسی بھی داستان کے زمانہ کے تعین کے اعتبار سے کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔

ہیر رانجھا کے قصہ کے متعلق مؤرخین کی غالب اکثریت کا کہنا ہے کہ یہ اکبر کے زمانہ کا قصہ ہے اور اس ضمن میں سر رچرڈ ٹمپل لکھتے ہیں کہ یہ اکبر کا زمانہ تھا جبکہ دامورداس نے بھی اس قصہ کے زمانہ کو اکبر کا زمانہ بتایا ہے۔

بادشاہی جو اکبر سندی دن دن چڑھے سوائی

مبارز خان عادل شاہ سوری ۱۵۵۳ءتا ۱۵۵۶ء، عادل شاہ سوری پنجاب یا ملتان

Marfat.com

کا حاکم تھا اور اسی کے متعلق حضرت سیّد وارث شاہ نے عدلی راجہ لکھا ہے اور اکبر کے عہد کا آغاز ۱۵۵۶ء ہے اور عادل شاہ کا عہد ۱۵۵۵ء میں ختم ہوا اور اس اعتبار سے اس قصہ کو اکبر کے زمانہ کا قصہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

الفاظ ہیر و رانجھا کا تمثیلی استعمال:

پنجاب کی لوک وعشقیہ داستانوں کے فرضی ہونے کا شائبہ کسی حد تک صوفی شعراء کے کلام سے بھی پڑتا ہے کہ انہوں نے بعض الفاظ کو تمثیلی یا تشبیہی رنگ میں استعمال کیا اور بعض محققین نے اس تمثیلی مثال کے حقیقی معنی مراد لئے اور اس سلسلہ میں الفاظ ہیر رانجھا کا استعمال بہت زیادہ ہوا۔

صوفی شعراء کا دستور رہا ہے کہ وہ ہر چیز کی نسبت خالق حقیقی یا معشوق ازلی کی جانب کرتے ہیں اور اگرچہ وہ عام الفاظ لکھتے یا بولتے ہیں مگر ان کے معنی وہ حقیقی مراد لیتے ہیں مجازی نہیں جیسے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی غزلوں میں شراب، پیالہ، صراحی، ساقی، میخانہ، شاہد، پیر مغاں وغیرہ کے الفاظ کا استعمال عام ہے جو بظاہر مجازی ہیں مگر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں ہمیشہ حقیقی یا اصلی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی معنی کو شروع کیا تو ''نے'' اور اس کے ''نالہ فراق'' سے جو بظاہر مجازی معلوم ہوتے ہیں جبکہ در حقیقت ایسا نہیں ہے۔

پنجابی کے صوفی شعراء پر حافظ شیرازی اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر اکابر صوفیاء کے کلام کا بے حد اثر تھا لہٰذا انہوں نے اپنے کلام میں مجازی الفاظ کی صورت میں تشبیہ یا تمثیل یا استعارۂ استعمال سے حقیقی معنوں کو پیش کیا اور ہیر رانجھا کا کثرت سے استعمال کیا اور ہیر کو روح یا معشوقِ حقیقی کے معنی میں پیش کیا جبکہ رانجھا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا عاشق حقیقی یا پھر خاکی جسم کے معنی میں استعمال کیا۔ اس ضمن میں چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(۱) بقول علی حیدر ملتانی المتوفی ۱۱۹۰ء:

Marfat.com

الف ازل است دی یاری لگ رہی ہیر یتیم دی آ
میں تاں رانجھا وچ رسولاں ڈِٹھا مینوں قسم ہے عرش عظیم دی آ
اوہدے وہنڈے تے کمل مزمل والا اہدے ہتھ کھونڈی یٰسین دی آ
علی حیدر رانجھا اج پچھاتا اوہ تے ظاہر صورت میم دی آ

اس صوفی شاعر نے یہاں ''کمل مزمل والا'' سے مراد یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ (اے کملی والے) لی ہے اور ''ہتھ کھونڈی یٰسین'' قرآن کریم کی آیات:

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۔

''یٰسین جو قرآن حکیم ہے بے شک تم پیغمبروں میں سے ہو۔''

سے ماخوذ ہے۔ ''ظاہر صورت میم'' کا مطلب محمد ہے۔

علی حیدر ملتانی نے اپنے اشعار میں ہیر رانجھا کا بکثرت استعمال کیا ہے مگر مضمون کی طوالت کی وجہ سے یہاں ایک مثال بیان کی ہے۔

(۲) بقول حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رانجھا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

اوہدے رہنڈے تے کمل مزمل والا اہدے ہتھ کھونڈی یٰسین قاضی
چھیڑو امتاں دا نبی پاک ہویا رانجھے باجھ نہ ہیں چرین قاضی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو ہیر رانجھا کو ختم کرنے کے بعد اپنے اس تمثیلی رنگ کو اور بھی نمایاں کر دیا اور فرمایا:

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای
پنج پیر حواس ایہہ پنج تیرے جنہاں تھاپنا تدھ نوں لایا ای
قاضی حق جھبیل نیں عمل تیرے عیال منکر نکیر ٹھہرایا ای

Marfat.com

کوٹھا گور عزرائیل ہے ایہہ کھیڑا جیہڑا الیندو ہی روح نوں دھایا ای
کیدو لنگا شیطان ملعون جانو جس نے وِچ دیوان پھڑایا ای
سیّاں ہیر دیاں رَن گھربار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ای
وانگ ہیر دے بنھ لے جان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
جیہڑا بولدا ناطقہ ونجھلی ہے جس ہوش دا راگ سنایا ای
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا اینہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای
شہوت بھابی تے بھکھ رنیل باندی جنہاں جنتوں مار کڈھایا ای
جوگی ہے عورت گن پاڑ جس نے سبھ اَنگ بھبُوت رمایا ای
دنیا جان ایویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای
ترنجن ایہہ بدعملیاں تیریاں نیں کڈھ قبرتھیں دوزخے پایا ای
اوہ میت ہے ماؤں دا شکم بندے جس وِچ شب روز لنگھایا ای
عدلی راجہ ایہہ نیک نیں عمل تیرے جس ہیر ایمان دوایا ای
وارث شاہ میاں بیڑی پار کلمہ پاک زبان تے آیا ای

"ہیر کو روح تسلیم کرو اور چاک درحقیقت تمہارا جسم ہے جبکہ بالناتھ وہ ہے جس کو تم نے اپنا پیر بنایا۔ تمہارے پانچوں حواس درحقیقت پانچ پیر ہیں اور ان کی پشت پناہی کی وجہ سے تم یہاں پر ہو۔ قاضی کو حق کا ملاح تسلیم کرو اور عیاں کو منکر نکیر خیال کرو۔ کوٹھا مانند قبر کے ہے اور کھیڑا ملک الموت ہے جو روح قبض کرتے ہی چلا جاتا ہے۔ لنگڑا کیدو شیطان ملعون ہے۔ جس نے بھری محفل میں تمہیں رسوا کیا۔ ہیر کی سہیلیاں، عورتیں اور گھر یہ سب وہ ہیں جن سے تمہارا تعلق قائم ہوا۔ ہیر کی مانند تمہیں بھی باندھ کر لے جایا جائے گا اور تمہارا مددگار کوئی نہیں ہوگا۔ تمہارے اندر کی پکار بانسری کی مانند ہے جو

تمہیں ہوش کا راگ سناتی ہے۔ سہتی کو موت خیال کرو اور جسم کو رانجھے کی مانند خیال کرو کہ دونوں نے ہی شور مچا رکھا ہے۔ شہوت کو مانند بھابی جانو اور بھوک کو رنیل باندی تصوف کرو جس نے تمہیں جنت سے رسوائی کے ساتھ نکالا۔ جوگی کو عورت خیال کرو جو کان چھدوا کر تمہارے جسم کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ دنیا کو جھنگ خیال کرو جو تمہارا میکہ ہے اور کالے باغ کو قبر خیال کرو۔ عورتوں کی محافل تمہارے برے اعمال ہیں جن کی بدولت جب تم قبر سے نکالے جاؤ گے پھر دوزخ میں ڈالے جاؤ گے۔ ماں کا پیٹ مسجد ہے جہاں تم نے اپنے شب و روز بسر کئے۔ عدلی راجہ تمہارے نیک اعمال ہیں جن کی بدولت تمہیں ہیر کا ایمان ملا۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) جب کلمہ حق تیری زبان پر آیا تیرا بیڑا پار ہو گیا۔''

(۳) بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کافیوں میں ہیر و رانجھا کو بھی قریباً انہی معنوں میں استعمال کیا ہے:

ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے
بھلی ہیر ڈھونڈیندی بیلے
رانجھن یار بغل وچہ کھیلے
سُدھ نہ رہیا سروت سنبھال

ڈاکٹر موہن سنگھ کا نظریہ:

ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ نے قصہ ہیر رانجھا کو ایک اور نظریہ سے پیش کیا اور کہا کہ یہ قصہ ابتداء میں ہندو شکل میں تھا جبکہ مسلمان صوفی شعراء نے اسے اسلامی رنگ دے دیا اور ڈاکٹر موہن سنگھ اس کے متعلق لکھتا ہے:

Marfat.com

''قصہ ہیر رانجھا کی حقیقی شکل ہندو تھی اور اس کو موجودہ اسلامی رنگ میں منقوش کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔''

(اورینٹل کالج میگزین)

قصہ ہیر رانجھا کے ہندو ہونے کا ثبوت ڈاکٹر موہن سنگھ نے یوں دیا ہے:

۱۔ بنسی (رانجھا کی ونجھلی) کرشن سے لی گئی ہے۔

۲۔ فقر (رانجھا کا جوگی بننا) گوپی چند کے قصہ کی نقل ہے۔

۳۔ سانپ کا کاٹنا (ہیر کو کانٹا چبھو کر بہانہ بنانا) نل دمینتی سے ماخوذ ہے۔

۴۔ قصہ کا انجام (ہیر و رانجھا کا غائب ہو جانا) رام اور سیتا کے انجام کے مشابہ ہے۔

ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ کے اس نظریہ سے ہم اختلاف کرتے ہیں کیونکہ اگر اس قسم کی فرضی یا جزوی مشابہت سے ایک قصہ کا دوسرے قصہ سے نقل ہونا ثابت ہو تو دنیا کا شاید ہی کوئی قصہ ہو جو فردوسی کے شاہنامہ، ہزار داستان یا ہومر کی ایلیڈ کی نقل ہونے سے محفوظ رہ سکے اور ان کتابوں میں انسانی جذبات یا حیات کا شاید ہی کوئی پہلو ایسا ہو جس کا ذکر نہ کیا گیا ہو، جس کا مکمل خاکہ نہ کھینچا گیا ہو اور اس میں اضافہ کرنا بھی مشکل نہ ہو۔

ایسی جزوی مشابہت کی تفسیر یا تشریح یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں یہ عالمگیر یکسانیت پائی جاتی ہے خواہ وہ ایشیاء کے پر فضاء میدان ہوں یا بلند و بالا پہاڑ، افریقہ کے تپتے صحرا ہوں یا یورپ کے فلک بوس ایوان، علم و فضل یا تہذیب و تمدن کی اس ظاہری شکل میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور پڑتا ہے مگر اس کا عنصر ہمیشہ حقیقی رہتا ہے بات صرف اس پر غور کرنے کی ہے۔ اگر اس قسم کی معمولی مشابہت کی بناء پر قصہ ہیر رانجھا کو فرضی خیال کیا جائے تو پھر شیکسپیئر کے قصہ رومیو اور جولیٹ کو بھی متشابہ کہا جا سکتا ہے اور اتفاق سے شیکسپیئر اور ہیر رانجھا کے مصنف ہم عصر بھی ہیں اور دونوں ہی سولہویں صدی میں گزرے ہیں۔

اس اعتبار سے قصہ ہیر رانجھا کو شیکسپیئر کی نقل بھی کہا جا سکتا ہے اور شیکسپیئر کے قصہ

Marfat.com

رومیو اور جولیٹ کو ہیر رانجھا کی نقل کہا جا سکتا ہے جبکہ ان دونوں مصنفوں نے ایک دوسرے کو دور سے دیکھنا تو درکار خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا اور نہ ہی اس وقت ایک دوسرے کے قصہ کا مطالعہ کیا ہوگا اب ان میں موجود مشابہت ایک انسانی فطرت بھی ہو سکتی ہے اور انسانی فطرت میں موجود یکسانیت کی عکاسی بھی ہو سکتی ہے۔

ہم ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ کی اس رائے سے متفق نہیں کہ قصہ ہیر رانجھا کی ابتدائی شکل ہندو تھی اور مسلمان صوفی شعراء نے اسے قصہ کو توڑ موڑ کر اسلامی رنگ دے دیا اور اس کی تردیدی وجوہات ذیل ہیں۔

ا۔ پنجاب کی مشہور عشقیہ داستانیں یوسف زلیخا، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، سسی پنوں، مرزا صاحباں، سوہنی مہینوال، ہیر رانجھا اور پورن بھگت ہیں اور ان میں یوسف زلیخا کا قصہ اسلامی ہے اور لیلیٰ مجنوں کا قصہ عرب کے دورِ جاہلیت کا قصہ ہے جبکہ شیریں فرہاد کا قصہ ایرانی ہے اور سوہنی مہینوال اور مرزا صاحباں میں کسی قسم کا اسلامی رنگ شامل نہیں۔ پورن بھگت ہندو قصہ ہے اور اسے قادر یار نے نظم کی صورت دی اور ان قصوں میں سے کسی قصہ کو مسلمان صوفی شعراء نے اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش نہیں اور اس کی گواہی پورن بھگت، شیریں فرہاد اور لیلیٰ مجنوں کے قصہ سے ہوتی ہے۔

۲۔ مسلمان شعراء نے ہیر رانجھا کے قصہ کو پنجابی نظم کی صورت دی مگر اس کی جزیات میں کوئی تصرف نہیں کیا ماسوائے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جنہوں نے اپنی جدت کی بدولت اس میں اضافہ کیا تاہم قاضی اور ہیر کے مباحثہ میں اگر اسلامی شریعت کا مختصر خاکہ بیان کیا گیا تو ناتھ اور جوگی کا مکالمہ اس بات کی عکاسی ہے کہ جوگ کی پوری حقیقت اور جوگیوں کے لب ولہجہ کو بھی بیان کیا گیا اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس جوگ کے مسئلہ کو اسلامی فقر کے رنگ میں ڈھال سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور یہ اس قصہ کو بیان کرنے میں دیانت داری کا بڑا ثبوت ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ کسی بھی مسلمان صوفی شاعر نے کسی

Marfat.com

غیر اسلامی قصہ یا افسانہ کو خوامخواہ اسلامی رنگ دینے کی ہرگز کوشش نہیں کی اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس کی۔

۳۔ ہیر رانجھا کے قصہ کو سولہویں صدی عیسوی کے محل وقوع کے اعتبار سے پرکھا جائے تو تب بھی یہ قصہ ہندو شکل میں ثابت نہیں ہوتا کہ پنجاب میں اس وقت مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی اور اس قصہ کا محل وقوع شمال مغربی پنجاب کے علاقے تخت ہزارہ سرگودھا، جھنگ سیال اور رنگپور کھیڑیاں اسلامی علاقے تھے اور اس قصہ کے تمام افراد قریباً مسلمان ہیں اور ان کا تعلق مسلم اقوام سے ہے۔ سیال، رانجھے اور کھیڑے سب اکبر کے زمانہ سے قبل ہی مسلمان ہو چکے تھے اور ہیر رانجھا کا قصہ ان لوگوں کی معاشرتی اور مذہبی حالت کو اجاگر کرتا ہے جس سے اس قصہ کو ہندو قصہ تسلیم کرنے کا کوئی قرینہ معلوم نہیں ہوتا ماسوائے ان فرضی مشابہت کے یعنی ونجلی، جوگ، انجام جس کی تردید ہم کر چکے۔

ہم یہ بیان کر چکے کہ عشقیہ داستانیں عموماً انسانی جذبات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان میں یکسانیت عالمگیری ہے اور ان میں مذہب وملت کی کوئی قید نہیں اور ان داستانوں کو کسی خاص مذہب یا ملت سے جوڑنا مناسب نہیں اور یہ شاعر کا اپنا زورِ بیان ہے یا پھر اس کلام کی تاثیر کہ وہ ہر پڑھنے والے کو اپنے حصار میں جکڑ لیتا ہے اور شاعر کو کسی مذہب کا سہارا لینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور نہ ہی قصہ کا اصلی یا فرضی ہونا شاعر کے کلام پر چنداں اثر ڈالتا ہے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہیر کو مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی حتیٰ کہ ہر مذہب والے نہایت ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں اور انہیں اس قصہ میں کسی اسلامی یا غیر اسلامی یا پھر اصلی یا فرضی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

Marfat.com

قصہ ہیر رانجھا کی مقبولیت کی وجہ

خطہ پنجاب میں عشقیہ اور رزمیہ قصوں یا نظموں کے پڑھنے کا چرچا ہمیشہ سے رہا ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ قدرت نے اس سرزمین میں ایسے قصوں یا نظموں کی مقبولیت کے اسباب بہت وسیع پیمانہ پر پیدا کئے ہیں جن میں پنجاب میں حسن وعشق کے محرکات اور یہاں کی آب وہوا اور قدرتی مناظر شامل ہیں۔

پنجاب کا اپنا نام ظاہر کرتا ہے کہ یہ پانچ دریاؤں ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم کا وہ علاقہ ہے جہاں بے شمار سرسبز وشاداب وادیاں اور بلند وبالا پہاڑوں نے قدرتی مناظر کو سحر انگیزی میں بدل دیا ہے، کہیں آبشاروں کی دلفریب موسیقی نے عجب سماں باندھ رکھا ہے اور کہیں برف سے ڈھکی بلند وبالا چوٹیاں ہیں اور کہیں لہلہاتے کھیت ہیں اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ پنجاب کی آب وہوا انتہائی دلفریب ہے اور یہاں موسم بہار پوری دنیا میں اپنی جوبن کے اعتبار سے مشہور ہے جب مختلف انواع کے پھول کھلے ہوتے ہیں، سرو سبز شاداب کھیت لہلہاتے ہیں اور درخت ایک عجب منظر پیش کرتے ہیں، ہری بھری گھاس زمرد کی چادر بچھاتی ہے اور رنگ برنگ پرندے اپنے سروں سے لوگوں کے دل لبھاتے ہیں اور خطہ پنجاب ایک چمن کا منظر پیش کرتا ہے۔ پنجاب کے لوگوں کو اللہ عزوجل نے حسن وجمال عطا کیا ہے اور پنجاب ان سب خوبیوں کی بدولت پوری دنیا میں اپنا ایک علیحدہ مقام رکھتا ہے اور اس انفرادیت کی بدولت مشہور ومعروف ہے۔

محمد اکرم غنیمت کنجاہی گجراتی اپنی مثنوی ''نیرنگ عشق'' میں خطہ پنجاب کی توصیف

یوں بیان فرماتے ہیں۔

ندیدم کشورِ غارت گر تاب
بہ خوبہائے حسن آبادِ پنجاب
چہ پنجاب انتخاب ہفت کشور
قسم خوردہ بہ خاکش آبِ کوثر
فضائے نشہِ مستی ہوائش
زمین و آسماں ہاخاک پائش
زلاش بادہ سازِ مستی عشق
نسیمش روح بخش مستی عشق
گلش برخاک ہر جا سایۂ انداخت
زمیں از آتشِ یاقوت بہ گداخت
ز شوقِ آنکہ تا آید بہ پنجاب
دل کشمیر صدرہ می شود آب
خنک آنکس کہ در ایام سرما
دریں گلشن بود گرم تماشا
بہ گرما ہم ہوائش دل نشین است
ہوائے سرزمین عشق این است
بنائش چوں زروئے مہر جوشند
شکر گوئند گوہر می فروشند
بہ خوبی باز کنعاں می بَرد دست
بدیں دعوے کہ کردم شاہدے ہست

Marfat.com

نواب احمد یار یکتا نے مثنوی یکتا میں ''کشور حسن خیز پنجاب'' کے تعریف و مدح ان اشعار میں بیان کی ہے۔

سر زمینے کہ عشق راباب است
کشورِ حسن خیز پنجاب است
مزرع حسن و دشت محبوبی
گلشنِ ناز و جنت خوبی
شہر و دِہ باغ خرم و دلکش
از گل حسن گلشنِ آتش
غرض پنجاب ارضِ محبوبی است
یوسفستان عالم خوبی است

صاحب دیوان گرامی ہوشیار پوری نے ''حسن آباد'' پنجاب کی تصویر کشی اپنے اشعار میں کچھ اس انداز میں کی ہے۔

من و دِل گرمئے آہِ جگر تاب
من و سر جوشِ حسن آباد پنجاب
برآمد حرفِ پنجاب از زانم
زباں شد موجِ کوثر درد ہانم
چہ می پرسی ز خاکِ دلفریبش
فریب تو خطانِ جامہ زیبش
اگر عشق است درد اہش آ ہے
وگر حسن است از خاکش گیا ہے
بجائے لالہ اش لیلےٰ دمیدہ

Marfat.com

بجائے بید مجنوں سر کشیدہ
فرو گسترده در ہر گوشه دامے
قیامت قامتے محشر خرامے
بدامِ آہواں شیراں اسیرند
که ایں جا آہوانِ شیر گیرند

پنجاب کا محل وقوع:

پنجاب محل وقوع کے اعتبار سے اس مقام پر ہے جہاں سے کئی بیرونی حملہ آور ہندوستان میں داخل ہوئے اور اہل پنجاب سے ان کا مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہر معرکہ میں یہاں کے لوگوں کی بہادری وہمت پر انہیں دادِ شجاعت سے نوازا اور اہل پنجاب کے کئی جوانمرد ایسے تھے جنہوں نے اپنی بہادری کا لوہا منوایا اور ایثار و قربانی اہل پنجاب کا خاصہ رہا ہے۔

پنجاب ایک متمدن خطہ ہے جس کی آب وہوا نشاط انگیز اور خطہ چمن زار ہے اور اس کا حسن دلفریب ہے۔ جب ایک ایسے خطہ کے لوگ جو اپنی شجاعت و مردانگی میں بے مثل ہوں ان میں عشق ومحبت کا پہلو پایا جانا بھی ایک فطری امر ہے۔

پنجاب کے ان عاشقانہ جذبات کے اظہار کا ذریعہ عموماً گیت یا باقاعدی منظوم قصے ہیں اور ان قصوں کو مقبولیت ملنا ایک قدرتی امر ہے۔

تصوف اور عشقیہ قصے:

٭ ہندوستان پر روز بروز ہونے والے بیرونی حملوں اور روز روز کی خانہ جنگی سے دنیا کی بے ثباتی کا منظر ہر وقت لوگوں کی نگاہوں میں رہتا تھا اور کبھی کوئی قبیلہ برسر اقتدار ہوتا اور کبھی کوئی قبیلہ انقلاب زمانہ میں اپنی جگہ کھو بیٹھتا۔ اس بے ثباتی اور معاشرتی ناہمواری کی وجہ سے صوفیانہ خیالات کی ترویج لوگوں کے لئے اکسیر کا کام کرتی گئی اور صوفیانہ خیالات نے لوگوں کے قلوب میں جگہ بنالی اور یہ صوفیانہ خیالات کسی بھی طرح اسلام کی بنیادی تعلیم

Marfat.com

کے منافی نہ تھے جس کی وجہ سے لوگوں کے لئے اسے قبول کرنا آسان ہوتا گیا۔

اسلامی لشکر جب ہندوستان میں آئے تو وہ اپنی تہذیب وتمدن بھی لائے جس میں علم وادب کا بڑا عمل دخل تھا مثلاً مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی، حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا دیوان، عمر خیام اور ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی رباعیاں، حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی گلستاں و بوستاں جو صوفیانہ عقائد کی شاہکار ہیں اور ان میں سے بیشتر کتب اسلامی نصاب کا حصہ بنی ہیں۔ مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام نے لوگوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیا اور ان کی شہرت عام ہوئی۔

سترہویں صدی عیسوی عہد جہانگیری میں جب پنجاب کا نصابِ تعلیم پنجابی زبان میں مرتب ہوا تو عربی وفارسی کی کئی کتب کے پنجابی زبان میں ترجمے ہوئے اور پنجابی شعراء نے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے قصہ یوسف زلیخا اور مقبل کی ہیر رانجھا کو پنجابی زبان میں نظم کیا۔

خطہ پنجاب میں بے شمار صوفیاء کرام وہ تھے جو ہجرت کر کے یہاں آئے اور پھر یہیں مستقل قیام فرمایا ان میں حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں ہے۔ ان صوفیاء کرام کی تعلیمات اور ان کی صحبت میں پنجاب میں بھی بے شمار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم پیدا ہوئے جن میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں ہے۔ ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات اور ان کے نصائح نے لوگوں کا رجحان تصوف کی جانب مائل کیا اور لوگ ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے دلی محبت رکھتے تھے اور ان نیک لوگوں کی تحریک پر بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

تصوف اور عشق ایک ہی چیز ہیں اور یہ کوئی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں نہیں۔ عشق و معرفت تصوف کے ہی اہم جزو ہیں اور اگر تصوف کی مثال ایک درخت کی سی ہو تو عشق اس کی جڑ ہے اور دونوں کا تعلق بہت گہرا ہے۔ تصوف کے نظریات کے ساتھ عشق کے نظریات کو بھی فروغ ملا اور یہی وجہ ہے کہ عشقیہ کلام اور عشقیہ قصوں نے بھی شہرت پائی۔

Marfat.com

قصہ ہیر رانجھا کی مقبولیت کی وجہ:

کنہیالال ہندی نے نگارین نامہ میں لکھا ہے۔

چوں قصہ بہ پنجاب است مشہور
ہمیشہ بر زبانِ خلق مذکور
کتابے چند دیدم اندریں باب
نوشتہ در زبان ملکِ پنجاب

خطہ پنجاب میں جو مقبولیت ہیر و رانجھا کے قصہ کو حاصل ہوئی وہ اور کسی قصہ کا مقدر نہیں بنی۔ یوسف زلیخا کا قصہ ایک درد بھرا اور معنی خیز قصہ ہے اور اسے مذہبی حیثیت بھی حاصل ہے اور قرآن مجید میں اس قصہ کو "احسن القصص" کے نام سے یاد کیا گیا ہے تاہم یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ ہیر رانجھا کو جو مقبولیت پنجاب میں حاصل ہوئی اس کے آگے یوسف زلیخا کا قصہ بھی مانند پڑ گیا اور ہیر رانجھا کی مقبولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسے مسلمان صوفی شعراء کے علاوہ ہندو شعراء، سکھ شعراء اور دیگر مذاہب کے شعراء نے بھی نظم کی صورت دی اور اس قصہ کو نہ صرف پنجابی زبان میں بلکہ فارسی اور اردو زبان میں بھی بیان کیا گیا اور فارسی کے چھ شعراء اس قصہ کو نظم کرنے کا شرف حاصل کر چکے ہیں جو اس قصہ کی مقبولیت کو ظاہر کرتا ہے اور پنجابی شعراء کی تعداد قریباً تیس ہے جنہوں نے ہیر رانجھا کے قصہ کو نظم کیا۔

ہیر رانجھا کے مقبولیت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس کے سارے کردار خطہ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قصہ میں پنجاب کی دیہاتی زندگی کو اجاگر کیا گیا ہے اور معاشرتی امور جن میں دیور بھابی کی لڑائی، زمینداروں کے ہاں موجود ملازموں کا رہن سہن، جائیداد کی تقسیم، دیہاتی علاقوں میں ہونے والی شادی کی رسومات اور پیر و مرید کے باہمی تعلق کے ساتھ ساتھ جعلی پیروں، ملاؤں اور نیم حکیموں کے کرداروں کو بھی بیان کیا گیا ہے اور یہ سب

Marfat.com

اس قصہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں جبکہ دیگر قصوں میں اس قدر دلچسپی کے سامان موجود نہیں ہیں۔

یوسف زلیخا کا قصہ خطہ پنجاب میں اس وقت سے مقبولیت حاصل نہ کر سکا کہ اس قصہ کا پنجاب کے رہن سہن سے کوئی تعلق نہیں اور اس قصہ میں کسی بھی پنجابی کی دلچسپی کا سامان موجود نہیں اور یہ قصہ مکمل اسلامی قصہ ہے اور اس میں مذہبی پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے نہ کہ معاشرتی اور تمدنی پہلو کو۔ اس کے علاوہ یوسف زلیخا کے قصہ کو پنجاب میں مقبولیت نہ ملنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسے کسی پنجابی کے قادر الکلام شاعر نے نظم نہیں کیا جس طرح ہیر رانجھا کے قصہ کو کیا گیا۔

Marfat.com

ہیر وارث شاہ کی منفرد حیثیت

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''ہیر وارث شاہ'' کو اس وجہ سے بھی انفرادیت حاصل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ کو نظم کرنے میں محاوروں اور ضرب الامثال کا استعمال نہایت خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت کے دیہاتی ماحول کی عکاسی نہایت خوبصورت انداز میں کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کرداروں کے جذبات کو حقیقی رنگ میں پیش کیا ہے اور اس وقت کے معاشرہ میں موجود اصلاحی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ میں موجود اسرار و رموز کو نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی ترتیب اور اس قصہ کو بیان کرنے میں الفاظ کا استعمال اس قدر خوبصورت ہے کہ یہ قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے اور پڑھنے والا اس کے حسن میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ عربی، فارسی، ہندی اور دیگر کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب کے باوجود ''ہیر وارث شاہ'' کو نظم کرنے کے لئے پنجابی زبان کا سہارا لیا اور اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ پنجابی زبان میں ایک چاشنی پائی جاتی ہے اور زبان کی مٹھاس اپنے اندر ایک اپنائیت سموئے ہوئے ہے اور اس کے علاوہ خطہ پنجاب میں پنجابی زبان کو جو عروج حاصل ہے وہ دیگر کسی زبان کو حاصل نہیں ہوا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''ہیر وارث شاہ'' کی منفرد حیثیت اس لئے بھی نمایاں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معاشرتی بے حسی اور معاشرہ میں پائی جانے والی برائیوں کی

Marfat.com

نشاندہی کی ہے اور معاشرہ میں موجود رسم ورواج کو نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب کے سیاسی ومعاشرتی ومذہبی حالت کو بھی بیان کیا ہے اور پنجاب میں سکھوں کے ہونے والے حملوں اور اس کے بعد کی صورتحال کو بھی بیان کیا ہے۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ قصہ ہیر رانجھا زباں زدِ عام ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ اس قصہ کو جو شہرت حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم نے دی وہ کسی دوسرے قلم سے نہ ملی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قادرالکلامی اور انفرادیت نے اس قصہ کو آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا اور اس قصہ کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی شہرت دوام حاصل ہوئی۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''ہیر وارث شاہ'' میں جذبات کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے اور کرداروں کے درمیان ہونے والی نوک جھونک اور ان کے مابین مکالموں کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قادرالکلامی اور الفاظ کے خوبصورت استعمال کے فن کی عکاسی ہوتی ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' میں اسرار ورموز کے قیمتی موتی بیان کئے ہیں اور معرفت پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام کرداروں کو ان کے صحیح مقام اور صحیح موقع پر بیان کیا ہے اور اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ پڑھنے والے کا تسلسل خراب نہ ہو۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''ہیر وارث شاہ'' کی مقبولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر شعراء کی نسبت اپنے کلام میں اشعار کو اس عمدگی سے بیان کیا ہے کہ وہ موقع کی نسبت سے اور اپنے مقام کے اعتبار سے درست دکھائی دیتے ہیں اور تنقید نگاروں کو تنقید کا موقع فراہم نہیں کرتے۔

دیگر شعراء کا خراج تحسین پیش کرنا:

کسی بھی انسان کے لئے بہتر تعریف وہ ہوتی ہے جو اس کے مقابل کے منہ سے

ہواور اس کا مقابل اس کے فن کا قدر دان ہو۔

میاں احمد یار گجراتی کو پنجابی کے ممتاز شعراء کی صف میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور میاں احمد یار گجراتی نے بھی ''قصہ ہیر رانجھا'' کو نظم بند کیا ہے مگر وہ اپنے اس قصہ کے اختتام پر حضرت سیّدوارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ذیل کے اشعار میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہیں۔

وارث شاہ جنڈیالے والے واہ واہ ہیر بنائی
میں بھی ریس اوسے دی کر کے لکھی توڑ نبھائی
جو اٹکل مضمون نبھن دی اوہنوں سو میں ناہیں کائی
وڈا تعجب آوے یارو ، ویکھ اُسدی وڈیائی
کی آکھاں بولی تھاں لگدی ، کی گل ڈھکدی آئی
احمد یار کہی اس جیسی اٹکل میں نہیں آئی

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدوارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ذیل کے اشعار کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

وارث شاہ سخن دا وارث نِندے کون اِنہاں نوں
حرف اوہدے تے انگل رکھنی ناہیں قدر اَسا نوں
جیہڑی اوس چوہڑیٹی آکھی جے سمجھے کوئی ساری
ہک ہک سخن اندر خوشبوئیں وانگ پھلاں دے کھاری

انشاء اللہ خاں انشاء نے حضرت سیّدوارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس شعر کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

سنایا رات کو قصہ جو ہیر رانجھے کا
تو اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

رائے بہادر کہنیا لال نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان اشعار کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

اگرچہ پیش ازیں وارثِ سخنداں
رقم کرد دست نظمِ حالِ ایشاں
مگر نظمش بہ پنجابی زبان است
کہ مطبوعِ دلِ پنجابیان است

پیر فضل گجراتی نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان اشعار کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

گلاں پکیاں پیڈیاں کرن والا
دانشوراں دے وِچ پردھان وارث
نکتہ سنج وارث ، نکتہ نکتہ وارث
نکتہ فہم وارث ، نکتہ دان وارث

جبکہ صائم چشتی نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا:

ہے وارث چن پنجاب دا جس گھر گھر کیتی لو
جس نے لے کے رسی مُنج دی دتے ہیرے لعل پرو

دیگر لوگوں کے تبصرے:

مقبول انور داؤدی نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:

"قصہ ہیر رانجھا کو حقیقی مقبولیت حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عطا کی اور انہوں نے اس قصہ کو نہایت عمدگی کے ساتھ اور نہایت نکھرے الفاظ کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔"

Marfat.com

میرزا ادیب نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا:

''حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ آج بھی زندہ ہیں اور صدیوں تک زندہ رہیں گے۔''

پروفیسر جے چند نے ''ہیر وارث شاہ'' پر یوں تبصرہ کیا:

''ہندوستانی ادب میں ''ہیر وارث شاہ'' کے مقابل کوئی دوسری ادبی کتاب نہیں ہے۔''

رام بابو سکسینہ نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا:

''صد افسوس کہ اردو زبان میں کوئی وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) نہیں ہے۔''

سر جارج گریرین نے ''ہیر وارث شاہ'' کی مقبولیت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا:

''حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' بلاشبہ پنجابی زبان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔''

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کے متعلق لوگوں کو اپنی رائے دینے کا پورا حق دیا ہے جو اس کی انفرادی حیثیت کو اجاگر کرتا ہے۔

کھرل ہانس دا مُلک مشہور ملکا تِتھے شعر کیتا نال راس دے میں
پرکھ شعر دی آپ کرلین شاعر گھوڑا پھیریا وِچ نخاس دے میں
پڑھن گھبرو دلیں وِچ خوشیں ہو کے پھُل بیجیا واسطے باس دے میں
وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے کراں مان نمانڑا کاس دے میں

✿✿✿

ہیر وارث شاہ کے کردار

رانجھا:

رانجھے کا حقیقی نام ''دھیدو'' تھا اور وہ موجو چودھری کا بیٹا تھا جو تخت ہزارے میں کئی جاگیروں کا مالک تھا۔

ہیر:

ہیر جھنگ سیال کے سردار مہر چوچک کی بیٹی تھی جو اپنے حسن میں بے مثل تھی اور اس کی شادی سیّد اکھیڑا سے ہوئی۔

مہر چوچک:

مہر چوچک، ہیر کا باپ اور جھنگ سیال کا سردار تھا۔

ملکی:

ملکی، ہیر کی ماں تھی اور اس نے ہی ہیر کی شادی سیّد اکھیڑا سے کروائی۔

کیدو:

کیدو، ہیر کا رشتہ دار تھا اور لنگڑا تھا۔ کیدو بظاہر درویش بنا ہوا تھا مگر درحقیقت ایک منافق اور بدباطن شخص تھا۔

سیّد اکھیڑا:

سیّد اکھیڑا کا تعلق راجپوت قبیلہ سے تھا اور اس کی شادی ہیر سے ہوئی تھی۔ رنگپور

کے جنوب میں ایک لمبی قبر موجود ہے جسے مقامی لوگ ڈاڈا اسدھ کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ یہی قبر سیّدا کھیڑا کی ہے۔

بالناتھ:

بالناتھ ایک جوگی تھا اور رانجھا نے جوگ، بالناتھ سے ہی لیا تھا۔

لڈن ملاح:

لڈن ملاح جس سے رانجھے نے درخواست کی کہ وہ اسے دریا کے پار لے جائے مگراس نے رانجھے کو طعنے دیئے اور دریا کے پار لے جانے سے انکار کر دیا پھراس کی دونوں بیویاں رانجھے پر فریفتہ ہوگئی تھیں۔

مٹھی نائن:

ہیر کے گاؤں کی ایک نائن جو ہیر کے گھر کام کرتی تھی اور اسی نے ہیر اور رانجھے کی ملاقات کا انتظام اپنے گھر کیا تھا۔

Marfat.com

ہیر لکھنے کی ترغیب

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکتہ الآراء تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' اپنے دوستوں کی تحریک پر تحریر کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اظہار ''ہیر وارث شاہ'' کے ان اشعار میں کیا ہے۔

یاراں اَساں نُوں آن سوال کیتا عشق ہیر دا نواں بنایئے جی
ایس پریم دی جھوک دا سُبھ قصہ ڈھب سوہنے سنایئے جی
نال عجب بہار دے شعر کر کے، رانجھے ہیر دا میل ملایئے جی
یاراں نال مجالساں وِچ بہہ کے مزا ہیر دے عشق دا پایئے جی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوستوں کی فرمائش پر ''ہیر وارث شاہ'' ترتیب دی اور ''ہیر وارث شاہ'' کے اختتامی اشعار میں ایک مرتبہ پھر دوستوں کی اس تحریک اور ان کی ترغیب کا ذکر ان اشعار میں کیا۔

حکم من کے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا اے
فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا نوّاں پھُل گلاب دا توڑیا اے
بہت جیو دے وِچ تدبیر کر کے، فرہاد پہاڑ نُوں پھوڑیا اے
سبھا وِین کے زیب بنا دِتا جیہا عطر گلاب نچوڑیا اے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کی تحریر سے قبل اپنے بچپن کے دوستوں رحموں، ماچھی اور بشن چندر کے ہمراہ ان مقامات کا سفر کیا جن کا ذکر اس قصہ

Marfat.com

میں موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے گرو گورکھ ناتھ دوم کے ٹلہ ضلع جہلم پہنچے اور وہاں گرو گورکھ ناتھ کے چیلے تیرتھ ناتھ سے ملاقات کی اور جوگیوں کی عادات واطوار کا بغور جائزہ لیا اور پھر اپنے دوستوں کے ہمراہ تخت ہزارہ پہنچے اور وہاں رانجھے سے منسوب مسجد اور ہیر سے منسوب حمام کو دیکھا اور پھر رانجھے کی مسجد میں کچھ عرصہ معتکف رہے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ جھنگ سیال گئے اور وہاں ایک بوڑھی عورت بھاگ بھری نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔ جھنگ سیال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ رنگپور اور پھر کوٹ قبولہ گئے۔ کوٹ قبولہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کا شرف حاصل کیا اور پھر پاک پتن تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' لکھنے کی ابتداء ملکہ ہانس میں کی اور ملکہ ہانس کی ایک مسجد میں ''ہیر وارث شاہ'' مکمل کی اور ''ہیر وارث شاہ'' کی تحریر سے قبل ان تمام ہیروں کا بھی مطالعہ کیا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل احاطہ تحریر میں لائی جا چکی تھیں۔

Marfat.com

ہیر کب مکمل ہوئی؟

مورخین کے نزدیک حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''ہیر وارث شاہ'' کی تکمیل سے متعلق بھی مختلف آراء پائی جاتی ہیں مگر حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کے اختتامی اشعار میں اس بات کی جانب بھی اشارہ کیا ہے۔

سن یاراں سے اسیاں نبی ہجرت لمے دیس وِچ تیار ہوئی
اٹھاراں سے تے تریہاں سمتاں دی راجے بکرماجیت دی سار ہوئی
جدوں دیس تے جٹ سردار ہوئے گھر گھری جاں نویں سرکار ہوئی
اشراف خراب کمین تازہ زمیندار نوں وڈی بہار ہوئی
چور چودھری یار نیں پاکدامن بھوت منڈلی اِک تھوں چار ہوئی
وارث جنہاں نیں آکھیا پاک کلمہ بیڑی تنہاں دی عاقبت پار ہوئی

''ہجری سال ۱۱۸۰ میں لمے دیس (ساہیوال اور ملتان کا درمیانی علاقہ) میں یہ کتاب مکمل ہوئی۔ ۱۸۲۳ء میں راجہ بکرماجیت کی حکومت تھی۔ جب اس ملک پر جاٹ حکمران ہوئے اور ہر جگہ نئی حکومتیں بن رہی تھیں۔ شریف لوگ خراب ہو رہے تھے اور کمینے لوگ ترقی کر رہے تھے اور زمینداروں پر بھی عجیب بہار کا سماں تھا۔ چور، چودھری بن گئے تھے اور پاکدامن کہلانے لگے تھے جبکہ بدنیت عروج پا رہے تھے۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) جو لوگ کلمہ حق کہنے والے ہیں انہی لوگوں نے اپنی عاقبت سنوار لی ہے۔''

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کے اختتامی اشعار میں ملکہ ہانس کا بھی ذکر کیا ہے۔

کھرل ہانس دا مُلک مشہور ملکا تتھے شعر کیتا نال راس دے میں
پرکھ شعر دی آپ کر لین شاعر گھوڑا پھیریا وِچ نخاس دے میں
پڑھن گھبرو دیس وِچ خوشیں ہو کے پھُل بیجیا واسطے باس دے میں
وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے کراں مان نمانڑا کاس دے میں

''ملکہ کھرل ہانس مشہور جگہ ہے جہاں میں نے ان اشعار کو ترتیب دیا۔ شعر کی پرکھ شاعر خود ہی کر لیں گے کہ میں نے گھوڑے کو منڈی میں گھما پھرا دیا ہے۔ جب جوان اسے پڑھیں گے تو ان کے دل خوش ہوں گے اور میں نے یہ خوشبودار پھول اسی لئے بویا ہے۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) میرے پاس کوئی عمل نہیں ہے پھر میں عاجز کس بات پر فخر کرسکتا ہوں۔''

Marfat.com

قصہ ہیر رانجھا کے دیگر لکھاری

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل بھی قصہ ہیر رانجھا کو کئی لوگوں نے نظم ونثر کی انداز میں ترتیب دیا اور ان کے متعلق حفیظ ہوشیار پوری نے اپنی تصنیف ''مثنویات ہیر رانجھا'' میں ذکر کیا ہے۔

باقی کولابی:

باقی کولابی وہ پہلا شاعر ہے جس نے ۹۸۸ھ میں ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں نظم کی صورت دی اور باقی کولابی نے ہیر کے شوہر کا نام حسام لکھا ہے جبکہ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر شعراء نے اس کا نام ''سیّدا کھیڑا'' بیان کیا ہے۔

سعیدی:

سعیدی نے قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں مثنوی کی صورت میں ترتیب دیا اور اس نے اس قصہ کو ۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۷ء کے درمیان نظم کیا۔

میتا پسر درویش چنابی:

میتا پسر درویش چنابی نے قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں ''ہیر و ماہی'' کے نام سے ۱۱۱۰ھ میں ترتیب دیا۔

گورداس کھتری:

گورداس کھتری نے قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں نثر کی صورت میں ۱۱۱۲ھ

Marfat.com

سے ۱۱۲۱ھ کے درمیان ترتیب دیا۔

فقیر اللہ آفرین:

فقیر اللہ آفرین نے قصہ ہیر رانجھا کو غزلوں کی صورت دی اور انہوں نے اس پر ایک دیوان ۱۱۴۳ھ میں مرتب کیا۔

نواب احمد یار خاں یکتا:

نواب احمد یار خاں یکتا نے قصہ ہیر رانجھا کو مثنوی کے انداز میں فارسی زبان میں ترتیب دیا۔

منسارام خوشابی:

منسارام خوشابی نے قصہ ہیر رانجھا کو نثری اور نظم دونوں انداز میں فارسی زبان میں ۱۱۵۷ھ کو ترتیب دیا۔

میر قمر الدین منت دہلوی:

میر قمر الدین منت دہلوی نے ۱۱۵۹ھ میں قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں نظم کیا۔

منشی سندر داس آرام:

منشی سندر داس آرام نے قصہ ہیر رانجھا کو ۱۱۷۳ھ میں فارسی زبان میں نظم کیا۔

منشی شیوک رام عطارد تتوی:

منشی شیوک رام عطارد تتوی نے قصہ ہیر رانجھا کو ''محبت نامہ'' کے عنوان سے فارسی زبان میں نثری انداز میں ترتیب دینا شروع کیا مگر وہ اسے مکمل نہ کر سکے۔

ہری داس:

ہری داس وہ پہلا شاعر ہے جس نے قصہ ہیر رانجھا کو مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر

Marfat.com

اور ہمایوں کے دور میں ہندی زبان میں ترتیب دیا۔

گنگ بھٹ:

گنگ بھٹ نے قصہ ہیر رانجھا کو ہندی زبان میں مغل بادشاہ اکبر کے زمانہ میں نظم کیا۔

دمودر داس دمودر:

قصہ ہیر رانجھا کو پنجابی زبان میں سب سے پہلے دمودر داس دمودر نے نظم کیا۔

احمد گجر:

احمد گجر نے ۱۱۰۴ھ میں قصہ ہیر رانجھا کو پنجابی زبان میں نظم کیا۔

بھائی گورداس بھلا:

بھائی گورداس بھلا سکھوں کے تیسرے گرو ہیں جنہوں نے قصہ ہیر رانجھا کو ۱۱۱۹ھ میں پنجابی زبان میں تحریر کیا۔

شاہ چراغ:

شاہ چراغ نے ۱۱۲۱ھ میں قصہ ہیر رانجھا کو پنجابی زبان میں نظم کیا۔

شاہجہان مُقبل:

شاہجہان مُقبل نے ۱۱۶۰ھ میں قصہ ہیر رانجھا کو پنجابی زبان میں نظم کیا۔

گرو گوبند سکھ:

گرو گوبند سکھ نے قصہ ہیر رانجھا کے کچھ اشعار اور دوہڑوں کو پنجابی زبان میں نظم کیا اور انہیں سکھوں کی متبرک کتاب دسم گرنتھ میں شامل کیا۔

علاوہ ازیں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بھی کئی لوگوں نے قصہ ہیر رانجھا کو نظم اور نثری انداز میں بیان کیا جن کے نام ذیل ہیں۔

Marfat.com

میر عظیم الدین عظیم تتوی:

میر عظیم الدین عظیم تتوی، میر فتح علی خاں کا درباری شاعر تھا اور اس نے ۱۲۱۴ھ میں ''مثنوی ہیر رانجھا'' کے عنوان سے قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں مرتب کیا۔

میر ضیاء الدین ضیاء تتوی:

میر ضیاء الدین ضیاء تتوی نے قصہ ہیر رانجھا کو ''مثنوی ہیر رانجھا'' کے عنوان سے ۱۲۱۵ھ میں ترتیب دیا۔

موہن داس آزاد:

موہن داس آزاد نے میر مراد علی اور میر کرم علی کے زمانہ میں ۱۲۴۰ھ میں مثنوی ہیر رانجھا کے عنوان سے قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں ترتیب دیا۔

علی بیگ:

۱۲۲۰ھ میں علی بیگ نے قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں نثری انداز میں مرتب کیا۔

نواب ولی محمد خاں لغاری:

نواب ولی محمد خاں لغاری نے ۱۲۲۷ھ میں قصہ ہیر رانجھا کو فارسی زبان میں نظم کیا۔

مفتی غلام سرور لاہوری:

۱۲۳۹ھ میں مفتی غلام سرور لاہوری نے بھی قصہ ہیر رانجھا کو نظم کیا۔

عبرتی عظیم آبادی:

عبرتی عظیم آبادی نے قصہ ہیر رانجھا کو ''سراجِ محبت'' کے نام سے فارسی زبان میں نثری انداز میں ۱۲۵۲ھ میں تحریر کیا۔

فقیر قادر بخش بیدل:

۱۲۸۹ھ میں فقیر قادر بخش بیدل نے قصہ ہیر رانجھا کو ایک طویل قطعہ کی صورت میں فارسی زبان میں تحریر کیا۔

کنہیالال:

قصہ ہیر رانجھا کو ہندی زبان میں ۱۳۰۲ھ میں کنہیالال نے تحریر کیا اور کنہیالال کی اس تحریر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے مفتی غلام سرور لاہوری کے قصہ ہیر رانجھا کو ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔

Marfat.com

''ہیر وارث شاہ'' اسرار و معرفت کا خزانہ

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' میں اسرار و معرفت کا ایک خزانہ سمو دیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ کے اختتام پر حقائق و معارف کو کچھ اس انداز میں بیان کیا ہے کہ قارئین اگر اس قصہ کا بغور مطالعہ کرے تو وہ ان اسرار و معرفت کے خزانوں کو پا سکے گا۔

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای
پنج پیر حواس ایہہ پنج تیرے جنہاں تھاپنا تُدھ نوں لایا ای
قاضی حق جھبیل نیں عمل تیرے عیال منکر نکیر ٹھہرایا ای
کوٹھا گور عزرائیل ہے ایہہ کھیڑا جیہڑا الیندوہی روح نوں دھایا ای
کیدو لنگا شیطان ملعون جانو جس نے وِچ دیوان پھڑایا ای
سیّاں ہیر دیاں رَن گھربار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ای
وانگ ہیر دے بنھ لے جان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
جیہڑا بولدا ناطقہ ونجھلی ہے جس ہوش دا رائگ سنایا ای
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا انہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای
شہوت بھابی تے بھکھ رنبیل باندی جنہاں جنتوں مار کڈھایا ای
جوگی ہے عورت گن پاڑ جس نے سبھ اَنگ بھبوت رمایا ای
دنیا جان ایویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای

Marfat.com

ترنجن ایہہ بدعملیاں تیریاں نیں کڈھ قبر تھیں دوزخے پایا ای
اوہ مسیت ہے ماؤں دا شکم بندے جس وِچ شب روز لنگھایا ای
عدلی راجہ ایہہ نیک نیں عمل تیرے جس ہیر ایمان دوایا ای
وارثؔ شاہ میاں بیڑی پار کلمہ پاک زبان تے آیا ای

''ہیر کو روح تسلیم کرو اور چاک درحقیقت تمہارا جسم ہے جبکہ بالناتھ وہ ہے جس کو تم نے اپنا پیر بنایا۔ تمہارے پانچوں حواس درحقیقت پانچ پیر ہیں اور ان کی پشت پناہی کی وجہ سے تم یہاں پر ہو۔ قاضی کو حق کا ملاح تسلیم کرو اور عیال کو منکر نکیر خیال کرو۔ کوٹھا مانند قبر کے ہے اور کھیڑا ملک الموت ہے جو روح قبض کرتے ہی چلا جاتا ہے۔ لنگڑا کیدو شیطان ملعون ہے جس نے بھری محفل میں تمہیں رسوا کیا۔ ہیر کی سہیلیاں، عورتیں اور گھر یہ سب وہ ہیں جن سے تمہارا تعلق قائم ہوا۔ ہیر کی مانند تمہیں بھی باندھ کر لے جایا جائے گا اور تمہارا مددگار کوئی نہیں ہوگا۔ تمہارے اندر کی پکار بانسری کی مانند ہے جو تمہیں ہوش کا راگ سناتی ہے۔ سہتی کو موت خیال کرو اور جسم کو رانجھے کی مانند خیال کرو کہ دونوں نے ہی شور مچا رکھا ہے۔ شہوت کو مانند بھابی جانو اور بھوک کو ربیل باندی تصوف کرو جس نے تمہیں جنت سے رسوائی کے ساتھ نکالا۔ جوگی کو عورت خیال کرو جو کان چھدوا کر تمہارے جسم کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ دنیا کو جھنگ خیال کرو جو تمہارا میکہ ہے اور کالے باغ کو قبر خیال کرو۔ عورتوں کی محافل تمہارے برے اعمال ہیں جن کی بدولت جب تم قبر سے نکالے جاؤ گے پھر دوزخ میں ڈالے جاؤ گے۔ ماں کا پیٹ مسجد ہے جہاں تم نے اپنے شب و روز بسر کیے۔ عدلی راجہ تمہارے نیک اعمال ہیں جن کی بدولت تمہیں ہیر کا ایمان ملا۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) جب کلمہ حق تیری زبان پر آیا تیرا بیڑا پار ہو گیا۔''

Marfat.com

حکیم عبدالغفور کہتے ہیں ہیر وارث شاہ درحقیقت ایک عاشق اور محبوبہ کی داستان نہیں بلکہ یہ جسم اور روح کی کہانی ہے جو انسان کی پیدائش سے اس کی موت تک کی کہانی ہے اور پڑھنے والوں کے لئے راہِ نجات ہے۔

چودھری محمد افضل خاں نے ''ہیر معرفت دے رنگ وِچ'' میں ہیر وارث شاہ میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے اختتامی اشعار سے معرفت کی علامات کو یوں بیان فرمایا ہے۔

ہیر	روح
چاک، رانجھا	جسم
پنج پیر	انسان کے پانچ حواس
کیدو لنگڑا	شیطان لعین
قاضی	حق
عیالی	نکیرین
جھبیل	انسان کے اعمال
کوٹھا	قبر
ونجھلی	نفس امّارہ
سیّد اکھیڑا	ملک الموت
جوگ	عورت
سہتی	موت
بھابی	شہوت
عدلی راجہ	انسان کے نیک اعمال
رنیل باندی	بھوک

Marfat.com

میت	ماں کا پیٹ
جھنگ	دنیا
ترنجن	انسان کے برے اعمال
جھنگ	دنیا
سیالوں کی بھینیں	دنیا میں انسان کے اچھے برے اعمال

Marfat.com

تصوف اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ تصوف کے بڑے شیدائی ہیں اور تصوف کے اسرار ورموز پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف میں سالک کے لئے خود کو خاک میں ملانا، اپنے اندر موجود غرور وتکبر کو ختم کرنا، حرص وبخل کو ختم کرنا، صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا اور ہمیشہ دنیاوی آلائشوں سے اپنے دامن کو پاک رکھنا لازم قرار دیتے ہیں۔

ناؤں فقر دا بہت آسان لینا
کھرا کٹھن ہے جوگ کماونا وو

راہِ فقر کی کٹھنائیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقیر کے اندر صبر وتحمل کا مادہ ہونا ضروری ہے اور جب تک فقیر میں صبر کا مادہ نہیں ہوگا وہ اپنی منزل حقیقی کو نہیں پاسکے گا۔

گھوڑا صبر دا ذِکر دی واگ دے کے
نفس مارنا کم بھُجنگیاں دا
چھڈ زراں تے حکم فقیر ہوون
ایہہ کم ہے ماہنواں چنگیاں دا

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقر سکون قلب اور استقامت کا نام ہے اور فقیر کی نگاہ کیمیا ہوتی ہے۔ فقیر دنیا سے بے نیاز ہوتا ہے اور وہ اللہ عزوجل کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتا۔

Marfat.com

فقر پاک آلود جہان کولوں دنیادار بھرے بخل کینیاندے
وارث شاہ فقیر دی نظر اینویں جویں پارس ہے اُپر لوہنیاندے

صوفیاء کے نزدیک انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس میں جماد، نبات، حیوان اور فرشتہ کی خصوصیات پائی جاتی ہیں گویا کہ انسان خود ایک جہان کا نام ہے۔ اگر انسان اس جہان یا اس جہان کے خالق کو تلاش کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے اندر تلاش کرے اور اگر اس نے خود کو پہچان لیا گویا اس نے رب کو پہچان لیا۔

ایس ملک وجود دا سیر وکھا
بناں راہبراں راہ نہ آیائی
اندر ویکھ توں اپنے آپ وڑ کے
تینوں راہ طریق سمجھایائی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں نظریہ ہمہ اوست کو بھی نہایت عمدہ الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

مالا منکیاں وِچہ جیوں اِک دھاگا تویں سرب کے بیچ سما رہیا
ساہ جیوندیاں وِچہ ہے جان وانگوں نشہ بھنگ افیم وِچہ آ رہیا
جویں پتریں مہندی دے رنگ رچیا تویں جان جہاں میں آ رہیا
جویں رگت سریر وِچہ سانس اندر تویں جوت میں جوت سما رہیا

عشق ومحبت، فقر ودرویشی کی روح رواں ہیں اور مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ عشق ومحبت الٰہی کو تمام جسمانی وروحانی بیماریوں کا علاج قرار دیتے ہیں اور عشق حقیقی کو بے شمار صوفی شعراء نے اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی عشق حقیقی کا رنگ نمایاں ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں متعدد مقامات پر عشق حقیقی اور عاشقوں کے طریق پر گفتگو کی ہے۔

Marfat.com

جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا
مقبول درگاہ اللہ دے وے
جنہاں اِک دا راہ درست کیتا
اُنہاں فکر اندیشڑے کاہ دے وے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے راہِ عشق میں درپیش مسائل کی بھی نشاندہی کی اور راہِ عشق میں پیش آنے والی مشکلات کا بھی ذکر کیا ہے۔

جتھے عشق دریا دی موج آوے
اوتھے اوکھیاں ترنیاں تاریاں نی
جنہاں عشق توں جان قربان کیتی
اُنہاں بخشیاں رب سرداریاں نی

عشق حقیقی میں عاشق کے لئے اولین شرط راز داری کی ہے اور عاشق کے لئے توحید پرست اور راست گو ہونا ضروری ہے۔ عشق میں جس نے رازِ خداوندی کو ظاہر کیا گویا اس نے مصیبت کو خود ہی دعوت دی۔

رسم ایس جہان دی چپ رہنا
مونہوں بولیا سوئی اوہ ماریائی
منصور نے عشق دا بھیت دِتا
اوہنوں ترت سُولی اُتے چاہڑیائی

تصوف میں اخلاق کا بہت گہرا عمل دخل ہے اور تصوف فی الحقیقت علم و عمل کا مجموعہ ہے اور اللہ عزوجل کے نیک بندے خود مجسم اخلاق تھے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی مجموعہ اخلاق، اعمالِ صالحہ، صداقت وشجاعت، سخاوت ومروّت اور جھوٹ وغیبت سے پاک عاشق حقیقی تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ایمان کی سلامتی کے لئے انسان کو اعمالِ صالحہ کا درس

Marfat.com

دیتے ہیں۔

دولت دین تے دھرم ایمان سمجھے
وارث شاہ ہے نال کھائیاں دے

عمل بغیر علم کے اور علم بغیر عمل کے کچھ نہیں اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس نقطہ کو اس پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔

پڑھن علم تے عمل نہ کرن جیہڑے
وانگ ڈھولدے بول جو سکھنائیں

نیز فرمایا:

عمل باجھ عالم جیہڑا ہو بہندا
کتب لدیا خر کسے کار ناہیں

صوفی کے لئے لازم ہے کہ وہ حرص دنیا اور نفسانی خواہشات سے پاک ہو اور جس قلب میں حرص و ہوس اور نفسانی خواہشات کا غلبہ ہو وہ قلب ذکر و فکر الٰہی سے غافل ہے اور اس قلب میں اللہ عزوجل کیونکر مقیم ہو سکتا ہے؟ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سالک کو اسی بات کی تلقین کی ہے کہ وہ اپنے قلب کو حرص و ہوس سے پاک کرے تا کہ وہ اپنی مراد حقیقی کو پا سکے۔

وارث حرص جہاندی جہاں کیتی
اوہ کدے مراد نہ پان بندے

Marfat.com

فلسفہ اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

فلسفہ کا میدان بڑا وسیع اور سخت دشوار گزار ہے اور سوائے محققین کے اس وادیٔ پرخار میں قدم رکھنا اکثر و بیشتر گمراہی کا باعث ہو جاتا ہے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اگرچہ عشقیہ ہے اور اس میں فلسفہ پر بحث کرنے کی گنجائش نہیں ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کمال دانشمندی سے مختلف مواقع پر موقع کی مناسبت سے اس پر بھی سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کی ہستی کا ثبوت بھی بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کائنات دنیا آنی جانی ہے اور ہر شے میں اللہ عزوجل کا جلوہ نمایاں ہے اور وہ ہر شے میں اس طرح سمایا ہوا ہے جس طرح تسبیح کے دانوں میں دھاگا اور جسم میں جان سمائی ہوتی ہے۔

مالا منکیاں وِچ جیوں ہک دھاگا
تویں سرب کے بیچ سما رہیا
سبھاں جیواں دے وِچ ہے جان وانگوں
نشہ بھنگ افیم وِچ آ رہیا
جویں پتریں مہندیوں رنگ رچیا
تویں جان جہان وِچ آ رہیا
جویں رکت سریر وِچ ساس اندر
تویں جوت میں جوت بنا رہیا

Marfat.com

اللہ عزوجل کی ذات ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی اور ماسوائے اللہ عزوجل ہر شے فنا ہونے والی ہے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس نقطہ کو ذیل کے پیرائے میں بیان کیا ہے۔

ہیر آکھدی جیونا بھلا سوئی جیہڑا
ہووے بھی نال ایمان میاں
سبھو جگ فانی ہکو رب باقی
حکم کیتا ہے رب رحمان میاں

اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کسی بھی مومن کے ایمان کا خاصہ ہے اور ایک توحید پرست انسان تمام بنی نوع انسان کو اللہ عزوجل کا کنبہ جانتا ہے اور اس کے نزدیک رنگ ونسل، امیری یا غریبی سب بے معنی ہیں اور وہ عالمگیر مساوات کا حامی ہوتا ہے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید باری تعالیٰ کے قائل ہیں اور اس بات کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل کا پرستار اور اس کی توحید کا اقرار کرنے والا دنیا کے ہر رنج وغم سے آزاد ہوتا ہے۔

جیہڑے اِک دے ناؤں تے محو ہوئے
منظور خدا دے راہ دے نیں
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا
مقبول درگاہ اللہ دے نیں
جنہاں اک دا راہ درست کیتا
تنہاں فکر اندیشڑے کاہ دے نیں
جنہاں نام محبوب دا وِرد کیتا
اوہ صاحب مرتبہ جاہ دے نیں

Marfat.com

اللہ عزوجل نے ہر شے کو ایک خاص اندازہ پر مقرر کیا اور اسی پر چل رہی اس کائنات کی ہر ہستی اپنا وجود قائم رکھے ہوئے ہے۔ مثلاً مچھلیاں پانی میں تیرتی ہیں، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں، انسان زمین میں بودوباش اختیار کرتا ہے اور یہ سب تقدیر کے لکھے کے مطابق ہے اور ہر شے کی سرشت میں اس کی خاص خاص قوت رکھی گئی ہے اور ان میں سے بعض کو بعض پر اختیار ہوتا ہے جیسے انسان کو اچھے یا برے کی تمیز سکھا دی گئی اب یہ اس کے اختیار میں ہے کہ وہ چاہے تو اچھائی اختیار کرے چاہے تو برائی اختیار کرے۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی مسئلہ تقدیر کی حقیقت کو بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ ایک امر الٰہی ہے جو ازل سے مقدر ہو چکا ہے اور کوئی ہستی اسے بدل نہیں سکتی۔

رضا اللہ دی حکم قطعی جانو
قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تقدیر کا حکم ہر پیغمبر، بادشاہ، وزیر، عاقل و نادان سب پر یکساں غالب ہے اور جب تقدیر کا لکھا آتا ہے تو پھر تدبیر رخصت ہو جاتی ہے اور تقدیر، تدبیر پر غالب آجاتی ہے۔

گیا بھج تقدیر دے نال ٹھوٹھا ساتھوں لیجا قیمت توں مڈدی وے
تقدیر اللہ دی کون موڑے تقدیر پہاڑاں نوں پٹدی وے
آدم حوا نوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر زمین تے سٹدی وے
سلیمان جھوکے بھٹ ماچھیاندے تختوں چا تقدیر پلٹدی وے،
موسیٰ لنگھایا پار فرعون اوتھے تقدیر دریا الٹ دی وے
یوسف جیہاں پیغمبر زادیاں نوں تقدیر کھوہے وچہ سٹدی وے
پنچھی مرگ پھاہی وچہ آن پھاہے نہیں خبر تقدیر دے جھٹدی وے
تقدیر جس دے سر تے تاج رکھے قدم اوسدے پر تھمی چٹ دی وے۔

دِتی زہر تقدیر نے حسن تائیں سیس شاہ حسین دا کٹ دی وے
وارثؔ نبی دا دند شہید ہویا تقدیر نہ کسے توں ہٹ دی وے

انسانی فطرت پاک ہوتی ہے مگر گناہوں سے ناپاک ہو جاتی ہے اور انسان جو کہ سہو ونسیان کا پتلا ہے وہ شیطان کے بہکاوے میں آ جاتا ہے اور پھر انسان کا دامن گناہوں سے پاک نہیں رہتا۔ انسان کی دنیاوی زندگی ایک امتحان ہے اور اس امتحان میں وہی کامیاب ہوگا جو اپنے دامن کو نفسانی خواہشات سے پاک رکھے گا، دنیاوی آلائشوں اور دنیا کی رنگینیوں میں نہیں کھوئے گا۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی انسان کو اس کے حقیقی مقام سے آگاہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ایک دن تجھے یہ دنیا اور اس کی رنگینیوں کو خیر باد کہہ کر خاک میں مل جانا ہے اور اس دنیاوی امتحان میں تو اس وقت کامیاب ہوگا جب تو اپنے دامن کو بارگاہِ الٰہی سے وابستہ کر لے گا۔

بھاویں تخت بہے بھاویں زمیں سوویں
آخر خاک دیوچہ رلیونائیں
وارثؔ شاہ میاں انت خاک ہونا
لکھ آبِ حیات جے پیونائیں

Marfat.com

مدح پنجتن پاک

بزبان حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

میرا ذکر ان کے طفیل سے میری فکر ان کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

"(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا ماسوائے اپنے قرابت داروں کی محبت کے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت پاک نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داروں کی محبت کا حکم ملا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِیٌّ وَّفَاطِمَۃُ وَابْنٰهُمَا

"علی اور فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (رضی اللہ عنہم)۔"

صحیح مسلم کی روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس میں

Marfat.com

سوار نہ ہوا وہ غرق ہوا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی محبت اہل بیت سے سرشار تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ میں بھی پنجتن پاک کی محبت بدرجہ اُتم موجود تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی پنجتن کا ذکر کرتے نہایت ادب واحترام سے کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پنجتن سے محبت کا اظہار ان اشعار سے بھی ہوتا ہے۔

پنجتن دے جیڈ نہ بیعت کوئی
شان فقر دے نور ظہور جیہا
درد مند نہ فاطمہ جیڈ کوئی
پتر نہیں عباس سپور جیہا
علی وانگ نہ سخی دلیر کوئی
پہلوان نہ مرد مشہور جیہا
نیکوکار نہ وانگ حسین کوئی
بدکار نہ شمر لنگور جیہا

Marfat.com

پیر کامل اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پیر کامل کون ہوتا ہے اور اس کے کیا اوصاف ہوتے ہیں؟ اس شے کو پانا راہ حق تلاش کرنے والوں کے لئے لازم ہے۔ مرشد کامل کی چار علامات بیان کرتے ہوئے حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اول متبع شریعت ہو، کسی شیخ کامل کی صحبت میں رہ کر سلوک تمام کر کے منازل قرب ووصال فنافی اللہ اور بقاباللہ طے کر چکا ہو۔ دوم جب ان کی صحبت میں بیٹھو کم ازکم اس وقت کے لئے دل میں اللہ عزوجل کی جانب رجوع پیدا ہو۔ سوم ان کے مریدین کو دیکھنا چاہئے کہ ان میں کیا اثر پیدا ہوا ہے؟ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ان کی نسبت لازم ہے یا متعدی، وہ صرف اپنے لئے کامل ہے یا دوسروں کی ہدایت کا کام بھی اس کے سپرد ہوا ہے۔ چہارم فرائض، سنن، نوافل، عبادات کی بجا آوری اور محرکات یعنی حرام کاموں سے اجتناب اور جائز وناجائز کاموں میں تمیز کر سکتا ہو۔

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پیر کامل کے لئے لازم ہے کہ وہ مرید کی تربیت خیر خواہی اور نیک نیتی سے کرے اور مرید کی تربیت ایسے کرے جیسے کوئی ماں اپنے بچہ کی کرتی ہے۔ مرید کے قلب کو نفسانی خواہشات سے پاک کرے اور اس کے قلب کی ذکر الٰہی وفکر الٰہی سے انسیت پیدا کرے۔

مرید کے لئے پیر کامل کی شخصیت ایک رہبر، ایک ہادی اور ایک رہنما کی سی ہوتی ہے اور مرید جب فنافی الشیخ کا مرتبہ پاتا ہے تو پھر پیر کامل اسے عشق حقیقی کی منازل سے آشنا کرواتا ہے اور اسے راہِ حق کی کٹھنائیوں سے روشناس کرواتا ہے اور اس راہ پر چلنے میں اس

Marfat.com

کی کامل رہنمائی کرتا ہے۔

پیر مرید دی پریت انوکھی شالہ فرق نہ آوے
فرق آئیاں سب کیتی کتری پلو چہ غرق ہو جاوے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی پیر کامل کی بیعت لازم ہے کہ اس کے بغیر سالک کا منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے اور سالک کے لئے لازم ہے کہ وہ پیر کامل کی بیعت کے بعد صدق دل سے اس کی خدمت کو اپنا شعار بنائے۔

رہبر ڈھونڈ کے پکڑنا فرض ہویا
بناں ہادیاں تم نہ ہون جھیڑے
بندہ پُرتقصیر گناہ بھریا
شافعی حشر نوں باجھ رسول کیہڑے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر کامل کو سالک کے ہر دکھ درد کی دوا قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ پیر کامل کی صحبت میں سالک کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں اور پیر کامل کی صحبت میں رہ کر سالک اپنے دلی مقصد کو پاتا ہے۔

جا گونج توں وِچ منگواڑ بیٹھا
بخش لئی ہے سبھ تقصیر تیری
وارث شاہ میاں پیراں کاملاں نے
کر چھڈی ہے نیک تدبیر تیری

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سالک راہِ حق کو چاہئے کہ وہ کسی کامل پیر کے دامن سے وابستہ ہو جائے اور اپنے اندر موجود غرور و تکبر کو ختم کر دے۔

وارث شاہ فقیر دے قدم پھڑیئے
چھی کبر ہنکار تیاگیئے نی

جعلی پیروں اور نقلی صوفیاء نے لوگوں کو راہِ حق سے بھٹکانے کا جو کام شروع کر رکھا ہے اور وہ سیدھے سادے لوگوں کو اپنی عقیدت کے جال میں پھنسا کر گمراہ کرتے ہیں ایسے جعلی پیر راہِ حق سے دور ہوتے ہیں اور ان کا دور دور تک راہِ حق سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ جعلی پیر لوگوں کی رہبری کی بجائے انہیں راہِ حق سے دور کر دیتے ہیں اور ایسے جعلی پیر خود بھی تارک الصلوٰۃ ہوتے ہیں یہ اپنی مقلدوں کو بھی نماز سے دور کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کا مقصد سادہ لوح لوگوں کو الو بنا کر ان سے پیسے بٹورنا ہوتا ہے اور یہ درحقیقت رہبر کی بجائے رہزن ہوتے ہیں۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان نام نہاد جعلی پیروں کی نشاندہی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ وہ پیر ہے اور اس کا عمل شریعت کے منافی ہو تو پھر خواہ وہ سیّد ہو یا پھر کسی بھی کامل پیر کا مرید ہونے کا دعویدار ہو ایسے شخص پیروی کے لائق نہیں اور ایسا شخص اپنا نقصان تو کرتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے مقلد کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

سید شیخ نوں پیر نہ جاننا ایں عمل کرے، جے اوہ چنڈال دے جی
ہوء چوہڑا ترک حرام مسلم، مسلمان سبھ اوس دے نال دے جی
دولتمند دیوث دی ترک صحبت، مگر لگئے نیک کنگال دے جی
کوئی کچکر العل نہ ہو جاندا، جے پرودیئے نال اوہ لعل دے جی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر عاجزی کوٹ کوٹ کر بھری تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاجزی وہ واحد ذریعہ ہے جو انسان کو بارگاہِ الٰہی میں مقبول بنا سکتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عاجزی کا اظہار ''ہیر وارث شاہ'' میں یوں کرتے ہیں۔

افسوس مینوں اپنی ناقصی دا گنہگاراں نوں حشر دے صُور دا اے
اینہاں موماناں خوف ایمان دا ہے اتے حاجیاں بیت معمور دا اے
صوبہ دار نوں طلب سپاہ دی دا اتے چاکراں کاٹ قصور دا اے
سارے ملک پنجاب خراب وِچوں سانوں وڈا افسوس قصور دا اے
سانوں شرم حیا دا خوف رہندا جویں موسیٰ نوں خوف کوہِ طور دا اے
اینہاں غازیاں کرم بہشت ہووے تے شہیداں نوں وعدہ حور دا اے
ایویں باہروں شان، خراب وِچوں جویں ڈھول سہاونا دور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے
رب آبرو نال ایمان بخشے سانوں آسرا فضل غفور دا اے
وارث شاہ نہ عمل دے ٹانک میتھے آپ بخش لقا حضور دا اے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم ہووے جے رب شکور دا اے
وارث شاہ تے جُملیاں موماناں نوں حصہ بخشنا اپنے نور دا اے

''مجھے اپنے ناقص ہونے کا افسوس ہے جیسے گنہگار حشر کے دن پھونکے جانے

والے صور پر افسوس کریں گے۔ مومنوں کو اپنے ایمان کے جانے کا خوف ہوتا ہے اور حاجیوں کو بیت معمور سے جدائی کا غم ہوتا ہے۔ صوبہ دار کو سپاہیوں کی طلب ہوتی ہے اور ملازموں کو اپنی تنخواہ کٹنے کا خوف ہوتا ہے۔ ہمیں پورے ملک پنجاب میں سب سے زیادہ دکھ قصور کا ہے۔ ہمیں ہر وقت شرم و حیاء کا خوف ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور کا خوف تھا۔ غازیوں کے لئے جنت میں انعام ہے اور شہداء کے لئے حوروں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ عمدہ شان و شوکت والے بدباطن ہوتے ہیں جیسے دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ جنڈیالہ کا رہنے والا ہے اور مخدوم قصور کا شاگرد ہے۔ رب عزت اور ایمان کی دولت عطا فرمائے اور ہمارے پاس اسی غفور کے فضل کا سہارا ہے۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس کوئی عمل نہیں اور اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سب کچھ ہے۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ تیرا نام دنیا میں اسی وقت روشن ہو سکتا ہے جب رب شکور کا تجھ پر کرم ہو۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ تمام جملہ مومنوں کو اپنے نور میں سے حصہ عطا فرمادے۔‘‘

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر تصنیفات

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کے علاوہ بھی کئی کتب تصنیف کیں جن کا ذکر کتب سیر میں موجود ہے۔

شرح قصیدہ بردہ شریف:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح ۱۱۵۲ھ میں تحریر کی اور اس کے قریباً سو صفحات ہیں۔

سسی وارث شاہ:

ڈاکٹر موہن سنگھ نے اپنی مرتبہ ''ہیر'' میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''سسی وارث شاہ'' کا ذکر کیا ہے کہ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سسی پنوں کا بھی منظوم قصہ تحریر کیا۔

باراں ماہ:

ملک خالد پرویز نے اپنی تصنیف ''ذکر وارث'' میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''باراں ماہ'' کا ذکر کیا ہے۔

سی حرفی:

''سخن فقیراں'' میں پنڈت کالید نے حضرت سیّد وادث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سی حرفیاں نقل کی ہیں۔

دوہڑے:

چودھری محمد افضل خاں نے ''پنج دریا'' میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دوہڑے نقل کیے ہیں۔

عبرت نامہ:

چودھری محمد افضل خاں نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''عبرت نامہ'' کا ذکر کرتے ہوئے ذیل کے اشعار بطورِ نمونہ بیان کیے ہیں۔

اِک روز جہاں تھیں جانا ہے ، وِچ قبر اندھاری پانا ہے
تیرا گوشت کیڑیاں کھانا ہے ، اے عاقل تینوں سار نہیں
اے جاگ کُڑے کیوں سُتی ہیں ، اس نیندر غفلت لُٹی ہیں
توں تاہیں کھری وُگتی ہیں ، ایہہ سونا تیں درکار نہیں

معراج نامہ:

میاں ہدایت اللہ نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''معراج نامہ'' کا ذکر کیا ہے۔

نصیحت نامہ:

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''نصیحت نامہ'' کا ذکر کیا ہے اور ذیل کا شعر بیان کیا ہے۔

اللہ باقی عالم فانی
سرورِ عالم یار حقانی
چھوڑ گئے فرقان نشانی
باغ رہیا گلزادی دا

Marfat.com

چوہڑیٹڑی نامہ:

''پنجاب رنگ'' میں شیخ عقیل نے چوہڑیٹڑی نامہ کو حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کہا ہے اور ''پنج دریا'' میں چودھری محمد افضل خاں نے بھی اسے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کہا ہے اور اس کی تصدیق ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے بھی کی ہے۔

اشتر نامہ:

میاں پیر دِتا نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں اشتر نامہ کو حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر قرار دیا ہے اور انہوں نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا منتخب کلام

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہر طبقہ میں یکساں مقبول ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ قادر الکلام شاعر ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس الفاظ کا وسیع ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ ذیل میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں سے کچھ چیدہ چیدہ اشعار بیان کئے جا رہے ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

اوّل حمد خداوند تائیں ورد کیجئے عشق کیتا سو جگ دا مول میاں
پہلوں آپ ہی رب نے عشق کیتا تے معشوق ہے نبی رسول میاں
عشق پیر فقیر دا مرتبہ اے ، مرد عشق دا بھلا رنجول میاں
پڑھیاں علم نہ زہد دی تم ہوندی ، اکو عشق دا حرف معقول میاں
عشق باجھ نماز دا حج ناہیں ، تے کلمہ کلام قبول میاں
بھاویں زُہد عبادتاں لکھ کیجئے ، عشق نجات نہ مول میاں
منزل عشق دی وچہ مقصود مل دا ، جیہڑے ہور نی طور فضول میاں
وارث عاشقاں تے کرم رب دا ، ای جھاں کیتا سی عشق حصول میاں

✡✡✡

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈوجی نعت رسول مقبول والی جس دے حق نزول لولاک کیتا
خاکی آکھ کے مرتبہ وَڈا دِتا، سب خلق دے عیب تھیں پاک کیتا
سرور ہو کے انبیاء اولیاں دا، اَگے حق دے آپ نوں خاک کیتا
بنیاں ہورناں نوں وی معراج ہوئی، حضرت وچ معراج افلاک کیتا
پائے وڈّے مراتبے عمر چھوٹی، سینہ پاک ملایئکاں نے چاک کیتا
جتھے وہم اِدراک دی پہنچ نہیں سی، سیر نبی سرور اُوتھوں تاک کیتا
کرے اُمتی اُمتی روزِ محشر، خوشی چھڈ کے جی غمناک کیتا
وارث شاہ سب راز خزانیاں دے، رب نبی نوں چا ہوشناس کیتا

منقبت حق چار یار

چاروں اِی یار رسول دے چار گوہر سب اِک تھیں اِک چڑھ ہنڈرے نی
ابوبکر تے عمر، عثمان، علی، آپو اپنے گنیں سوہنڈرے نی
جہناں صدق یقین تحقیق کیتا، راہ رب دے سیس وکنڈرے نی
ذوق چھڈ کے جہناں نے زُہد کیتا، واہ واہ اوہ ربّ دے بندڑے نی
جہناں فرق اُوہناں وچہ کجھ جانا، اوہ دھروں حضور دے گندڑے نی
وارث شاہ مدد چار یار والی، ربا بخش میرے فعل مندڑے نی

Marfat.com

منقبت حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مدح پیر دی جب نال کریو، جہدے خادماں دے وچہ پیریاں نی
جیہڑے پیر دی نظر منظور ہووے، کھریں تہناں دے پیریاں میریاں نی
روز حشر دے پیر دے طالباں نوں، ہتھیں سجڑے ملن گیاں چیریاں نی
باہجھ ایس جناب دے پار ناہیں، لکھ ڈھونڈ دے پھرن فقیریاں نی
لگے پھل توحید دے ڈالیاں تے، بھریاں میویاں دے وچہ شیریاں نی
تازہ باغ کیتا دین نبی، مندا لائیاں، مالیاں وانگ پنیریاں نی
لکھاں معجزے ہن ظہور اندر، تھاں تھاں پھرن دستگیریاں نی
وارثؔ شاہ محی الدین پیرا ساڈا، سوہنے نام دیاں سانوں وہیریاں نی

۞۞۞

منقبت حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ

مولا دا لاڈلا پیر چشتی گنج شکر مسعود بھرپور ہے جی
خاندان وچہ چشت دے قابلیت شہر فقیر دا پتن مشہور ہے جی
بابیاں قطباں دے وچہ اے پیر کامل جہدی عاجزی زُہد منظور ہے جی
زُہد الانبیاء نام دہرایا، سو ایسا صابری وچہ صبور ہے جی
گنج شکر نے آن مکاں کیتا، دُکھ درد پنجاب دا دُور ہے جی
وارثؔ شاہ فرید الدین اُتے رحم ربّ دا فضل وفور ہے جی

۞۞۞

Marfat.com

پہلوں ربّ دا نام پکاریئے

جدوں عشق دے کم نوں ہتھ لایئے، پہلوں ربّ دا نام پکاریئے جی
پھر نبی رسول پیغمبراں نوں دم دم نال درود پہنچایئے جی
یاراں اُساں نوں آن سوال کیتا قصہ ہیر دا نواں بنایئے جی
ایس پریم دی جھوک دا سب قصہ ڈھب سوہنے نال سنایئے جی
حرص توڑ کے بود نابود والی درجہ آپ فناں دا پایئے جی
تدوں شعر دی شاعری ٹھیک ہووے، جدوں اذن حضورتوں پایئے جی
لٹکدار رنگیلڑا شعر کر کے، چیٹک عام تے خاص نوں لایئے جی
کر کے کالیاں بگّیاں کاغذاں نوں اینویں شعرنوں لیک نہ لایئے جی
بلبل ہو کے چہکیے باغ اندر، سخن رمز دے نال الایئے جی
رمز مغیاں وچہ خوشبو ہووے، عشق مشک نوں گھول وکھایئے جی
نال عجب بہار دے شعر کر کے رانجھے ہیر دا میل ملایئے جی
یاراں نال محفلاں وچہ بہہ کے مزہ ہیر دے عشق دا پایئے جی
رانجھے ہیر دے عشق دی گل سُنی' نویں سرے توں فیر جگایئے جی
وارث شاہ پیاریاں نال رُل کے، ہن عشق دی گل ہلایئے جی

Marfat.com

فرمان پیار دا

حکم من کے پیاریاں سجناں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا اے
فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا، نواں پھل گلاب دا توڑیا اے
بوت دل دے وچہ تدبیر کر کے فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیا اے
ڈبہ ایس وجود قلوب والا اساں لاء سرپوش اکھوڑیا اے
نقطے جیم دے تے گھیرا آ کیتا محمد تے میم توں جوڑیا اے
گل گل تے گلاں دے عرق کڈھے، اساں جگر دا خون نچوڑیا اے
توسن طبع دا جدوں روان ہویا، اوہنوں کسے نہ ہٹکیاں ہوڑیا اے
وارث شاہ فرمان پیار دا، اساں منیاں، مول نہ موڑیا اے

✿✿✿

ونجلی پریم دی

ایہہ ساڈا حسن پسند نہ لیاونائیں، جاہ ہیر سیال ویاں لیاویں
دِنے بوہیوں کڈھنی ملے نائیں، راتیں کنڈ پچھواڑیوں ڈھاں لیاویں
دِنے رات پھریں اُہدے مگر لگا، جیہڑے راہ لبھے اوسے راہ لیاویں
تیتھے دل ہے رناں ولانیدار رانی کوکلاں محل توں لاہ لیاویں
واہ ونجلی پریم دی گھت جالی نڈھی کوئی سیالاندی پھاہ لیاویں
وارث شاہ جے ہور نہ داء لگے، جڑی عشق دی پا پھسا لیاویں

✿✿✿

ٹھگنیاں سارے جگ دیاں

بھابی رزق اداس جاں ہوڑیا، ہن کاہنوں گھڑ کے ٹھگ دیاں ہو
اسی کوہجڑے روپ کروپ والے تسیں جوبنے دی نئیں وگ دیاں ہو
پہلوں ساڑھ کے جی نمانڑے نوں پچھوں لاؤنے بھلیاں لگ دیاں ہو
بھائی ساک سن تساں چاء دکھ کیتے، تسمیں ساک نہ ساڈیاں لگ دیاں ہو
اسیں وانگ سوء دے بھسم ہوئے، تسیں ونگ انگاریاں اگ دیاں ہو
اسیں نس آئے تسی مگر پئیاں، پچھاں چھڈ دیہو دیہاں سگ دیاں ہو
اساں آپ تے ایہہ معلوم کیتا تسیں ٹھگنیاں ہی سارے جگ دیاں ہو

کون وچھڑے یار ملاوندا اے

دُکھ درد دلدراں توڑیئے نی
سرتے آئی بلانوں ٹال دیئے نی، حکم رب دے نال چاموڑیئے نی
ہیر آکھیا جوگیا جھوٹ بولئے، کون وچھڑے یار ملاوندا اے
ایسا کوئی نہ ملیا میں ڈھونڈ تھکی، جیہڑا گیاں نوں موڑ لیاوندا ای
جدوں ہند پنجاب دی ونڈ ہوسی، کجھ حصہ قصور دا جاسی اے
پتر سندھڑی دا حکمران ہوسی، نال ظلم دے ماریا جاسی اے
پتر جمدے رکھئے وچ قبضے، دھیاں بھناں نوں لاڈ لڈاوئیے ناں
چور یار نوں کول نہ بہن دیئے، جوئے باز نوں یار بناویں ناں
سفر وچ خاموشی نال رہیے، گلاں وچ ایویں وقت گوائیے ناں

ہو کے غریب تے پگ سردی کیے ، چوہدری نال وٹائیے ناں
وارث شاہ میاں پنچھیاں اُڑ جانا، ایویں خالی پنجرے نوں لٹکوائیے ناں

۞۞۞

اِک نظم دے درس

اِک نظم دے درس ہر کرن پڑھدے نام حق اُتے خالق باریاں نی
گلستان بوستان نال بہار دانش طوطی نامہ اتے واحد باریاں نی
منشیات نصاب تے ابو فضلاں شاہنامیوں صدق نتاریاں نی
قرآن السعدین دیوان حافظ شیرازی خسرواں لکھ سواریاں نی
بہار دا نشان اُتے محمود نامہ کھول کشف لغات او گھاڑیاں نی
بدر چاچ کریما تے پند نامہ کھول کشف لغات او گھاڑیاں نی
در مجالس پڑھدے اُتے جنگ نامہ نان حلواتے شیخ عطاریاں نی
نجات المومنین تے روشن دل پڑھدے چار چمن بھی خوب پوکاریاں نی
طب اکبر تے طب ہزار پڑھ کے قصہ یوسف دا کڈھ ہنگاریاں نی
زلیخا نال آواز بلند پڑھ دے ، فل ومن اتے اعظم باریاں نی
ہدایہ کلی قرابا دین پڑھدے ، مافع انسان نہ منوں وساریاں نی
تعویذات بھی نال سی ، فال نامہ تے نگار دانش لکھ اتاریاں نی
سکندر نامہ تے نال انوار سہیلی ، حاتم نامہ اتے صدق باریاں نی
آئین اکبری تے نگار نامہ وارث ہور متفرقہ ساریاں نی

۞۞۞

Marfat.com

ایتھے لُچیاں دی نہیں تھاں کوئی

ملاّ آکھیا چونڈیاں وہندیاں ہی غیر شرع توں کون ہیں دور ہوا وے
ایتھے لُچیاں دی نہیں تھاں کوئی پٹے دور کر حق منظور ہوا وے
کوئی بدعتی توں نظر آو نائیں ایسے وقت ای دور ضرور ہوا وے
خرابتاں وی نہیں جا ہگ ایتھے یار بدی نت مذکور ہوا وے
انا الحق کہاوناں کبر کر کے اوڑک مریں گا وانگ منصور ہوا وے
وارث شاہ نہ ہنگ دی باس چھپے بھاویں رکھئے وچہ کافور ہوا وے

داڑھی شیخ دی عمل شیطان والے

داڑھی شیخ دی عمل شیطان والے کہیا رانیوں جاندر ماں مارا ہیاں نوں
چہرہ نوری تے متھے محراب میاں، کیوں بولیوں کفر اگاہیاں نوں
اگے کڈھ قرآن تے بہیں منبر کہیا اڈیو مکر دیاں پھاہیاں نوں
ایہہ پلید تے پاک دا کرو واقف اسیں جانئے شرع گواہیاں نوں
جیہڑی تھاں نوں ناپاک دے وچہ وڑیوں شکر ربدیاں بے پرواہیانوں
کھوتی بھید کتی سبھا ضرب کڈ ہو چھڈو کواریاں نہ دیاہیاں نوں
اساں جہے فقیر تے مہر کرو کیجئے دُعا چاء ماہندیاں راہیاں نوں
تسیں اڈ دیاں چاء قید کرو کیوں پیے خیال ہہ بھائیاں نوں

Marfat.com

تسیں رشوتاں ڈریں نہ رب کولوں کدی اجل دے سمجھ سپاہیاں نوں
وارث شاہ وچہ حجریاں فعل کردے ملاں جوترے لاؤندے واہیاں نوں

✡✡✡

سچدی بات

وچہ مسجداں بیٹھ کے صبح ویلے تسیں ذکر تے شغل کماؤندے ہو
عاصی بندہ تو ساڈڑی کرے زیارت گناہ اوسدے چاء بخشاؤندے ہو
غیر شرع تے ہور حرام خوراں نال دریاں چاء کو ہاؤندے ہو
شرع چار سرپوش بنایا جے تسیں شرع دے لوک سداؤندے ہو
اساں رات گزارنی وچہ مسجد جے کر تسیں بھی روا رکھاؤندے ہو
وارث شاہ فقیر تے مہر کریئے جے تاں سچدی بات پچھاؤندے ہو

✡✡✡

گھر ربّ مسجداں ہوندیاں

گھر ربّ مسجداں ہوندیاں نے ایتھے غیر شرع نہیں واڑیئے او
کتا اُتے فقیر پلید ہووے، نال دریاندے بنھ ماریئے او
تارک ہو صلوٰۃ دا پٹے رکھے لباں والیاں مار پچھاڑیئے او
نواں کپڑا ہووے تاں پاڑ دیئے، لباں ہون دراز تاں ساڑیئے او
جیہڑا فقہ اصول دا نہیں واقف، اوہنوں چاء سولی اُتے چاڑیئے او
جیہڑا کھائے حرام تے جوٹھ بولے، اوہنوں کافر آکھ پکاریئے او

Marfat.com

کرے مُجتاں جے کوئی نال اساڈے، اوس نوں مار کے چاء اجاڑئیے او
وارثؔ شاہ خدا دے دشمناں نوں دوروں کیتیاں ذانگ درکارئیے او

سانوں دس نماز ایہہ کسدی اے

سانوں دس نماز ایہہ کسدی اے، کس نال بنائی، کے ساریانے
کن تک نماز دے ہین کتنے متھے کنہاں دے دھروں ایہہ ماریانے
لے قد چوڑے کس ہان ہوندے، کس چیز دے نال سواریانے
وارث شاہ کلیاں کتنیاں اسدیاں نے کس نال ایہہ بن کھلھاریانے

نمازِ دے تارکاں دا انجام

اساں فقہ نوں اصول نوں صحیح کیتا غیر شرع مردود درکار نائیں
اساں دسنا حکم عباداتاں دا، پل صراط توں پار اُتار نائیں
فرض سنتاں واجباں نفل وتراں نال جائزاں سچ نتار نائیں
وارثؔ شاہ نماز دے تارکاں نوں تازیانیاں دریاں مار نائیں

مسافراں آیاں نوں

تسیں وچہ خدا دے خانیاں دے ڈہلی چھڈ کے گوز کیوں مار دے ہو
جوٹھ غیبت آں اتے حرام کرناں مشت زنی دے کم کیوں سار دے ہو
سوہنی شکل نوں ویکھ کے بھوتدے ہو پردے شرم دے تسی اتار دے ہو
باس حلویاں دی خبر مردیاں دی جیوندے نال دُعا دے مار دے ہو
پچھلی رات جاں بھکھ دا وقت ہوندا حال حال ہی گھت کو کار دے ہو
انھے کوڑیاں لولیاں وانگ بیٹھے قرعہ مرن جہان دا سادے ہو
شرع چار سرپوش بنایا جے رودا روڑے گنہ گار دے ہو
وارث شاہ مسافراں آیاں نوں چلو چل ہی پے پکار دے ہو

✿✿✿

کم ثواب دا

گُڈی ہیر دی کراں تعریف کیہی متھے چمکدا حسن مہتاب دا جی
خونی چونڈیاں رات جوں چن دوالے سرخونگ جوں رنگ شہاب دا جی
نین نرگسی مرگ مموڑے دے گلھاں ٹاہکیاں پھل گلاب دا جی
بھواں وانگ کمان لاہور وِن کوئی حسن نہ نات حساب دا جی
سرمہ نیناں دی دہار وچہ پھب رہیا چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب دا جی
سیال نال جھلار دی آوندی پرے جھولدا جویں عقاب دا جی

کھلی وچہ ترنجناں لٹکدی اے فیل مست جوں پھرے نواب دا جی
چہرے سوہنے تے خط و خال سوہن خوشخط جوں حرف کتاب دا جی
جیہڑے دیکھنے دے مشتاق آہے وڈا وعدا انہاں دے باب دا جی
چلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت وارث شاہ ایہہ کم ثواب دا جی

حسن ہیر دا

ہونٹھ سرخ یاقوت جوں لعل چمکن ٹھوڑی سیب ولایتی سار وچوں
نک الف حسینی دا پپلائے زلف ناگ خزانے دی ہار وچوں
وند چنبے دی لڑی کہ ہنس موتی دانے نکلے حسن انار وچوں
گردن کونجدی انگلاں روانہہ پھلیاں ہتھ کولڑے برگ چنار وچوں
لکھ چین تصویر کشمیر جٹی قد سرو بہشت گلزار وچوں
چھاتی ٹھاٹھ دی ابھری پٹ کھینوں سیلو بلخ دے چنے انبار وچوں
کافور شہنا سرین بانکے حسن و ساق ستون مینار وچوں
دھنی حوض بہشت دا شک قبہ پیڈو مخملی خاص سرکار وچوں
سرخی ہونٹھاندی لوہڑ دندا اسٹریدا خوجے کھتری قتل بازار وچوں
باہاں ویلنے ویلیاں گھت مکھن چھاتی سنگ مرمر گنگ دہار وچوں
شاہ پری دی بھین پنج پھول رانی گجی رہے نہ ہیر ہزار وچوں
سیاں نال لٹک دی مان متی جویں ہرنیاں ترٹھیاں بار وچوں
اپرادھ تے اندھ ولٹ مصری چمک نکلے سیاں دی وہار وچوں
پھرے چھنک دی چاء دے نال جٹی چڑھیا غضب الٹک قندھار وچوں

لنکا باغ دی پری کہ اندرانی حور نکلی چندا انوار وچوں
تلی پیکنی دے نقش روحہ والے حسن تائیں کھاندا زخم ہزارا جاڑ وچوں
اینویں سرکدی آوندی لوڑلٹی جویں کونج تر نکلے ڈار وچوں
جیہڑا ویکھ دا اوس دے حسن تائیں کھاندا زخم تلوار وچوں
متھے آلگن جیہڑے بھور عاشق نکل جان تلوار دی دھار وچوں
عشق دا بول واندھی دا تھاؤں تھائیں راگ نکلنے ذیل دی تار وچوں
قزلباش جلاد اسوار خونی نکل دوڑھیا اڑو بازار وچوں
وارث شاہ جاں نیناں دا لگے کوئی بچے نہ جوئیدی ہار وچوں

رُوپ جٹ دا

کوکے مار ہی مار تے پکڑ چھمک پری آدمی تے قہروان ہوئی
رانجھے اُٹھ کے آکھیا واہ سجن، ہیر ہس کے تے مہربان ہوئی
کچھے ونجلی کناں دے وچہ والے زلف مکھڑے تے پریشان ہوئی
بھنے وال چوٹی متھا چن رانجھا نین کجلے دی گھان ہوئی
صورت یوسف دی ویکھ طیموس بیٹی سنے مال تے ملک قربان ہوئی
نین مست کلچڑے وچہ دہانے جویں ترکھڑی نوک سنان ہوئی
صورت وہندیاں ہیر نوں خوشی ہوئی عقل بھلوی سرگردان ہوئی
رُوپ جٹ دا ویکھ کے جاگ لدھی ہیر وار گھتی تے قربان ہوئی
خوشی نال اوہدا جسہ پھل گیا جویں پھل کے تے وڈی نان ہوئی
آبغل وچہ بیٹھ کے کراں گلاں جویں وچہ قربان کمان ہوئی

Marfat.com

بھلا ہویا میں تدھ نہ مار بیٹھی کائی نہیں سی گل بے شان ہوئی
وارث شاہ نہ تھا نو دم ماریندی چار چشم دی جدوں گھمسان ہوئی

✿✿✿

قول نہ مول وساریئے

تساں جہے معشوق جے تھیں راضی منگو نیناں دی ہار وچہ چاریئے نی
نیناں تیریاں دے اسی چاک ہوئے جویں جی منے تویں ساریئے نی
کتھوں گل کیجئے نت نال تساں کوئی بیٹھ وچار وچاریئے نی
خوشی نال گمان نہ رجھ رہئے کیتے قول نہ مول وساریئے نی
گل گھت جنجال کنگال ماریں جا ترنجنیں وڑیں کواریئے نی

✿✿✿

اللہ مہر کیتی

ہتھ بدھڑی رہاں غلام تیری سنے ترنجناں نال سہلیاندے
ہوکن نت پیار تے رنگ وڈے وچہ پیلیاں دے نال بیلیاندے
سانوں رب نے چاک ملا دتا بھل گئے پیارا بیلیاندے
اساں شوق پیار دیدار وائے ہور شوق نہ رنگ متھلیاندے
وہن بیلیاں دے وچہ کراں موجاں راتیں کھیڈساں وچہ حویلیاں دے
اساں سکدیاں نوں رب جگ دتا نرواں پیٹھاں اساں کیلیاں دے

Marfat.com

خوش پوش ہوشناک گواہنڈ ہووے کس کم گواہنڈ پڑ تیلیاں دے
وارثؔ شاہ میاں اللہ مہر کیتی اساں لبھ لئے ہٹ پھیلیاندے

۞۞۞

تاپ عشق دی

چیتا معاملے بین تاں چھڈ جائیں عشق جالناں کھرا دو ہیلڑائی
سچ آکھنائیں ہنے آکھ مینوں ایہو سچ تے جوٹھدا ویلڑائی
دہشت عشق دی بری ہے سپ کولوں برچھی سانگ تے سپ جوٹیلڑائی
ایتھوں چھڈ ایمان جے نس جائیں انت روز قیامتے میلڑائی
تاپ عشق دی جھلنی بُری اوکھی عشق گرو تے جگ سبھ چیلڑائی
وارثؔ شاہ فقیر دی آس پجے ہیر ملے تھے کم سو ہیلڑائی

۞۞۞

گلاں تھوڑیاں چاء مکایاں

ہیر بول کے آکھدی بابلا وے تیرے نام توں گھول گھمایاں میں
جس اپنے راج تے حکم اندر صاندل بار دے وچہ کھڈایاں میں
لاساں پٹ دیاں پا کے باغ کالے پینگاں شوق دیاں پایاں میں
مرے جان بابل جویں ڈھول راجہ ماہی نہیں واڈھونڈ لیایاں میں
جیتاں ناز دے نال میں نیند کیتی تا بھی کسے نہ مول جگایاں میں
وارثؔ شاہ پیارڑا سوہد آیا گلاں تھوڑیاں چاء مکایاں میں

۞۞۞

Marfat.com

کنہاں جٹاں دا پت

کیہڑے چوہدری دا پت کون، ذاتوں کہیا عقل شعور دا کوٹ ہے نی
کیکوں رزق نے آن اُداس کیتا، اہنوں کھڑے پیر دی اوٹ ہے نی
فوجدار وانگوں کر کوچ دہاناں جویں مار نقارے تے چوٹ ہے نی
کنہاں جٹاں دا پت ہے کون کوئی کیہڑی گل دی ایس نوں تروٹ ہے نی
مینوں جاپ دا کوئی امیر زادہ خلقت ویکھ ہوندی لوٹ پوٹ ہے نی
وارث شاہ کیوں چھڈیا دیس اپنے کہیا جی وچہ ایس دی کھوٹ ہے نی

✡✡✡

رانجھا ذات دا جٹ اصیل

پتر تخت ہزارے دے چوہدری دا، رانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی
اہدا بھولڑا مکھ تے نین نمبے وڈی سوہنی ایس دی ڈول ہے جی
متھا ایس دا چمکدار ایسا دا نور بھریا سخی جی دا ناہیں بخیل ہے جی
گل سوہنی پرہے دے وچہ کردا کھوج لا کے تے نیاؤں وکیل ہے جی
جیکر وچہ مقدمے جا ہے نال عقل دے کرے سبیل ہے جی
لکھاں جھگڑیاں ایہہ تاں الکھ لاہے ساؤ ذات دا نہیں رذیل ہے جی
تسیں پیڑیں ایہہ طالع مند رانجھا اصل نسل تھیں جٹ اصیل ہے جی
وارث شاہ وچہ مجلساں سوہندائی عقل بخت دی نری تمثیل ہے جی

✡✡✡

Marfat.com

ہیرے بس نہ ایس توں نفع کوئی

کئی ڈوگراں جٹاں دے ناں نوں جانے پرہے وچہ دلاوری لایاں وے
پاڑ چیر کر جاندا کڈھ دیسوں پتے لاوندا لکھ دانایاں وے
ہیرے بس نہ ایس توں نفع کوئی جس وَیر پایا نال بھایاں وے
آبدا عقل دھیا اساں لبھ لیا کیکوں چھڈ آیا مال گاماں وے
کے گل توں رس کے اُٹھ آیاں لڑیا دکھ توں نال بھرجایاں وے
وارث شاہ دی عقل ہے بہت چنگی قصے جوڑ دا گلاں سنایاں وے

۞۞۞

وارث شاہ ہے شیر جوان

لائی ہو کے معاملے دس دیندا منصف ہو بھائی وڈے بھیریاں دے
واپوں کڈھ کے کنڈھ سیدے بارلایئے ہتھوں کڈھ دیندا کھوج جھریلدے
مہر مہر دی دہاڑ دیواندے ہندا پاوندا ویکھ بکھیڑیاں وے
سبھ رہی روٹی نوں سانب لیا یئے اکھیں وچہ رکھے مثل دھبریاندے
سیاں جواناں دا بھلا ہے چاک رانجھا جھڑے جاندا رب وریڑیاں دے
خبردار رہنا مال وچہ کھلا پہلوان جوں وچہ اکھاڑیاں دے
سانوں رب نے آن ملایائے میں تاں بنھ رکھاں وچہ تھیڑیاں دے
وارث شاہ ہے شیر جوان رانجھا طالع ویکھیں چاک سہیڑیاں وے

۞۞۞

مائے کرم جاگے

پاس ماں دے نڈھڑی گل کیتی ماہی نہیں دا آن کے چھیڑیا میں
نت پنڈ دے وچہ وچار پوندی ایہہ جھگڑا چانبیڑیا میں
بجنا نت رُلے منگو وچہ بیلے ماہی سگھڑ تے چتر سہڑیا میں
مائے کرم جاگے ساڈے منگواں دے ساوٗ اصل جیہڑا اکھڑیا میں
اوہدی ذات صفات تحقیق کر کے رانجھا ذات فرق نکھیڑیا میں
شیریں نال کلام حکایتاں دے اہدا جیوڑا پگڑلویڑیاں میں
وارث شاہ ہن رب نے مہر کیتی بوٹا دُکھ دا پلڑ اوکھیڑیا میں

✿✿✿

بیڑا پار تھیسی ربّ فضل کرسی

بیلے ربّ دا نام لے جا وڑیا ، ہویا وہپ دے نال ظہیر میاں
اوہدی نیک ساعت رجوع آن ہوئی ، ملے راہ جاندے پنج پیر میاں
رانجھا ویکھ کے طبع فرشتیاں دی ، پنجاں پیراں دی پکڑ داوہیر میاں
آکھے نڈھڑی سوہنی کرو بخشش نال ، رب وے تساں ہے سیر میاں
کیتی عرض فرصت سلام کر کے ، مینوں چونپ ہے وچہ سریر میاں
تساں ترٹھیاں کل جہان تردا ، میرے تسیں ہوود دستگیر میاں
ربّ کان سواری آپ تیرے کوئی پیش نہ آوسی بھیڑ میاں
بچہ کھا چوری جو مجھ بوری وچہ جیو نہ ہو دل گیر میاں

Marfat.com

حاصل ہوؤ سن سب مقصود تیرے، پوسی ٹھیک نشانے تے تیر میاں
بیڑا پار تھیسی ربّ فضل کرسی ، ہونائیں ایڈ ظہیر میاں
چھاویں رکھ دی بیٹھ کے شوق سیتی ، سد لاوُندا وانگ فقیر میاں
مینوں ہیر دا عشق ہے ہیر بخشوا دے، رب دے تسیں امیر میاں
بخشی ہیر درگاہ تھیں تدھ تائیں ، سانوں یاد کریں پوے بھیڑ میاں
تیرے ڈٹھیاں باجھ نہ پلک رہ سی آسی جھل بیلا نڈھی چیر میاں
وارث شاہ جان نیک نصیب ہوون مدد پیر امیر فقیر میاں

تیری ہوگ مراد سب آس پوری

خواجہ خضر تے شکر گنج نور گوہری ملتان دا زکریا پیر نوری
ہور شہید جلال بخاریا سی لعل شہباز بہشت حوری
طرہ خضر رومال شکر گنج مند! لعل شہباز نور پوری
خنجر سیّد جلال بخاریئے نے کھنڈی زکریئے پیر تے اک بھوری
تینوں بھیڑ پوے کریں یاد جٹا نائیں جاننا اساں نوں پلک دوری
وارث شاہ سانوں جدوں یاد کرسیں تیری ہوگ مراد سب آس پوری

ماہی دی سد نہ سنی

بیلا باغ سہایا مجھیاں نے رنگا رنگ دیاں رنگ رنگیلیاں نی
ڈرکونجاں دی وانگ وچہ پھرن بیلے اک [illegible] سنگ سنگیاں نی

اک ڈھالیاں مینیاں بوڑیاں سن اک کیریاں تے اک نیلیاں نی
اک کنڈھیاں سنگ دلدار سوہن اک ودھ دے مٹ مٹیلیاں نی
بوتھی مار کے اک اڈار ہویاں اک نال پیار رسیلیاں نی
اک وانگ مرغابیاں چال چلن اک بولیاں چھیل چھیلیاں نی
اک ابلقاں سیاہ سفید سوہن پوچھل چوریاں بگیاں بیلیاں نی
وارث شاہ ماہی دی سدنہ سنی جیہاں سک تیلیاں تے برے حیلیاں نی

❁❁❁

شرع وچہ منظور نہ قول رناں

شرع وچہ منظور نہ قول رناں ، رانجھا ہیرنوں آکھ سناوندا اے
مکر رن دے، جیڈ نہ مکر کوئی ربّ وچہ قرآن فرماوندا اے
مرشد جن تے رن دا بجھ شیطان جیہڑا افتر لکھ پڑھاوندا اے
رناں سچیاں نوں کرن چاء جھوٹے مرداں وچہ نہ کوڑ سماوندا اے
رناں منڈیاں پوستیاں بھنگیاں دا اعتبار زبان نہ آوندا اے
وارث شاہ بے قول تے دین پہرہ پت مہر دا چاک سداوندا اے

❁❁❁

ولی غوث ایہہ رناں تھیں ہوئے پیدا

ہیر آکھدی رناں نوں نند نائیں رن جگ وچہ آپ نوں جالدی اے
رن جیڈ نہ ہٹھ ہے کسے کرنا رن مال تے ملک نہ بھالدی اے

Marfat.com

مٹیں مجنوں دے تن تے وِھ اُگی سوہنی اپنے آپ نوں گالدی اے
زلیخاں چھڈ سرداریاں ہویا عاجز جھگی پاء کے ہٹھ سمہالدی اے
پیکے ساہورے سکیاں دین پچھا ہکھی کرن نہ دولتاں مالدی اے
سسی ہوشہید وچہ تھلاں موئی شیریں سمجھ لے اوس دے نالدی اے
ولی غوث ایہہ رناں تھیں ہوئے پیدا حوا سمجھ لے آدم دے نالدی اے
ہیٹھ رن دے جیڈ نئیں مرد کردا وارث شاہ نوں خبر ایس حالدی اے

✡✡✡

اللہ سچ تے نبی برحق

اللہ سچ تے نبی برحق میاں بیتاں اپنا دیاں اعتبار مینوں
تیری بندری بچر ہے جان میری کھڑ ویچ لے ہٹ بازار مینوں
مینوں ہور نئیں بھلیاں سب گلاں تیرے دید دی بس ہے کار مینوں
تیرے دامن لگڑی رہاں میاں جیویں جانائیں پار اُوتار مینوں
تیرے نام دا رات دن ذکر کریئے جی دے مہر نال دیدار مینوں
آپ کٹ ساں بنی جو ہوگ لکھی توں تاں دلوں نہ مول دسار مینوں
تیرے نال ہی قول نباہنا ایں بھاویں جیت آوے بھاویں ہار مینوں
ہن جیوندی مکھ نہ موڑ ساں گی وارث شاہ دے نال اقرار مینوں

✡✡✡

ڈرنا ہووے جے عشق دے مہیناں تھیں

ہیر کرے تسلیاں رانجھے دیاں میرے ول دھیان کرنا
دوتی دشمناں وچہ ہے داس تیرا صابر ہو کے دکھاں نوں چاجرنا
ایس عشق دے بحر دی مہر مار وا کے لڑھ جا سی اکے ڈب مرنا
دوجا کیدو ہے شکل شیطان دی حی چارہ ہونڈیاں اوس نہ فرق کرنا
بیڑا عاشقاں دا انت پار لگ سی سچ ثابتی دا تساں قدم دھرنا
ایس عشق دے کھیت دی کار ایہا نال تہمتاں معاملہ پیا بھرنا
صبر شکر کرنا چپ چاپ رہناں ہر اک دُکھ زمانے دا سر دھرنا
سر دے کے عشق دی اوکھلی وچہ فیر غم دیاں دھمکاں تھیں کیہ ڈرنا
ڈرنا ہووے جے عشق دے مہیناں تھیں لازم نہیں پھر عشق دا دم بھرنا
مینوں چھڈو نہ کسے گار جوگی میرا کم ہے تیرا دیدار کرنا
گھمن گھیر دا ہے نہیں خوف کوئی اساں عشق دے بحر دے وچہ ترنا
شاید تدھ نوں ایس دی قدر نائیں میری نیت ہے عشق دے وچہ مرنا
جاہل عاشقاں نوں ایویں دین طعنے جویں قلب کملے لگے مگر مرنا
وارث شاہ اِک ربّ دی مہر باہجوں نئیں عاشقاں آسرا ہور پھڑنا

Marfat.com

لوئی شرم دی لاہ کے

چھناں چوری دا کٹ کے ہیر جٹی مئیں رانجھے تے ترت پہنچاوٗدی اے
کر کے قسم سوگند تے قول سچا مڑ کے گھراں دے ول اوہ آوٗندی اے
کتن تمن تے چھڈیا ہیر جٹی ہر وقت رنجھیٹے نے جاوٗندی اے
لوئی شرم دی لاہ کے سنے سیاں نال شوق دے گلے لگاون وی اے
خلقت ویکھ کے اوس دی چال بھیڑی پنجے انگلیاں منہ وچہ پاوٗندی اے
وارث شاہ وچہ دوزخاں ساڑیں گے برے عملاں نوں شرفاء ماوٗندی اے

ساڈی گل دی لوک وچار کردے

نشر ہوئی ایہہ گل وچہ جگ سارے ہیر دوستی چاک سے نال لائی
بیلے ونجدی ہار ہنڈا اونے نوں مولوں شرم حیا نہ کرے کائی
گھر آئی جاں رانجھے توں وداع ہو کے ماں آکھدی کریں حیا کائی
مینوں ساریاں لوکاں دے طعنیاں دے لوئی شرم دی مکھ توں تدھ لائی
مار ڈکرے کرن گے چاء تیرے چوچک باپ سلطان تے سکا بھائی
آڈاریئے چنچر ہاریئے نی سر ساڈرے وچہ تیں خاک پائی
ساڈی گل دی لوک وچار کردے وچہ جھنگ سیال تے بہن بھائی
وارث شاہ حساب نوں پکڑیں گے ماپیاں دی جند جاں نائی

اندر چھپ شیطان دے عمل کرناں

اندر چھپ شیطان دے عمل کرناں ایں باہر نکل نیکاں دا دیس وٹایا ای
ٹھگا کپٹر ک ٹھگیاں نال ٹھگیں لقمہ جان حرام دا کھایا ای
خناس وانگوں خچر وادیاں دے کاہنوں جان کے کسب بنایا ای
تینوں نال تکبر سی آکڑاں دا شیطان نے سبق پڑھایا ای
جنہاں نفس نوں ماریا رب جاتا نبی وچہ حدیث فرمایا ای
کڑاں پوندیاں آپ لہا بیٹھوں پچھوں کملیا ڈھول وجایا ای
مہنے بیٹھ کے غافلا گھوک ستوں کیوں چڑھیاں نوں کھیت چگایا ای
نالے یار تے چوگ گئے جانی یار نوں کاہ بھلایا ای
عدلی راجہ نے نیک عمل تیرے جس ہیر ایمان دلوایا ای
وارثؔ شاہ میاں بیڑا پار تیرا کلمہ پاک زبان تے آیا ای

طبع سوہنی دس آوندی اے

کیدو ڈھونڈا کھوج نوں پھرے بھونداباس چوری دی بیلیوں آوندی اے
مگر لگ کے ہر دے اُٹھ ٹریا جس راہ رنجھیٹے تے جاوندی اے
سبھ پھب گئی گل لنگڑے دی جس گل نوں ہیر کرلاوندی اے
مقصود ہویا کیدو لنگڑے دا جیندی گل نوں ہیر ترماوندی اے
ہیر کول نئیں سی رانجھا نظر پیا ٹنگ لنگڑی تیز ہو جاوندی اے

سوال پا کے منگ دا چنگ چوری جدوں ہیر ندی ول جاوندی اے
رانجھا آکھ دا آؤ فقیر سائیں تہاڈی طبع سوہنی دس آوندی اے
وارثؔ شاہ رنجھیٹے نوں ہیر جٹی ہر نعمتاں روز کھواوندی اے

سخن چین جہاں دا چغل لنگاں

کیدو سہیلیاں ٹوپیاں پاگل وچہ وانگ فقر دے رنگ وٹاوندا اے
اسی بھکھ نے مار حیران کیتے آن سوال خدا دا پاوندا اے
ہیر گئی جاں ندی ول لین پانی کیدو آن کے نکھ وکھاوندا اے
رانجھا ویکھ کے صورت اوس دی نوں مہر بانگی نال بلاوندا اے
کیدو سن آواز خوش حال ہویا طرف رانجھے دی دوڑیا آوندا اے
ایتھے خبر دیویں اگے ملک تینوں کیدو ایہہ سوال سناوندا اے
ٹوپی پہن کے شیخ دی بنی صورت ابلیس دے مکر بناوندا اے
حاضر بھیجو جب توفیق مولا رنگ رنگ دیاں صداں سناوندا اے
رانجھے رُگ بھر کے چوری جادتی لے کے ترت اوہ پنڈ ول دھاوندا اے
ہیر پچھدی آن کے رانجھنے نوں ادھی چوری نوں کون لیجاوندا اے
رانجھا آکھ دا اک فقیر عاجز آن واسطہ رب دا پاوندا اے
دتی ربّ دے نام تے چاء چوری کوئی بہت مجذوب سداوندا اے
سخن چین جہاں دا چغل لنگاں ماواں دھیاں دے ویر پواوندا اے
وارثؔ شاہ میاں ویکھ ٹنگ لنگی شیطان دی کلاء جگاوندا اے

Marfat.com

جنہاں عشق دے معاملے سر چائے

مائے رنبے چاک گھر گھلیائی تیرے ہون نصیب جے دہروں چنگے
ایہو جے جے آدمی ہرھ آون سارا ملک ہی رتبوں دُعا منگے
جہڑے ربّ کیتے کم ہو رہے سانوں مانو کیوں پینڈے دے پنگے
کل سیانیاں ملک نوں مت دتی تیغ مہریاں عشق نہ کرو ننگے
نائیں چھیڑیئے رب دے پوریاں نوں جہاں کپڑے خاکدے وچہ رنگے
جنہاں عشق دے معاملے سر چائے وارث شاہ نہ کسے توں رہن سنگے

ویکھ لج سیالاں دی

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چاء مہر تے حال اظہار کیتا
اساں بنی ہے مہر جی بہت اوکھی سانوں ہیر دے مہنیاں خوار کیتا
طعنے دین شریک تے لوک سارے چوء طرفیوں خوار سنسار کیتا
ویکھ لج سیالاں دی لاہ سٹی نڈھی ہیر نے چاک نوں یار کیتا
جاں میں مت دتی اگوں لڑن لگی لاہ کے چشماں نوں چار کیتا
کڈھ چاک نوں کھوہ لئے سبھ مہیں اساں چاک تھیں جی بیزار کیتا
اکے دھی نوں چاء گھڑے ڈوب کریئے جانوں ربّ صاحب گنہگار کیتا
جھب ویاہ کے بیٹری کڈھ دیسوں سانوں ٹھٹھ ہے ایس مردار کیتا
ایسی اولاد توں سنج اچھی جنہاں ماپیاں نال وگاڑ کیتا
وارث شاہ دا آکھیا من مہر تینوں راب صاحب نے سردار کیتا

Marfat.com

اساں تخت ہزارہ نوں جاؤنا

ملکی آکھ دی لڑیوں جے نال چوچک کوئی سخن نہ جیو تے لاؤنا میں
کہیا ماپیاں پتراں لڑن ہوندا تساں کٹھناں تے اساں کھاؤنا میں
چھڈ مال دے نال میں گھول گھتی مال سانب کے گھریں لیاؤنا میں
توں ہیں چوء کے دودھ جمانائیں تو میں ہیر دا پلنگ وچھاؤنا میں
کڑی کل دی تیرے توں رُس بیٹھی تو ہیں اوس نوں آن مناؤنا میں
منگو مال تے ہیر سیال تیری نالے گھور تے نالے کھاؤنا میں
گھتھا ٹولنا کس رلاؤنا میں سنجیں وگنوں تساں لیاؤنا میں
منگو چھیڑ کے جھل وچہ ہوش رکھیں آئے غیر نوں چابلاؤنا میں
تیرے نام توں ہیر قربان کیتی منگو سانب کے چار لیاؤنا میں
منگو چھیڑ کے جھل وچہ میاں وارث اساں تخت ہزارہ نوں جاؤنا میں

حکم ربّ دا پیراں نوں بھاؤندا اے

رانجھا ہیر دی ماں دے لگ آکھے چھیڑ مجھیاں جھل نوں آوندا اے
منگو واڑ دتا وچہ جھانگڑے دے نہائی کے ربّ دھیاندا اے
بخشنہار ستار ہے نام تیرا بخش ہیر ایہہ یہ شغل کماؤندا اے
صورت وچہ محبوب دی محو ہو کے اگے نظر دے آن بہاؤندا اے
ہیر ستواں دا مگر گھول چھناں ویکھو رزق رنجھیٹے دا آوندا اے
گل پاء پلا پیریں جاپئیں مئیں رانجھے نوں عشق مناؤندا اے

Marfat.com

میرا مرن جیون تیرے نال میاں سنجا لوک پیا بھس پاوندا اے
پنجاں پیراں دی آمد ترت ہوئی حکم ربّ دا پیراں نوں بھاوندا اے
رانجھا ہیر دویں ہتھ بنھ کھلے حکم پیراں دا ایہہ فرماوندا اے
وارثؔ شاہ میاں تساں دوہاں تائیں ربّ ثابتی نال ملاوندا اے

ایس عشق دا ونج بیوپار ایہو

رانجھے ہیر دوہاں رل عرض کیتی اگوں پیراں دا ایہہ فرماونا میں
بچہ ہیر تیری تے ہیر دا میں موتی لال دے نال پراونا میں
پیراں دوہاں نوں بہت نصیحت کیتی ایس عشق اکھاڑیا پاونا میں
بچہ دوہاں نے ربّ نوں یاد کرنا اتے عشق نوں مہناں کی لاونا میں
اٹھے پہر خدا دی یاد اندر تساں خیر تے خیر کماونا میں
میہناں تساں نوں جگ نے لاونا ئیں تساں نوں نس نہ جاونا میں
ایس عشق دا ونج بیوپار ایہو جی جان تے سیس گھماونا میں
وارثؔ شاہ پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ عشق نوں نہیں ڈولاونا میں

ایس عشق دے روگ دی گل ایویں

ہیر آکھ دی بابلا عملیاں توں نائیں عمل ہٹایا جا میاں
جیہڑیاں واریاں عادتاں جان نائیں رانجھے چاک توں رہیانہ جامیاں

Marfat.com

شینہ چترے رہن نہ ماس باجھوں جھٹ نال ایہہ رزق کمامیاں
داغ انب دی رسا دانہیں لہٰذا داغ عشق دا بھی نہیں جا میاں
ہور سب گلاں منظور کراں اک چاک توں نہیں ہٹا میاں
جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی اوتھے نہیں جودے مٹا میاں
تیاں منگ درگاہ تھیں لیا رانجھا چاک بخشیا آپ خدا میاں
ہور سب مسئلے منظور کیتے بناں رانجھے دے نہیں ٹکا میاں
ایس عشق دے روگ دی گل ایویں سر جائے تے ایہہ نہ جا میاں
وارثؔ شاہ میاں جویں گنج سر دا باراں برس پٹن نہیں جا میاں

جنہاں قول تے ہردم ایمان چھڈے

بنی کتنی بندیاں سمجھ مائے لگے درد جو ایس وجود ہے نی
جنہاں گلاں راتوں میں نام لیندی اہنیں گلیں نہ کچھ بہبود ہے نی
رانجھے نال ہے قول قرار میرا قولوں پھرانتے ہوواں مردود ہے نی
رانجھا کہند یہو کھیڑا وسد یہو تیرے قاضی دا دل خوشنود ہے نی
تیاں رانجھے نوں چھڈاں نہ مول مائے جچے تن وچہ جان موجود ہے نی
وچہ دوزخاں پا کے ساڑیائی اوہ تاں کافر بڑا ہے یہود ہے نی
دعویٰ نال خدا دے نبھدا سی اپنی بندگی تے نمرود ہے نی
جنہاں قول تے ہردم ایمان چھڈے وارثؔ شاہ وچہ حشر نابود ہے نی

اوہ نوں گھر اُجاڑ بیندی

اوہ نوں گھر اُجاڑ بیندی جیہڑی نال گوانڈیاں رلی ہووے
اوہ دھی حیا گوا بیندی جیہڑی نت بن بنیڑے چڑھی ہووے
اوس بہن نوں قدر کیہہ بھرا دی جیہڑی نانکیاں دے گھر پلی ہووے
چھڈ سائیں وارثا ماں ماں ہوندی چاہے بری ہووے چاہے بھلی ہووے

۞۞۞

الف آجانی خیر نال آویں

الف آجانی خیر نال آویں کیوں دل کیتا تیرا آونے نوں؟
گوڈے وڈ کے کرآن میں چار پاوے بانہیں رکھ لے ہیناں پوانے نوں
وال وال کر کے منجا خوب بن لے کھل لالے بیٹھ وچھاونے نوں
وارث شاہ میاں پنجر پیا خالی لے جا یار دا ساج وچھاونے نوں

۞۞۞

بُجھی عشق دی اَگ نوں واوَ لگی

بُجھی عشق دی اَگ نوں واوَ لگی سماں آیا ہے شوق جگاونے دا
بالناتھ دے ٹلے دا راہ پھڑیا متا جا گیا گن پڑاونے دا
پٹے پال ملائیاں نال رکھے وقت آیا ہے رگڑ مناونے دا
جرم کرم تیاگ کے تھاپ بیٹھا کسے جوگی دے ہتھ وکاونے دا

Marfat.com

بُندے سوئنے دے لاہ کے چاء چڑھیا گن پاڑ کے مُندراں پاونے دا
کسے ایسے گُرو دیو دی ٹہل کریئے سحر دَس دے رَن کھسکاونے دا
وارثؔ شاہ میاں اینہاں عاشقاں نوں فکر ذرا نہ جِند گواونے دا

جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے

جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے ایس جگ وِچ بہت خواریاں نیں
لین دین تے دغا انیاؤں کرنا لُٹ گھُٹ تے چوریاں یاریاں نیں
اوہ پُرکھ نربان پد جا پہنچے جِنھاں پنجے ہی اِندریاں ماریاں نیں
جوگ دیو تے کرونہال مینوں کیہاں جیو تے گھنڈیاں چاڑھیاں نیں
ایس جٹ غریب توں تاراوویں جویں اُگلیاں سنگتاں تاریاں نیں
وارثؔ شاہ میاں رب شرم رکھے جوگ وِچ مصیبتاں بھاریاں نیں

ناؤں فقر دا بہت آسان لینا

ایس جوگ دے واعدے بہت اُوکھے نادانہت تے سن وجاونا وو
جوگی جنگم گوڈری جٹا دھاری مُنڈی نِرملا بھیکھ وٹاونا وو
تاڑی لائیکے ناتھ دا دھیان دھرنا دسویں دوار ہے ساس چڑھاونا وو
جے آئے داہر کھ تے سوگ چھڈے نہیں مویاں گیاں پچھوتاونا وو
ناؤں فقر دا بہت آسان لینا کھرا کٹھن ہے جوگ کماونا وو

Marfat.com

دھو دھائیکے جُٹاں نوں دھوپ دینا سدا اَنگ بھبوت رماونا وو
اُدیان باشی جتی ستی جوگی جھات استری تے ناہیں پاونا وو
لکھ خوبصورت پری حور ہووے ذرا جیو ناہیں بھرماونا وو
کند مول تے پوست افیم بھجیا نشہ کھائیکے مست ہو جاونا وو
جگ خواب خیال ہے سُپن ماتر ہو کملیاں ہوش بھلاونا وو
گھت مُندراں جنگلاں وِچ رہنا بین کِنگ تے سنکھ وجاونا وو
جگن ناتھ گوداوری گنگ جمنا سدا تیرتھاں تے جاء نہاونا وو
میلے سِدھاں دے کھیلنا دیس پچھم نواں ناتھاں دا درسن پاونا وو
کام کرودھ تے لوبھ ہنکار مارن جوگی خاک در خاک ہو جاونا وو
رنّاں گھُوردا گاوندا پھریں وحشی تینوں اوکھڑا جوگ کماونا وو
ایہہ جوگ ہے کم نراسیاں دا تُساں جٹاں کیہ جوگ تھوں پاونا وو

❁❁❁

عشق دے رنگ رَتے

گھوڑا صبر دا ذِکر دی واگ دے کے نفس مارنا کم بھُجنگیاں دا
چھڈ زراں تے حکم فقیر ہوون ایہہ کم ہے ماہنوآں چنگیاں دا
عشق کرن تے تیغ دی دھار کپن نہیں کم ایہہ بھکھیاں ننگیاں دا
جیہڑے مرن سو فقر تھیں ہون واقف نہیں کم ایہہ مرن تھیں سنگیاں دا
ایتھے تھاؤں ناہیں اڑبنگیاں دا فقر کم ہے سِراں تھوں لنگھیاں دا

شوق مہر تے صدق یقین باجھوں کیہا فائدہ ٹکڑیاں منگیاں دا
وارث شاہ جو عشق دے رنگ رَتے گندی آپ ہے رنگ دیاں رنگیاں دا

۞۞۞

کھاء رِزق حلال تے سچ بولیں

کھاء رِزق حلال تے سچ بولیں چھڈ دے توں یاریاں چوریاں وو
توبہ کریں تقصیر معاف تیری جیہڑیاں پچھلیاں صفاں نگھوریاں وو
اوہ چھڈ چالے گوار پُنے والے چُنّی پاڑ کے گھتیوں موریاں وو
پچھا چھڈ جٹالیاں سانبھ خصماں جیہڑیاں پاڑیو کھنڈ دِیاں بوریاں وو
جو راہکاں جوترے لا دِتّے جیہڑیاں ارلیاں بھنیاں دھوریاں وو
دھودھا کے مالکاں ورت لیاں جیہڑیاں چاٹیاں کیتیوں کھوریاں وو
رَلے وِچ تیں ریڑھیا کم چوری کوئی خرچیاں ناہیوں بوریاں وو
چھڈ سبھ برائیاں خاک ہو جا نہ کر نال جگت دے زوریاں وو
تیری عاجزی عجز منظور کیتے تاں میں منداں گن وِچ سوریاں وو
وارث شاہ نہ عادتاں جاندیاں نیں بھانویں کٹیے پوریاں پوریاں وو

۞۞۞

جدوں کرم اللہ دا کرے

جدوں کرم اللہ دا کرے مدد بیڑا پار ہوئے نمانیاں دا
لینا قرض ناہیں بوہے جا بہئے کیہا تان ہے اَساں نتانیاں دا

میرے کرم سولڑے آن پہنچے کھیت جمیا بھنیاں دانیاں دا
وارث شاہ میاں وڈا وید آیا سردار ہے سبھ سیانیاں دا

✿✿✿

اِجڑ چارنا کم پیغمبراں دا

اِجڑ چارنا کم پیغمبراں دا کیہا عمل شیطان دا ٹولیو ای
بھیڈاں چار کے تہمتاں جوڑنا ایں کیہا غضب فقیر تے بولیو ای
اَسیں فقر اللہ دے ناتگ کالے اَساں نال کیہ کوئیلا گھولیو ای
واہی چھڈ کے کھولیاں چاریاں نی ہویوں جوگڑا جیو جاں ڈولیو ای
سچ من کے پچھاں مُڑ جا جٹا کیہا گوڑ دا گھولنا گھولیو ای
وارث شاہ ایہہ عمر ہنت کریں ضائع شکر وِچ پیاز کیوں گھولیو ای

✿✿✿

بھیت دَسنا مرد دا کم ناہیں

بھیت دَسنا مرد دا کم ناہیں مرد سوئی جو ویکھ دم گھُٹ جائے
گل جیودے وِچ ہی رہے خفیہ کاؤں وانگ پیخال نہ سُٹ جائے
بھیت کسے دا دَسنا بھلا ناہیں بھانویں پچھ کے لوک نکھٹ جائے
وارث شاہ نہ بھیت صندوق کھلے بھانویں جان دا جندرا ٹُٹ جائے

✿✿✿

وارث شاہ دا شعر کیہ سحر ہے نی

ایہہ مثل مشہور ہے جگ سارے کرم رب دے جیڈ نہ مہر ہے نی
ہنر جھوٹھ کمان لاہور جیہی اتے کانورو جیڈ نہ سحر ہے نی
چغلی نہیں دیپالپور کوٹ جیہی اوہ نمرود دی تھاؤں بے مہر ہے نی
نقش چین تے مُشک نہ ختن جیہا یوسف زیب نہ کسے دا چہر ہے نی
میں تاں توڑ ہشدھات دے کوٹ ستاں تینوں دس کھاں کاس دی ویہر ہے نی
بات بات تیری وِچ ہین کامن وارث شاہ دا شعر کیہ سحر ہے نی

✿✿✿

صبر فقر دا قول اقرار ہے وے

مایاں اٹھائی پھرن ایس جگ اتے جہاں بھون تے گُل بہار ہے وے
اینہاں پھرن ضرور ہے دینہہ راتیں دُھروں پھرن اینہاں ندڑی کار ہے وے
سورج چند گھوڑا اتے روح چکل نظر شیر پانی ونجار ہے وے
تانا تنن والی اِل گدھا کتا تیر چھج تے چھوکرا یار ہے وے
ٹوپا چھانی تکڑی تیغ مرکب کِلا ترکلا پھرن وپار ہے وے
بلی رن فقیر تے اگ باندی اینہاں پھرن گھروگھری کار ہے وے
اینہاں اٹھایاں وِچوں توں مُول ناہیں تیرا لڑن تے بھڑن رُزگار ہے وے
وارث شاہ ولی بھیکھے لکھ پھردے صبر فقر دا قول اقرار ہے وے

✿✿✿

Marfat.com

عدل بِنا سردار ہے دُکھ

عدل بِنا سردار ہے دُکھ اچھل رَن کُڈھنی جو وفادار ناہیں
نیاز بناء ہے کنجنی بانہہ تھانویں مرد گدھا جو عقل دا یار ناہیں
بناء آدمیت ناہیں انس جاپے بناء آب قتال تلوار ناہیں
صبر ذکر عباداتاں باجھ جوگی دماں باجھ جیون درکار ناہیں
ہمت باجھ جوان بِن حسن دلبر لُون باجھ طعام سواد ناہیں
شرم باجھ مُچھاں بناء عمل داڑھی طلب باجھ فوجاں بھربھار ناہیں
عقل باجھ وزیر صلوٰۃ مومن دیوان حساب شمار ناہیں
وارث رَن فقیر تلوار گھوڑا چارے تھوک ایہہ کسے دے یار ناہیں

✡✡✡

مرد صاد ہُن چہرے نیکیاں دے

مرد صاد ہُن چہرے نیکیاں دے صورت رَن دی میم موقوف ہے نی
مرد عالم فاضل اجل قابل کسے رَن نوں کون وقوف ہے نی
صبر فرع ہے منیا نیک مرداں ایتھے صبر دی واگ معطوف ہے نی
دفتر مکر فریب تے خچر وائیں اینہاں پستیاں وِچ ملفوف ہے نی
رَن ریشمی کپڑا پہن مُسلی مرد جوز قیدار مشروف ہے نی
وارث شاہ ولایتی مرد میوے اتے رَن مسواک دا صوف ہے نی

✡✡✡

Marfat.com

یار سوئی جو جان قربان ہووے

دوست سوئی جو بپت وِچ بھیڑ کٹے یار سوئی جو جان قربان ہووے
شاہ سوئی جو کال وِچ بھیڑ کٹے گل پات دا جو نگہبان ہووے
گاؤں سوئی جو سیال وِچ دُدّھ دیوے بادشاہ جو نت شبان ہووے
نار سوئی جو مال بِن بیٹھ جالے پیادہ سوئی جو بھوت مسان ہووے
امساک ہے اصل افیم باجھوں غصے بناء فقیر دی جان ہووے
روگ سوئی جو نال علاج ہووے تیر سوئی جو نال کمان ہووے
کنجر سوئی جو غیرتاں باجھ ہوون جویں بھابڑا بناء اَشنان ہووے
قصبہ سوئی جو دَیر بن پیا دَسے جلاد جو مہر بِن خان ہووے
کواری سوئی جو کرے حیا بہتا نیویں نظر تے باجھ زبان ہووے
بناء چور تے جنگ دے دیس وسے پٹ سوئی بِن اَن دے پان ہووے
سیّد سوئی جو شوم نہ ہووے کائر زانی سیاہ تے نہ قہروان ہووے
چاکر عورتاں سدا بے عذر ہوون اتے آدمی بے نقصان ہووے
پرھاں جاوے بھیسیا چوبراوے متاں منگنوں کوئی ودھان ہووے
وارث شاہ فقیر بِن حرص غفلت یاد رب دی وِچ مستان ہووے

✿✿✿

کارساز ہے رب تے پھیر دولت

کارساز ہے رب تے پھیر دولت سبھو محنتاں پیٹ دے کارنے نی
نیک مرد تے نیک ہی ہووے عورت اونہاں دوہاں دے کم سوارنے نی
پیٹ واسطے پھرن امیر دَر دَر سیّدزادیاں نے گدھے چارنے نی
پیٹ واسطے پری تے حورزاداں جان جن تے بھوت دے وارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں چھوڑ گھر در ہو پاہرو ہوکرے مارنے نی
پیٹ واسطے سبھ خرابیاں نیں پیٹ واسطے خون گزارنے نی
پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن سبھو سمجھ لے رَنّے گوارنے نی
ایس زمیں نوں واہندا ملک مُکا اُتّے ہو چکے بڈے کارنے نی
کاؤں ہورتے راہک نیں ہوراس دے خاوند ہوردم ہورناں مارنے نی
مہربان جے ہووے فقیر اِک پل تساں جہے کروڑ لکھ تاڑنے نی
وارث شاہ جے رَن نے مہر کیتی بھانڈے بول دے کھول منہ مارنے نی

✡✡✡

جیہی نیت ہے تیہی مراد

جیہی نیت ہے تیہی مراد ملیا گھرو گھری چھائی سرپاونائیں
پھریں منگدا بھونکدا خوار ہوندا لکھ دغے پکھنڈ کماونائیں
سانوں رب نے دُدّھ تے دہی دِتا بچھا کھاونا اتے ہنڈاونائیں
سوئنا رُپڑا پہن کے اَسیں بیہے وارث شاہ توں جیو بھرماونائیں

✡✡✡

بُرا بول نہ رب دیاں پُوریاں نوں

فقر شیر دا آکھدے ہین بر قع بھیت فقر دا مُول نہ کھولیے نی
دُدّھ صاف ہے ویکھنا عاشقاں دا شکر وِچ پیاز نہ گھولیے نی
سَرے خیر سو ہس کے آن دیچے لیے دعا تے مٹھڑا بولیے نی
لئے اُٹھ چڑھائیکے ودھ پیسہ پر تول تھیں گھٹ نہ تولیے نی
بُرا بول نہ رب دیاں پُوریاں نوں نی بے شرم کپتیے لولیے نی
مستی نال فقیراں نوں دَیں گالھیں وارث شاہ دو ٹھوک منولیے نی

✿✿✿

جدوں تیک ہے زمین آسمان قائم

جدوں تیک ہے زمین آسمان قائم تداں تیک ایہہ واہ سبھ وہن گے نی
سبھا کبر ہنکار گمان لدے آپ وِچ ایہہ اَنت نوں ڈیہن گے نی
اسرافیل جاں صُور قرنا پھُوکے تدوں زمیں آسمان سبھ ڈھین گے نی
کُرسی عرش تے لوح قلم جنت روح دوزخاں ست ایہہ رہن گے نی
قرعہ سٹ کے پرشن میں لاوناہاں دَساں اونہاں جو اُٹھ کے بہن گے نی
نالے پتری پھول کے فال گھتاں وارث شاہ ہوری سچ کہن گے نی

✿✿✿

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا
سجدے واسطے عرش توں دے دھکے ہِویں رب نے رد شیطان کیتا
شداد بہشت تھیں رہیا باہر نمرود مچھر پریشان کیتا
وارث شاہ حیران ہو رہیا جوگی ہِویں نُوح حیران طوفان کیتا

بوتیاں گلاں اساں کرنیاں ناہی

بوتیاں گلاں اساں کرنیاں ناہی ، اساں نیڑیوں گل مکاؤنی اے
وارث شاہ میاں گل لو کریاں جیہڑے روز حشر کم او لیونی اے
ایویں کت کتوتیاں کرنا ایں ذرا ٹھاگ زبان نوں گندیاں اولے
ایویں رناں وچ تناں بن بیٹھیاں اے کسی بھاگ بھری دیاں چنڈیاں اولے
تیری ساریاں چھلتراں صاف ہوکن جدوں جاڑخرا اوئے رندیاں ہووے

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا
کرم ہووے جے رب شکور دا اے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کی مانند آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال کے متعلق بھی کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں اور مؤرخین میں جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح تاریخ وصال اور سن وصال میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخ وصال کے محققین کی چند آراء حسب ذیل ہیں۔

مولوی محمد داؤد نے اپنی تحقیق کے مطابق حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال ۱۱۷۱ھ بمطابق ۱۷۵۷ء بیان کیا ہے۔

حمید اللہ ہاشمی نے اپنی تصنیف میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال ۱۱۸۴ھ بمطابق ۱۷۷۰ء بیان کیا ہے۔

سیّد سبط اللہ ضیغم نے اپنی ریسرچ میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال ۱۲۰۶ھ بمطابق ۱۷۹۲ء بیان کیا ہے۔

موہن سنگھ نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال ۱۱۹۹ھ بمطابق ۱۷۸۴ء بیان کیا ہے۔

Marfat.com

فرمودات

- زندگی کی شاخ پر کوئی پرندے آئے اور بول کر چلے گئے اور یہاں کوئی بھی اپنا مستقل ٹھکانہ قائم نہ کرسکا۔
- اللہ عزوجل ہماری شرم رکھے اور ہمارے عیوب سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں اس دنیا سے گزار دے۔
- اے بدعمل! تو جس سے چوری چھپے برے عمل کرتا ہے وہ تیرے بال بال سے بھی واقف ہے۔
- محبوب کے ہونٹ آبِ حیات کی مانند ہوتے ہیں۔
- محبوبِ حقیقی سے جدائی کا غم موت سے بھی برا ہے۔
- غنی بروزِ حشر اس لئے پکڑے جائیں گے کہ ان سے فقراء کے متعلق سوال کیا جائے گا۔
- اللہ عزوجل بندوں کے تمام عیوب سے واقف ہے۔
- دنیا میں اپنے قیام کو سرائے میں ایک رات کے قیام کی مانند خیال کرو۔
- چاند اور سورج کو ان کی گردش کی وجہ سے گرہن لگتا ہے۔
- اللہ عزوجل کی مدد شامل حال ہو تو پھر فضل ہو ہی جاتا ہے۔
- بروزِ حشر جب بادشاہ کے اعمال کا وزن ہوگا اس سے عدل کے متعلق دریافت کیا جائے گا۔

Marfat.com

- جیسے مکھی شہد کے نزدیک جا کر اس میں پھنس جاتی ہے اس طرح انسان اس دنیا میں پھنس چکا ہے۔
- پتھر پر کبھی رنگ نہیں چڑھتا خواہ اسے کتنا ہی کسی رنگ میں ڈبو یا جائے۔
- عشق کی رسم اور قانون یہ ہے کہ خاموش رہا جائے اور جس نے زبان کھولی اسے مار دیا گیا۔
- پاک وصاف قلب والے عطر کی تلاش میں عطر نکالنے والی دوکان کو ڈھونڈ لیتے ہیں۔
- جب تکلیف برداشت کر کے راتوں کو محنت کی جائے یعنی ذکر الٰہی میں شب بھر مشغول رہا جائے تو پھر راتیں ضائع نہیں جاتیں۔
- حرص میں کچھ نفع نہیں۔
- وہ لوگ ہمیشگی زندگی پاتے ہیں جو اپنی زندگی ذکر الٰہی وفکر الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔
- اے انسان! جب ساڑھے تین ہاتھ یعنی قبر کی زمین تیری ملکیت ہے تو پھر تو اتنا بڑا رقبہ گھیرنے کی خواہش کیوں رکھتا ہے۔
- اے انسان! تجھے اس دنیا میں بندگی کے لئے بھیجا گیا اور تو یہاں آتے ہی کھانے پینے میں مشغول ہو گیا۔
- اے انسان! تو اس وقت بندگی کو پچھتائے گا جب ملک الموت تیری روح قبض کرنے کے لئے آن پہنچے گا۔
- اے انسان! تیری ان سانسوں کا کیا بھروسہ ہے تو اپنی زندگی کو یوں فضولیات میں برباد نہ کر۔
- اے انسان! تو جوانی کے نشہ میں مست رہا اور اب جب عمل کا وقت گزر گیا تو تجھے پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں ملا۔

Marfat.com

- نیکی اور بندگی کرو کہ تمہیں اس دنیا میں دوبارہ لوٹ کر نہیں آنا۔
- رضائے الٰہی، تقدیر اور وقت کو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم بھی نہیں ٹال سکے۔
- سچ کو جھوٹ میں چھان کر اسے نکھار دو۔
- ان عاشقوں کو کیسے آرام آ سکتا ہے جن کے مقدر میں عشق کے صحراؤں میں جلنا لکھ دیا گیا ہو؟
- اللہ عزوجل کے علاوہ کمزوروں کی پشت پناہی کرنے والا کون ہے؟
- گونگا قرآن مجید کا حافظ نہیں ہو سکتا اور اندھا شخص کبھی جگنوؤں کو نہیں دیکھ سکتا۔

Marfat.com

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ
کے معاصرین

Marfat.com

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو
بے در و دیوار سا اِک گھر بنانا چاہیے
کوئی ہمسایہ نہ ہو اور پاسباں کوئی نہ ہو
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو بیمار دار
اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "سیّد عبداللہ" ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے شہرت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو بلند پایہ عالم دین تھے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۶۱ھ بمطابق ۱۶۸۰ء کو اُچ گیلانیاں ضلع بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور پھر قصور تشریف لے گئے اور حضرت حافظ غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہوئے جن کا شمار اس وقت کے نامور علماء میں ہوتا تھا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ سے عربی و فارسی زبان میں عبور حاصل کیا اور اس کے علاوہ سنسکرت زبان بھی سیکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مروجہ دینی علوم میں عبور حاصل کیا اور دستارِ فضیلت سے نوازے گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ رات کو وظیفہ پڑھ کر سوتے تھے۔ ایک دن رات خواب میں دیکھا کہ شدید گرمی کا موسم ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ شاید کوئی سایہ دار درخت دکھائی دے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جگہ چند درخت دکھائی دیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ایک درخت کے نیچے آرام کی غرض سے لیٹ گئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لیٹے کچھ دیر ہوئی تھی کہ آسمان سے ایک تخت اترا اور وہ تخت جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیا تو اس پر ایک نورانی بزرگ تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے فرمایا میں تمہارا جد امجد ہوں میرا نام سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ ہے تم مجھے پانی پلاؤ کہ مجھے پیاس لگی ہوئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ تھا میں نے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دودھ نوش فرمایا اور اس میں سے کچھ مجھے دے دیا۔ میں نے اسے اپنے لئے سعادت جانا اور وہ دودھ نوش فرمالیا۔ انہوں نے میرے حق میں دعائے خیر فرمائی اور فرمایا کہ تم کسی کامل مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ تا کہ تمہیں قلبی سکون میسر ہو۔ یہ فرما کر وہ تخت ہوا میں بلند ہوا اور میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس خواب کا ذکر اپنے والد سے کیا تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ تمہارے جد امجد تھے تم ان سے اپنے مرشد کامل کا نام دریافت کرتے تا کہ تمہیں ان کی تلاش میں آسانی ہوتی۔ میں نے والد بزرگوار کی بات سنی تو پریشان ہو گیا۔ والد بزرگوار نے فرمایا تم اپنا معمول کا وظیفہ جاری رکھو اللہ عزوجل تمہاری مشکل آسان فرمائے گا۔ پھر ایک رات خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ راز کھلا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار لاہور کے علاقہ سانده میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر معتکف ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے اپنی مشکل بیان کی تو حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا حصہ حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے تم ان کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور ان کی خدمت کو اپنے لئے عین سعادت جاننا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے درس میں شمولیت اختیار کی۔ جب درس ختم ہوا اور تمام طالبانِ حق چلے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی نشست پر ہی تشریف فرما تھے۔ حضرت شاہ عنایت قادری

شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا کیا مسئلہ ہے تم بھی اب اپنے گھر لوٹ جاؤ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میں جانے کے لئے نہیں آیا بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رہنا چاہتا ہوں۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو مسکرا دیئے اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم کس مقصد کے لئے آئے ہو؟ پھر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دلی مراد سے نوازا اور بیعت کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت ہونے کے بعد ہر وقت مرشد پاک کی خدمت میں حاضر رہنے لگے اور مرشد پاک کی خدمت کو اپنے لئے سعادت عین تصور کیا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ارائیں برادری سے تھا جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کا رنگ اس قدر غالب آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کو اپنا قبلہ وکعبہ قرار دے دیا۔ ایک سیّد کے لئے ایک ارائیں کو اپنا مرشد بنانا کسی حیرانگی سے کم نہ تھا اور لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کے مذہب میں ذات اور برادری کی نفی کی اور لوگوں کے طعنوں کے باوجود مرشد پاک سے عقیدت میں کسی بھی طرح کی نہیں آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے طعنوں کو یوں بیان فرمایا۔

عشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے
مِتر پیارے دے کارن نی میں لوک اُلاہمیں سہنی ہاں

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر پانڈو کے تشریف لے گئے مگر وہاں کے لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدر نہ کی اور پھر پانڈو کے کی تباہی کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور مرشد پاک کے پاس واپس تشریف لائے تو مرشد پاک کے حکم پر قصور شہر گئے اور قصور شہر کو رشد وہدایت کا مسکن بنایا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو دس برس کی عمر میں ۱۱۷۱ھ بمطابق ۱۷۸۵ء

Marfat.com

میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قصور شہر میں مدفون کیا گیا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

رَانجھا تخت ہزارے دا سائیں ہُن اُوتھوں ہویا چور
بلّھا شاہ اَساں مرنا ناہیں گور پئے کوئی ہور

فرمودات:

- اصل عاشق وہی ہے جو اپنے محبوب کے تصور سے مست و بے خود ہو اور ہر کام سے ناآشنا بن جائے۔
- عشق میں لعن طعن رسم دنیا ہے عاشق کو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اور ہمہ وقت محبوب کے خیالوں میں گم رہنا چاہئے۔
- عشق ایک ایسی بازی ہے جسے فرشتے بھی کھیلنے پر راضی نہیں۔
- عشق میں شرم وحیاء کا کوئی کام نہیں اور اگر ناچنے سے محبوب مل سکے تو اس سے اچھا کون سا کام ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''سہیل'' ہے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لقب ''نور محمد'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام ہندال ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق کھرل قوم سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ کو چوتالہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگ ''بابل'' کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس نام کے بارے میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ ایک روز قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ دریا کے کنارے کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ وہ حیران ہو کر بیٹھ گئے کہ اچانک ایک لڑکا دریا سے ظاہر ہوا اور ان کا قرآن شریف اپنے سر پر رکھ کر کہنے لگا کہ اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھو تا کہ دریا عبور کر سکو۔ انہوں نے اس لڑکے سے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا کہ میرا نام ''بابل'' ہے۔ پھر انہوں نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور وہ انہیں دریا کے پار لے گیا۔ دریا کے پار پہنچنے کے بعد وہ لڑکا غائب ہو گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''بابل'' قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا نام تھا اور اہل علاقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ، مرشد پاک حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''نور محمد'' رکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نور سے

ایک زمانہ منور ہوا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میاں احمد بہ دودھ والا رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل دوسری عورتوں کے درمیان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو دیکھا تو بغور ان کو دیکھنے لگے۔ دوسری عورتوں نے کہا کہ تم درویش ہو کر بیگانی عورتوں کی جانب دیکھتے ہو جبکہ درویشوں کے لئے یہ کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔ میاں احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں نورِ الٰہی کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے جس کا عکس عرش معلیٰ پر بھی پڑ رہا ہے اور اس شعلہ سے تمام جہاں منور ہو رہا ہے۔

حاجی محمد خان کاتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حافظ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے بچپن میں قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اور انہیں ایک معالج کے پاس لے جا رہی تھیں۔ راستہ میں انہیں میاں محمد ماہ رحمۃ اللہ علیہ ملے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ اس بچے کو کہاں لے جا رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بیمار ہے میں اسے معالج کے پاس لے جا رہی ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اس بچے کو گھر لے جاؤ یہ لڑکا اہل مشرق و مغرب کا معالج ہے اس کو کسی علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ محمد مسعود مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید حفظ کیا اور جب سن شعور کو پہنچے تو لاہور تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علومِ مروجہ کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں دہلی میں قیام پذیر تھے ان دنوں حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دہلی آمد ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دست بیعت کی سعادت حاصل کی۔

Marfat.com

حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے علومِ باطنیہ میں کمال حاصل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ چونتیس برس دہلی میں قیام پذیر رہے اس دوران حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ اپنے وطن مہار شریف اور چھ ماہ دہلی میں پیرومرشد کی خدمت میں بسر کرتے تھے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ یہ سوال کیا گیا کہ علماء کفار کی تعظیم نہیں کرتے اور اہل اللہ ہر مومن و کافر کی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ شریعت اور حقیقت میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے پھر ایسا کیوں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء کی نظر کفار کے کفر پر ہوتی ہے جبکہ اہل اللہ کی نظر حقیقت پر ہوتی ہے نہ کہ کفر پر۔

حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسی شریف میں رہتے تھے وہ کبھی کبھار قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مہار شریف تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ' پاک پتن میں قیام پذیر ہوئے تو شہر کا رئیس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کیمیا کی ترکیب پوچھنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے لگا اور کہنے لگا کہ علی الصبح میں تمہیں ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ لوگ تم سے عبرت حاصل کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہوتا۔ علی الصبح لڑائی اور قتل و غارت گری شروع ہوگئی اور وہ مارا گیا۔ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے جب لڑائی جھگڑے کا سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے ایک خادم کو روانہ کیا۔ اس خادم کی ملاقات راستہ میں ہی حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو اس نے ان کی خیریت دریافت کی۔ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہا ہوں تاکہ سارا واقعہ بیان کرسکوں۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ' قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو کہا کہ حضور! وہ کتے آپس میں ہی لڑتے رہے اور سارا ہنگامہ انہی نے کھڑا کیا ہوا تھا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع العلوم ظاہری و باطنی تھے۔ ترک و تجرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شعار تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا بیشتر وقت ریاضت و مجاہدات میں بسر کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں تحمل و بردباری کا مادہ بدرجہ اَتم موجود تھا۔ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت حافظ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم نور محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پر بیعت ہو کیونکہ ان کی بیعت حقیقت میں میری ہی بیعت ہے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۰۵ھ کو ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مہار شریف میں ہی سپرد خاک کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار خلفاء تھے جن میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، حضرت حافظ محمد جمال ملتانی، حضرت حافظ شرف الدین، حضرت غلام محمد جیو، حضرت شیخ نور محمد نارووالہ، حضرت مولوی خدا بخش جیو اور حضرت محمد مسعود جیو رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

فرمودات:

- ہر کام کا دارومدار ایمان پر ہے اور شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔
- جس شخص کے اخلاق سے انسان خوش ہوں اللہ بھی اس سے خوش ہوتا ہے۔
- اللہ عزوجل کے سوا کسی سے حاجت طلب نہ کیا کرو۔
- فقراء کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کو نیک کام کا کہے اور دعا دے۔
- اللہ عزوجل کے امور کبھی جمال سے اور کبھی جلال سے چلتے ہیں۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سندھ کے اکابر اولیاء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک ''عبداللطیف'' ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام سیّد حبیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۸۹ء میں ہالہ حویلی میں پیدا ہوئے۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عشق تھا اور اکثر ان کی مثنوی کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھٹ شاہ کو رشد وہدایت کا مسکن بنایا اور قریباً چالیس برس تک تبلیغ اسلام میں مصروف رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری نے سندھ میں ایک انقلاب برپا کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار کو دین اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری دین اسلام کے عقائد کی عکاس ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں قرآن مجید واحادیث کے حوالہ جات جابجا دیئے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ عشق حقیقی میں سرشار تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشق حقیقی کو پانے کا بڑا ذریعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو دیا۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کو دین اسلام سے محبت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کو اخوت کا سرچشمہ کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ دین اسلام نے سب کو اتحاد و یگانگت کا درس دیا اور دین اسلام میں پاکیزگی بھی ہے اور سچائی بھی ہے اور دردمندی کے جذبات

بھی اس میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں تصوف کو بنیادی اہمیت حیثیت حاصل ہے۔اصل بات جو پرکھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ یہ حیثیت روایتی بازگشت ہے یا کہ ایسے محرکات پر مشتمل ہے جو صرف حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ ہی کیلئے مخصوص ہے۔عرفان ومکان کے لحاظ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بیشتر حصہ سندھ اوراس کے گردونواح کے علاقے میں گزرا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے تریسٹھ سال میں تجربات ہی تجربات حاصل کئے ہیں جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو عامیانہ شاعری سے خالصتاً صوفیانہ رنگ میں تبدیل کیا اور ہر سننے والے کو محو ذوق وشوق عطا کیا۔ چونکہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صوفی منش گھرانے میں آنکھ کھولی۔تصوف پسند ماحول میں پروان چڑھے اور گوشہ نشین عارفوں اور چلتے پھرتے سالکوں کے ہم صحبت رہے۔حال وقال اور شعرونغمہ کی محفلوں سے لطف اندوز ہوئے۔جنگل جنگل،صحرا صحرا،وادی وادی،بستی بستی گھومے اور صحیفہ قدرت کے بکھرے ہوئے اوراق کا عمیق مطالعہ کیا۔لیکن ان سب عوامل سے بڑھ کر شاہ کی تصوف پسندی میں جو شاعرانہ وحیاتی عمل بنیادی محرک کی حیثیت رکھتا ہے وہ اغلباً ان کا جوانی کا ایک حادثہ عشق ہے اوراس حادثہ عشق کی پہلی شکست اور دوسری فتح کے درمیان اوراس محرومی کی ایذا پسندی، روحانی ماورائیت اور پراسرار تلاش وتجسس کے جو مرحلے درپیش آئے انہی کی خیالی بازگشت سے حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کی شاعرانہ تصوف پسندی عبارت ہے اور وہی خیالی بازگشت نت نئے روپ میں شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کے وجدانی کلام کو حقیقی سوز وگداز عطا کرتی ہے۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی لازوال شاعری کے ذریعہ لوگوں کو وحدہ لاشریک سے عشق وقربت کا راستہ دکھلاتے ہیں تاکہ انسان زندگی کی بھول بھلیوں میں بھٹکنے کی بجائے صرف اللہ عزوجل کی مدد اور توفیق سے اس کی راہ پاسکے۔جب کسی بندے پر اللہ

Marfat.com

عز و جل کی توفیق توارد ہو جاتی ہے اور اس کے شامل حال ہو جاتی ہے تو اسے توحید کی وہ نعمت عظمیٰ ملتی ہے جو بندے کو معرفت الٰہی کے حقیقی اسرار سے روشناس کرواتی ہے اور اس طرح بندہ اس کے احکام کی اتباع اپنے دل و جان سے کرنے لگتا ہے اور پھر اس کی پرواخت میں وہ وقت بھی آجاتا ہے جب اس کو قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے قرب کے ثمرے میں مشاہدہ کی وہ لازوال قوت حاصل ہوتی ہے کہ جس سے وہ ذات باری تعالیٰ کا حقیقی مشاہدہ کر کے اپنی ذات کو اس کی ہستی کے اندر مدغم کر لیتا ہے اور پھر اس کی تمام تر زندگی صفات الٰہی کا پرتو بن جاتی ہے۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنے آپ سے غائب ہو جاتا ہے اس پر غیب و حضور کی دونوں حالتیں طاری ہوتی ہیں وہ حاضر بھی ہوتا ہے اور غائب بھی ہوتا ہے اور مرنے سے پہلے مر جاتا ہے جس کو باعتبار نفس مردہ کہا جاتا ہے جبکہ باعتبار روح زندہ ہوتا ہے۔ وہ جہاں نہیں ہے وہاں موجود ہے اور جہاں موجود ہے وہاں موجود نہیں ہوتا۔ اللہ عز و جل کی ذات میں بالذات الٰہی بھی موجود ہو کر وہ اپنی ذات میں یا اپنی ذات کے اعتبار سے معدوم ہو کر وہ ذات الٰہی کے ساتھ موجود ہوتا ہے اور اپنی ذات میں بھی موجود ہوتا ہے یعنی پہلے وہ نفس پر موت وارد کرتا ہے

حضرت شاہ عبدالطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ذات و صفات مل کر ایک ہو گئے ہیں۔ طالب و مطلوب کے درمیان حد امتیاز ختم ہو گئی ہے۔ یہ امتیاز صرف کوتاہ بینوں کیلئے ہے وگرنہ حقیقت کی نظروں سے دیکھا جائے تو خالق اور مخلوق میں ہر گز کوئی دوستی نہیں ہے۔ کسی جگہ وحدت کثرت کے رنگوں میں خود کو آشکارہ کرتی ہے تو کہیں کثرت کے ہنگاموں میں وحدت جلوہ نما ہوتی ہے لیکن ان تمام باتوں کا تعلق ظواہر دیتا ہے کہ جہاں تک حقیقت کی دنیا کا تعلق ہے وہ ہر قسم کی دوئی سے ماورا اور یکتا ہے اس کا حال غیر محدود ہے اور زمانہ اس کا آئینہ جمال ہے اس کا خیال اور فکر ہمہ گیر ہے اور انسان کی روح میں بھی اس کے

Marfat.com

حسن بے مثال کا پرتو ہے۔ کائنات کے حسن کو بھی اس نے متعین کیا ہے اور وہ خود ہی کائنات کا مطلوب ہے اور وہ خود ہی آغاز ہے اور خود ہی انجام ہے۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۶۵ھ بمطابق ۱۷۵۲ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بھٹ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- اگر محبوب سے سچی محبت رکھتے ہو تو پہلے چور کے اطوار سیکھو۔ جس کا کام ہی رات بھر جاگنا اور نیند کے سکھ سے دور بھاگنا ہے۔
- جس نے اپنی ہستی کو پہچان لیا اس نے دوسروں پر فوقیت پالی۔
- جو شخص عشق کو اپنا راہ نما اور ضابطہ اخلاق بنالے وہی کامیاب و کامران ہے۔
- جب بندہ بے راہ رو ہو جائے تو اس پر عذاب مسلط ہو جاتا ہے تو جس سے نجات پانا بے حد مشکل ہوتا ہے۔
- موت کو ہمیشہ اپنے تکیے کے نیچے جانو اور امید رکھ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے گریز کرو تو ذلت و خواری سے محفوظ رہو گے۔
- تمنا عشق انہی کو زیب دیتی ہے جو ہتھیلی پر اپنا سر اٹھائے پھرتے ہیں۔
- جب محبوب چارہ ساز بن جائے تو دل کا ہر آزار ختم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

بخش لکھنے والیاں جُملیاں نوں
پڑھن والیاں کریں عطا سائیں
سنن والیاں نوں بخش خوشی دولت
رکھیں ذوق تے شوق دا چا سائیں
رکھیں شرم حیا توں جُملیاں دا
میٹی مُٹھ ہی دئیں لنگھا سائیں
وارث شاہ تمامیاں موتاں نوں
دئیں دین ایمان لقا سائیں

Marfat.com

کتابیات

۱۔ کشف المحجوب از سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مکاشفۃ القلوب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ قصص الاولیاء از محمد حسیب القادری

۴۔ شرح قصیدہ بردہ شریف از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ شرح ابیاتِ باھو از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ تذکرہ اولیائے پاکستان از عالم فقری

۷۔ یادگارِ وارث از پروفیسر ضیاء محمد

۸۔ ہیر وارث شاہ مترجم ابوالحسن قادری

۹۔ اقوالِ اولیاء از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ کیفیات از محمد زکی کیفی

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سینٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

Marfat.com